Urdu Novels Ghar

دل سے دل تک

از قلم : مونا خان

گلے میں کچن اپرین پہنے وہ مصروف سی بڑے سے کانچ کے باول میں انڈے بلنڈ کر رہی تھی۔۔۔اسکے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے اور خوبصورت ہونٹ کچھ گنگناہٹ میں میں ملتے نظر آتے تھے۔۔۔بالوں کا رف سا جوڑا بندھا تھا۔۔جسکے اطراف سے چند لٹیں اسکے چہرے کو چھو رہیں تھیں۔۔۔سفید کھلی سی شرٹ اور ٹراوزر میں وہ رف سے حلیے میں تھی

۔۔۔

انڈے بلینڈ کرنے کے بعد اسنے پہلے سے تیار کردہ کیک کے مکسچر میں ڈالے اور پھر سارے آمیزے کو الیکٹرک بیٹر کی مدد سے بلینڈ کرنے کے بعد کیک بیک کرنے والی ڈش میں ڈالا۔۔۔"جو دل کی شکل میں تھی"۔۔۔تین ڈشز میں آمیزہ ڈالنے کے بعد اسنے وہ تینوں ڈشز پری ہیٹیڈ اوون میں رکھ دیں۔۔۔۔ٹائمر سیٹ کیا اور سارا پھیلاوا سمیٹا۔۔کیک کی آئسنگ تیار کر کے کون میں ڈالی اور فریج میں رکھ دی۔۔۔

کیک بیک ہونے تک وہ نگٹس ، سموسے ، پکوڑے اور کباب تل چکی تھی ۔ ۔ ۔ کیک نکال کے فریج میں رکھا ۔ ۔ ۔ اسکے ٹھنڈا ہونے تک ساری تلی ہوئی اشیاء ڈش میں سجائیں ۔ ۔ ۔ اور انہیں ساہیڈ پے کیا ۔ ۔ ۔ اور ایک جوس کا گلاس لے کچن میں موجود چھوٹے سے ڈاہینگ ٹیبل پر بیھٹی ۔ ۔ ایک گہری سانس لی مسلسل کام کرنے سے تھوڑا تھک گئی تھی ۔ ۔ ۔ ۔

گھونٹ گھونٹ جوس پیتی وہ کیک پر لگانے کے لیے پھول بنا رہی تھی ۔ ۔ ۔ کیک کی آہسنگ سفید تھی جبکہ اس پر لگنے والے پھول فیروزی رنگ کے تھے ۔ ۔ ۔ ۔ نہایت مہارت سے پھول تیار کرنے کے بعد اسنے باقی بچا جوس جلدی سے پیا ۔ ۔ ۔ اور فریج سے کیک والی تینوں ڈشز نکال کے ٹیبل پر رکھیں ۔ ۔ ۔ وہ تین منزلہ کیک بنا رہی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ بے حد مصروفیت سے کام کرتے اسے اردگرد کا ہوش نہیں تھا ۔ ۔ "ایک بیکری کی آنر گھنٹوں یہ کام خوشی سے کر سکتی تھی ۔ ۔ "

کچن سے باہر لاونج میں دیکھو تو صوفے ہٹا کے جگہ خالی کی گئی تھی ۔ ۔ ۔ فرش پر ایک طرف فیروزی اور سفید رنگ کے غباروں کا ڈھیر لگا تھا ۔ ۔ ۔ اور ڈھیر کے پاس بیٹھے اس گھر کے

ملازم مسلسل غبارے پھولا رہے تھے۔۔۔ ان سے تھوڑا دور ایک ضعیف عمر عورت بیٹھی تسبی کے دانوں پر کچھ پڑھتی ان سب پے نظر بھی رکھے ہوئے تھیں۔۔۔

وہ جب کیک سیٹ کرنے کے بعد کچن سے باہر آئی تھی تو غبارے پھولاتی عوام کو دیکھ کر اسکی ہنسی بے ساختہ نکلی تھی۔۔۔ سب کے چہرے لال پیلے ہو رکھے تھے سانس بری طرح سے پھولے ہوئے۔۔ وہ ہنستی ہوئی دادو کے پاس رکھے سٹول پے دھپ سے بیٹھی تھی۔۔۔ سب نے بری نظروں اسے گھورا تھا۔۔

"دیکھو اس لڑکی کو میرا غبارے پھولا پھولا کے دم نکلنے لگا ہے اور یہ دانت نکال رہی ہے"۔ مالی نے خفگی سے اسے دیکھ کے کہا تھا۔۔

"باجی میں نہیں کر رہی یہ فضول کام مزید"۔۔۔ مالی بابا کی دیکھ سعدیہ بھی جھٹ سے بولی جو صفائی کا کام کیا کرتی تھی

"اور نہیں ہو تو کیا۔۔۔ مجھے کچن سے نکال کے اس کام پے لگا دیا"۔۔۔۔۔۔ پیارے میاں کیوں چپ رہتے آخر کو خانساماں جو ٹھرے یہاں کے۔۔۔ بری شکلیں بنائے وہ سب سراپہ احتجاج تھے۔۔۔

"چپ کرو تم سب ذرا ذرا سی بات پر موت پڑ جاتی ہے۔۔۔ باقی سارا کام تو خود کیا میری نایاب نے تم سب سے یہ موئے غبارے نہیں پھولتے۔۔۔ کام چور نہ ہوں تو"

۔۔ گھر گ کے کہتی دادو نے سب کی بولتی بند کی تھی ۔۔ اور ایک محبت بھری نگاہ اپنی پوتی پے ڈالی تھی جو مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے آستین اوپر کرتی دوبارہ کام کرنے کھڑی ہو چکی تھی ۔۔۔۔

"ہاں بلکل ٹھیک کہا آپ نے دادو" ۔۔۔ اسنے تاہیدی انداز میں سر ہلایا ۔۔۔۔ "ہیں تو یہ سارے کام چور ۔۔۔ مگر دیکھیں کیسے میں ان کام چوروں سے سارا کام کرواتی ہوں" ۔۔۔ وہ چٹکی بجاتی آنکھوں میں شرارت لے کے ان سب کی جانب مڑی "چھوڑو یہ کام اٹھو سب ڈیکوریشن بھی کرنی ہے" ۔۔ نئے حکم پر سب شکر کرتے اٹھے ۔۔۔ اس کام سے تو جان چھوٹی ۔۔

"تم بیٹھو ادھر میرے پاس ۔۔۔ انہیں کرنے دو کام" ۔۔۔ دادو نے اسے بازو سے پکڑ کر دوبارہ پاس بیٹھا دیا ۔۔۔ "ان سب کو نکما کر دینا ہے تم نے" ۔۔۔

دادو کی بات سن کے وہ مسکرائی اور انکے گلے میں باہیں ڈالیں انکا گال چوما ۔۔ "دادو آپکو پتہ تو ہے مجھے کسی کا کیا ہوا کام نہیں پسند" ۔۔۔ (دادو کا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا) ۔۔ "اور جیسی ڈیکوریشن میں کرنا چاہتی ہوں یہ سب نکمے ویسی نہیں کر سکتے" ۔۔۔ گلے سے باہیں نکالیں اور انکے پیچھے سے جا کے انکی وہیل چیر پکڑی ۔۔۔۔ اور مسکرا کر اسکا رخ انکے کے کمرے کی جانب موڑا ۔۔

"ارے لڑکی مجھے کدھر لے چلی۔۔ رکو"۔۔۔۔۔ دادو نے اس افتاد پر گھبرا کے احتجاج کیا مگر وہ بنا سنے انکی وہیل چیر کو رولر کوسٹر بنائے کمرے میں لے گئی۔۔۔

"ہم نے صفائی کرنی ہے اور آپکو ڈسٹ الرجی ہے۔۔۔ اسلیے آپ کمرے میں رہیں گی "۔۔۔ وہ انہیں بیڈ پر احتیاط سے لیٹاتے۔۔۔۔ معصومیت سے بولتی وہ فورا باہر بھاگی ۔۔۔ نہیں تو دادو کا لیکچر پھر سے شروع ہو جاتا۔۔۔

اور دادو اسکو کوستیں ٹیک لگا کے بیٹھیں۔۔۔ "اس لڑکی نے نہیں سدھرنا"۔۔۔۔۔

باہر آتے ہی وہ کام میں لگ گئی۔۔۔ سارے لاونچ کو سفید اور فیروزی رنگ کے غباروں سے سجایا۔۔۔ ساتھ چھوٹی چھوٹی لائٹس بھی تھیں۔۔ اور وہ ڈھیر سارے جگمگاتے ستارے جو چھت سے لٹکائے تھیے سارے منظر کو خوبصورت بناتے تھے۔۔۔

لائٹس کی لڑویوں کو مختلف جگھوں پر ٹانکتے وہ بے حد مصروف تھی۔۔۔ کے دفعتًا اسکی توجہ لینڈلائن کے بجتے ٹیلیفون کی جانب مبذول ہوئی۔۔۔

اسنے اپنے چاروں طرف دیکھا۔۔ کے کوئی فون اٹھا لے مگر وہ سب گھونگھے بہرے بن کے اِدھر اُدھر بھاگتے کام نپٹا رہے تھے۔۔۔ (جیسے وہ تو سمجھتی ہی نہیں تھی ان سب

Urdu Novels Ghar

کے ناٹک)اسنے ڈھیروں غصہ صبط کیا۔۔۔اورلاہٹس کوزور سے پٹھختی زوروں سے بجتے فون کے پاس آئی۔۔۔

"ہیلو""۔۔۔بے زاری سے بولتی وہ باقی سب کو ہلکا سا ہنسا گئی۔۔۔اسنے مڑ کے سب کو گھورا۔۔۔"تم سب کو بعد میں سیدھا کرتی ہوں" والی نظر ڈال کر وہ فون کی طرف متوجہ ہوئی جہاں کوئی نان اسٹپ بول رہا تھا۔۔۔

"سوری سوری سوری۔۔۔سوری فار دالیٹ وش میں بھول گیا تھا"۔.

"happybirthdaysmybeautifulyounglady….Iloveyou somuch"

......نایاب کی آنکھیں اس لڑکے کی بکواس سن کے باہر گرنے کو تھیں

"اوہ ہیلو کون ہو۔۔۔مسلسل شروع ہی ہو گئے۔۔نا سلام نہ دعا نہ پوچھا کے فون جس نے اٹھایا وہ آپ کا مطلوبہ بندہ ہے بھی کے نہیں۔۔ریڈیو کی بس بولے ہی جا رہے ہو بولے ہی جا رہے ہو"۔۔۔۔(مطلب حد ہے کوئی کرتا ہے اسطرح)

"سوری مجھے لگا مام ہیں"۔۔۔فون کرنے والا ایک دم شرمندگی سے بولا۔۔۔پھر چپ ہوا۔۔۔"مگر آپ کون ہیں اور اس وقت میرے گھر کر کیا رہی ہیں؟؟"۔۔۔۔۔

"میں نایاب ہوں" ! ۔۔۔ تھوڑا تحمل سے مگر اکتاہٹ سے جواب دیا۔۔۔ کام چور ٹولی باقی سارے کام چھوڑ کر کن سوہیاں لینے لگی۔۔۔۔۔

"اوہ اچھا مام نے کوئی نئی کام والی رکھی ہے۔۔۔۔ نئی ہو اسلیے معاف کیا۔۔۔ چلو اب میری مام سے بات کرواو زرا"۔۔۔ دوسری طرف نہایت لاپرواہی سے بولی گئی بات نایاب کے تلوے پے لگی اور سر پے بجی

"اوہ ہیلو میں نوکرانی نہیں ہوں اوکے۔۔۔ یہ میری پھوپھو کا گھر ہے"۔۔۔۔ وہ چمک کے بولی تھی باقی سارے منہ پے ہاتھ رکھے ہنسنے لگے تھے۔۔۔ جیسے انکو سمجھ آگیا کے دوسری طرف سے کیا کہا گیا ہے۔۔۔ وہ غصے ان سب کی جانب مڑی تو جھٹ سے کام کرنے لگے۔۔۔

"ایک منٹ تم نایاب ہو۔۔۔ "نایاب"۔۔۔ فاورق ماموں کی بیٹی ! ! ۔۔۔ دوسری جانب سے بے یقینی سے پوچھا گیا تھا۔۔۔۔

"ہاں وہی ہوں"۔۔۔ وہ سر جھٹک کے منہ بنا کے بولی۔۔۔

"اوہ مائے گاڈ ! تم نایاب سراپا ممانی کی نک چڑی بیٹی تم ہمارے گھر کیسے آ گئی؟ ! " ۔۔۔ وہ گہرے شاک میں لگتا تھا۔۔

"ہاو ڈیر یو کال می نک چڑی۔۔۔ ہو ہو دا ہیل آر یو؟"۔۔

۔۔۔وہ دبا دبا غرائی۔۔۔اور پھر پیچھے مڑ کے کھی کھی کرتے ملازموں کو دیکھا۔۔۔وہ دوبارہ کام کرنے لگے۔۔۔"ہونہہ بدتمیز"

"ڈونٹ ٹیل می کے تم مجھے نہیں جانتی نایاب"۔۔۔بے یقینی سے بولتا وہ نایاب کو مشتعل کر گیا۔۔۔

"کیوں تم مرزا غالب کے چھوٹے سالے ہو جسکو جاننا میرے لیے بہت ضروری ہے"

۔۔کرارا سا جواب سن کے وہ بے ساختہ زور سے ہنسنے لگا۔۔۔اور یہاں نایاب کی بس ہوئی ۔۔

"دیکھو تم بتاو کے کون ہو ورنہ میں رکھنے لگی ہوں فون۔۔۔"

"ارے رکو فون مت رکھنا۔۔۔میں نائل بات کر رہا ہوں۔۔۔تمہاری پھوپھو کا بیٹا جو انگلینڈ میں پڑھتا ہے"۔۔۔ہنسی کو بریک لگا تا وہ جلدی سے بولا مبادہ کے فون ہی نہ رکھ دے

نایاب کی آنکھیں پٹ سے کھلیں۔۔۔ایک منٹ کے لیے فون کان سے ہٹا کے سامنے کیا۔۔۔اور حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔گہری سانس لی۔۔۔"تم پہلے بتا دیتے تو میرا اتنا وقت نہ برباد ہوتا"۔۔۔گھبراہٹ پے قابو پاتے وہ بمشکل بول پائی

"توبہ ہے بندہ حال چال ہی پوچھ لیتا ہے اِنتہائی کوئی بے مروت لڑکی ہو"۔۔۔وہ جیسے سحت افسوس میں تھا

"ابھی مروت دکھانے کا وقت نہیں ہے۔۔۔جلدی بولو کیا کام ہے"۔۔۔ازلی بے نیازی سے کندھے اچکاتی وہ گھڑی دیکھنے لگی تھی۔۔۔جہاں بارہ بجنے میں محض ایک گھنٹا رہتا تھا۔۔۔

"مام کہاں ہیں میری بات کرواو"۔۔۔۔وہ تو جل ہی گیا تھا

وہ مارکیٹ گئی ہیں۔۔اب وہ بور ہونے لگی تھی۔۔

"کیا مطلب ابھی کون سا وقت ہے مارکیٹ جانے کا"۔۔۔وہ جھنجھنلا اٹھا۔۔

"کیوں اس وقت مارکیٹ جانے پے پابندی عاہد ہے"۔۔۔فٹ سے جواب آیا۔۔

"تمھیں کوئی کام ہے تو مجھے بتا دو"۔۔۔وہ اسکی سات نسلوں پر احسان کرنے انداز مین سرسری سا بولی۔۔

"چھوڑو مجھے بتاو وقت کیا ہوا ہے"۔۔۔مزید بحث کرنے بجائے وہ پاکستان کا وقت پوچھ بیٹھا۔۔۔کہیں وش کرنے میں لیٹ نہ ہو جائے

"ڈونٹ ٹیل می کے انگلینڈ والے اتنے غریب ہیں کے ان کے پاس ایک گھڑی نہیں اور تمہیں وقت معلوم کرنے کے لیے یہاں فون کرنا پڑتا ہے"۔۔۔وہ تپ کے بولی ایسے جواب پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔۔۔

"تم انگلینڈ میں ہی پڑھتے ہو نا، اتنے نکمے لڑکے کو ان لوگوں نے ایڈمشن کیسے دے دیا۔ جو بلاوجہ فون کر کے لوگوں کا اور اپنا وقت برباد کرتا ہے"۔۔۔۔۔اسکا ہسنا اسے مزید مشتعل کر رہا تھا۔۔۔

"یہ تو تمہیں یونیورسٹی والے ہی بتا سکتے ہیں کہو تو نمبر دوں"۔۔۔وہ شرارت سے بولا تو نایاب کا دل کیا اسکی گردن مروڑ دے

"تم میرا دماغ حراب مت کرو۔مجھے بہت سے کام ہیں۔۔۔رکھو فون"۔۔۔شدید عضے کو صبط کرتی وہ تحمل سے بولی

"یہ کام تو آپ حود بھی کر سکتی ہیں۔۔۔یا پھر مجھ سے بات کرنے کا بہانہ ہے"۔۔مزے سے کہتا وہ نایاب کا دماغ خراب کر گیا۔۔۔

"تم نا جہنم میں جاو میری طرف سے۔"۔۔تنک کے کہتی وہ فون کریڈل پر پٹخ کر جارحانہ انداز میں پیچھے مڑی تو لاونج میں بھگدڑ سی مچ گئی۔۔سب فورا بھاگے۔۔

"کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے۔۔ مگر تم سب کو کیا پتہ وہ کیا ہوتی ہے۔۔۔۔ چلا کے کہتی وہ سر جھٹک کے اپنا کام کرنے لگی۔۔۔۔ اندازایسا تھا کوئی چھیڑے مجھے پھر اپنی ماں کو روئے۔۔ اور اتنی عقل تو سب میں تھی اس وقت نایاب فاروق کو نہیں چھیڑنا ۔۔۔ وہ مسکراہٹ دبائے اپنا کام کرتے رہے۔۔۔ ڈیکوریشن مکمل کرنے کے بعد وہ ایک بری نظر سب پے ڈالتی اوپر اپنے کمرے میں گئی۔ تو سب ہنستے ہنستے دوہرے ہو گئے تھے۔۔۔

کمرے میں ڈریسنگ کے آگے کھڑی وہ تیار ہو رہی تھی۔۔۔ سفید لمبی قمیص جسکے گلے اور دامن پر فیروزی سٹون ورک ہوا تھا ساتھ سفید چوڑی دار پاجامہ اور فیروزی رنگ کا ڈوپٹہ جسکے کناروں پر سفید پول بنے تھے اسکی شفاف رنگت پے خوبصورت لگ رہا تھا۔۔ (وہ بہت زیادہ خوبصورت نہیں تھی مگر اسکی آنکھیں خوبصورت تھیں۔۔۔ گہرے سبز رنگ کی آنکھیں جو سامنے والے کو سحر میں بتلا کر دیتیں تھیں)

۔۔۔۔پارٹی کی مناسبت سے یہ ڈریس اسنے خود ڈیزاہن کیا تھا (فیشن ڈیزاہینگ میں ماسٹرز کرنے کے وہ خود کا ایک بوتیک بھی چلاتی تھی جو کافی مشہور تھا)..بال جو کمر تک آتے تھے لیرز میں کٹے تھے سٹریٹ کر کے مانگ نکالی اور دونوں اطراف سے آگے

ڈالے۔۔۔لاہنر لگانے کے بعد مسکارا لگایا۔۔۔ہلکہ سا پنگ لپ گلوز لگانے کے بعد بیڈ تک آئی بیٹھی اور جھک کر سفید ہیلز میں پیر مقید کیے۔۔کھڑی ہوئی ڈوپٹہ سیٹ کیا اور ایک گہری سانس لیتی ہائی ہیلز سے ٹک ٹک کرتی نیچے آئی۔۔۔جہاں سب تیار ہو کے آ چکے تھے۔۔۔سعدیہ دادو کو تیار کر کے باہر لا چکی تھی (جنکا سوٹ بھی سفید اور فیروزی تھا۔۔جو اسی نے گفٹ کیا تھا)۔۔وہ ستائش بھری نظریں پورے لاونچ پے ڈالتی مسکرا رہیں تھیں ۔۔۔

وہ زینے اترتی نیچے آئی تو سب نے بے اختیار اسے دیکھا تھا۔۔وہ بے نیاز مسکراہٹ سے چلتی ہوئی دادو کے پاس آئی۔۔۔"کیسی لگ رہی ہے ڈیکوریشن۔۔۔؟؟*اسنے ایکسائٹمنٹ سے دادو کی جانب مڑ کے پوچھا۔۔۔

"ہمیشہ کی طرح خوبصورت"۔۔۔دادو بے اختیار مسکرائیں۔۔"مگر اس سب سے زیادہ ۔(۔دادو نے لاونچ کی طرف انگلی گمائی)۔۔۔میری پوتی خوبصورت ہے*۔۔۔انگلی اس پر آ رکی۔۔۔"ایسے ہی رہا کرو ہر وقت ماسی بنی رہتی ہو"۔۔دادو نے مصنوعی غصے

سے اسے گھورا تو وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی کے انکے دونوں ہاتھ تھامے۔۔۔اور محبت سے انہیں دیکھا۔۔

"میں ایسی ہی ہوں اور ایسی ہی رہوں گی۔۔۔میری پیاری دادو"۔۔۔ہاتھ نکال کر انکا گال تھپتھپایا۔۔

"تب ہی تو اتنی اچھی لگتی ہو مجھے"۔۔۔دادو نے بھی اسکا گال تھپتھپایا۔۔دادو کی بات پر اسکی آنکھیں شرارت سے چمکیں۔۔۔مسکراہٹ دبائی اور چہرے پر سنجیدگی طاری کی۔۔"ناہل سے بھی ذیادہ؟؟"معصومیت سے آنکھوں میں حیرت سموئے وہ دادو، کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جنکے چہرے پر اب مشکوک تاثرات تھے

"اچھا تو تم مجھ بوڑھی کا امتحان لوگی اب۔۔۔اتنی بڑی نہیں ہوہی"۔۔۔اسکی شرارت سمجھ کے دادو نے اسکا کان مروڑا۔۔تو وہ گڑبڑا گئی۔۔کام چور ٹولی پھر سے کام چھوڑ کر ان دونوں کی باتیں سننے لگی تھی۔۔

"سوری میں تو مزاح کر رہی تھی"۔۔۔آنکھیں میچ کے منت کی اور کان چھڑوا کے کھڑی ہوئی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

"نہ نہ اور کرو نا مجھ سے مزاح"۔۔۔دادو نے اترا کر کہا تو وہ ہسنے لگی۔۔۔باقی سارے بھی گردنیں جھکائے ہسنے لگے تو وہ تیوری چھڑائے ان کی جانب مڑی۔۔۔مسکراہٹ اب غاہب تھی۔۔اور غصہ نمایاں تھا،۔۔

"تم سب یہاں کھڑے کھی کھی کرتے رہو۔۔۔کام نہ کرنا۔۔چلو سب پھپھو آنے والی ہوں گی کام ختم کرو"۔۔۔وہ غصے سے بولی تو سب اپنے اپنے کاموں کو دوڑے۔۔۔

*گڈ"۔۔۔گردن اکڑا کے کہتی وہ کچن میں سے کیک لینے گئ۔۔۔جب وہ کچن میں سے کیک لے کے آئ تو سب آنکھوں میں اشتیاق لیے اسکے گرد جمع ہوئے۔۔۔وہ احتیاط سے چلتی ٹیبل تک آئ۔۔۔نچلا لب دانتوں میں دبائے کیک میز پر سیٹ کیا۔۔۔سب سانس روکے کیک کو دیکھ رہے تھے۔۔۔سفید رنگ کا تین منزلہ کیک۔۔۔جس پر فیروزی رنگ کے پھول لگے تھے۔۔۔

"شاندار"۔۔۔سب نے مسحور کن لہجے میں کہا تو وہ مسکرائ۔۔۔گردن تھوڑی اور آکڑائ ۔۔۔اور پھر مسکراہٹ بمشکل چھائ۔۔وہ تو ناراض تھی ان سب سے۔۔

دفعتاً باہر گاڑی رکنے کی آواز آئ تو وہ جو بے نیاز سی کھڑی تھی اسکی آنکھیں پٹ سے کھلیں۔۔۔"چلو جلدی چھپو سب۔۔۔اور سعدیہ لاہٹس آف کو ساری جلدی کرو"۔۔۔ناراضگی بھلائے سب کو آڈرز دیتی وہ دادو کی طرف بھاگی۔۔۔وہیل چیر گما کے میز

کے پیچھے کھڑی ہوئی سعدیہ نے لاہٹس آف کیں۔۔۔وہ سب بھی میز کے گرد جمع ہوئے۔۔۔

"حد ہوتی ہے کوئی فصول گوئی کی"۔۔۔مین دروازہ کھلنے کے ساتھ ہی پھپھو کی غصے بھری آوز سنائی دی۔۔۔"مگر آپ جب اپنے دوستوں کے ساتھ گپیں ہا کنے لگتے ہیں تو سارے احلاقیات بھول جاتے ہیں سمار صاب"۔۔۔پھوپھو کا پارہ ہائی تھا ایک تو ان کو کسی نے برتھ ڈے وش نہیں کیا اوپر سمار صاب انہیں گمانے کے بہانے اپنے دوستوں کی طرف لے گے۔۔۔جو مسکرا کر اب ساری ڈانٹ سن رہے تھے

"دیکھا سو گئے سب۔۔میں نے کہا تھا جلدی چلتے ہیں"وہ سحت حفا تھیں۔۔۔"افف اتنا اندھیرا کیوں ہے"۔۔۔وہ جھنجھنلا ہیں۔۔۔تھوڑا آگے بڑھیں تو پیر کسی چیز سے ٹکرایا۔۔۔لاہٹس یک دم آن ہو ہیں۔۔۔ٹھاہ کی آواز آئی تو وہ ڈر کے آنکھیں میچ گئیں۔۔۔بند آنکھوں سے وہ حود پر کچھ ہلکا سا گرتا محسوس کر سکتیں تھیں۔۔۔آنکھیں کھولیں اور تعجب

سے اوپر دیکھا۔۔۔جہاں ایک بڑا سا غبارہ جواب پھٹ چکا تھا اسمیں سے گلاب کی پتیاں ان پر گر رہیں تھیں۔۔۔ تنے اعصاب ڈھیلے ہوئے تو چھت سے نظریں ہٹا کر سامنے دیکھا "واو!!"۔۔۔بے اختیار بول اٹھیں سارا لاونج کتنا خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔وہ مسکرائیں تھوڑا اور آگے آئیں۔۔۔ تو میز کے گرد چھپی عوام یک دم باہر نکلی

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو"۔۔۔سب ایک ساتھ چلائے تو انکی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔سب سے اونچی آواز انکی بھتیجی کی تھی جو اب ان کے گلے لگی سالگرہ کی مبارک بات دے رہی تھی۔۔ انہوں نے نم آنکھوں سے اسکی کشادہ پے شانی چومی۔۔۔"یہ سب تم نے کیا"۔۔وہ بولیں تو انکی آواز میں بھی نمی شامل تھی۔۔۔

"ہمم"۔۔۔اسنے مسکرا کر سر ہلایہ۔۔۔

انہوں نے انگلی کی نوک سے آنکھوں کے کنارے صاف کیے۔۔"اور یہ سب تم نے اکیلے کیا ہوگا۔۔۔یہ سب کام چور اس قابل نہیں کے ایسی ڈیکوریشن کر سکیں"۔۔پھوپھو نے اسے محبت سے اور باقی سب کو تنبہی نظروں سے گھورا

ان سب کے ہونٹ ایک ساتھ لٹکے تھے۔۔۔

*نہیں یہ سب ہم سب نے مل کر کیا ہے۔۔۔۔۔نایاب نے مسکرا کر کہا تو ان سب کے چہرے پھر سے کھل اٹھے۔۔۔"ہاں کیک میں نے خود بنایا ہے"۔۔۔وہ اترائی اور بری

نظر ان سب پر ڈالی (حمایت کی تو کیا ناراص تواب بھی تھی)۔۔ پھپھو فوراکیک کے پاس آہیں۔۔۔

"ماشاءاللہ ""۔۔۔اسکو تو دیکھ کے ہی لگتا ہے کہ تم نے بنایا ہوگا۔۔۔وہ اسے سراہے بغیر نہ رہ سکیں

"سالگرہ مبارک ہو سمینہ"۔۔۔پاس سے اماں کی آواز آئی تو وہ انکی جانب مڑیں دادو (سمینہ کی امی) نے محبت سے انہیں گلے لگایا

"آپ نے بھی اس کا ساتھ دیا۔۔۔اتنے عرصے بعد آئی ہے ہمارے گھر۔۔۔وہ بھی نامل کی شادی کی وجہ سے۔۔۔اوراتنا ساراکام اکیلے کیا۔۔۔کم ازکم آپ تو روکتیں اسے ""۔۔۔شکایتی نظریں نایاب پے جمائے وہ اماں سے بول رہیں تھیں۔۔

"ارے یہ لڑکی کب سنتی ہے مجھ بڑھیا کی۔۔۔بس میری یہ کرسی پکڑتی ہے اور کمرے میں چھوڑ آتی ہے"۔۔۔دادو نے تنک کے کہا تو وہ نایاب نے گھور کے انہیں دیکھا۔۔۔

"ارے بچی نے اتنا سب کیا اور آپ دونوں خواتین اسکی تعریف کرنے کے بجائے۔۔۔تنقید کررہی ہیں"۔۔اس سے پہلے ماں بیٹی کی بحث طول پکڑتی سمار صاب بیچ میں بول پڑے تھے۔۔۔

"آپ تو یہی کہیں گے۔۔۔اتنے سال ہو گے مجھے آپ کے ساتھ کبھی اتنا اچھا سرپرائز نہیں دیا مجھے۔۔۔آپ سے ذیادہ تو نایاب محبت کرتی ہے مجھ سے "انہوں نے خفگی اور غصے سے اپنے شوہر کو ریکھا۔

"چلو آپ نے مانا تو ہم محبت کرتے ہیں آپ سے۔۔۔نایاب سے کم ہی سہی"۔۔۔وہ مسکرا کر ادا سے بولے تو پھوپھو کے گال دہک اٹھے۔۔

"حد کرتے ہیں آپ"۔۔۔وہ سخت شرمندہ ہو ہیں۔۔۔

"ارے شرما کیوں رہی ہیں میں شوہر ہوں آپکا"۔۔۔سمار صاب مزید شوخ ہوئے تھے "آپکو بعد میں سیدھا کروگی۔"۔۔پھپھو سٹپٹا گیئں تو وہ ادا سے انکے آگے جھکے۔۔۔"اینی ٹائم مائے لیڈی"۔۔۔پھپھو نے انکی ڈھیٹھائی پر انہیں بری نظروں سے گھورا تھا سر جھٹک کے دوسری جانب مڑیں جہاں باقی سب جو۔۔۔ہنسی چھپانے کے چکر میں سرح چہرے لیے کھڑے تھے۔۔۔

"پھپھو یار۔۔۔مزاح کررہے ہیں وہ"۔۔۔اس سے پہلے انکا پارہ مزید ہائی ہوتا نایاب نے انہیں کندھوں سے پکڑا اور کیک والے میز تک لائی۔۔۔"چلیں کیک کاٹیں "۔۔۔نایاب انکے ہاتھ میں چھری تمائی تو وہ بل آحر مسکرایں۔۔۔ایک نظر کیک کی طرف دیکھا پھر نایاب کے کپڑوں کی طرف، پھر اماں کو۔۔۔سب کے کپڑے ایک جیسے تھے

۔۔۔لاونج کی ڈیکوریشن بھی سفیداور فیروزی رنگ میں تھی۔۔۔انکی مسکراہٹ گہری ہوئی ۔۔

"اچھا تو یہ تھیم پارٹی ہے۔۔۔انھوں نے سمجھ کے سر ہلایا۔۔۔اسی لیے تم نے صبح مجھے یہ ساڑھی دی تھی انھوں نے ایک نظر اپنی سفید سلک کی ساڑھی پر ڈالی جسکا باڈر فیروزی تھا ۔۔۔۔اور سمار کی یہ فیروزی ٹائی جوانھوں نے سفید شرٹ پے پہنی تم نے ہی دی ہے"۔۔۔اب انہیں سب سمجھ آرہا تھا۔۔۔نایاب بس مسکرا رہی تھی

"شکر ہے آپکو سمجھ تو آیا کے اس ساری سرپرائز پارٹی میں تھوڑا ہاتھ میرا بھی ہے "۔۔۔سمار صاب مسکراتے ہوئے انکے پاس آئے تھے۔۔

"ہاں بس تھوڑا سا ہاتھ"۔۔۔پھپھو نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

" بیگم کو خوش کرنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے"۔۔۔سمار صاب نے فوراہار مانی تھی تو پھپھو نے ہونہہ والی نظر ان ہر ڈالی

"یار آپ لوگ لڑلیں کیک ہم کل کاٹ لیں گے"۔۔۔نایاب تنگ کے بولی تو پھپھو نے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

"اچھا سوری"۔۔پھپھو نے اپنا کان پکڑا۔۔"چلو اب کیک کاٹتے ہیں"۔۔۔پھپھو کیک پر جھکیں تو سب میز کے گرد جمع ہوئے۔۔۔۔

"یار کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔ پہلے بچے ماں باپ کو بھول جاتے تھے اب ماں باپ کو بچے بھول جاتے ہیں"۔۔۔ افسوس بھری آواز جس میں سخت مزمت بھی تھی۔۔۔ مین دروازے کے جانب سے سنائی دی تو سب اس جانب مڑے۔۔۔

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔۔۔ وہ فریش سا مین دروازے کے آگے کھڑا تیکھی نظروں سے سب کو گھور رہا تھا۔۔۔ سفری بیگ پاس پڑا تھا۔۔

پھپھو کے ہاتھ سے چھری گر گئی۔۔۔ لاونج میں سناٹا چھا گیا۔۔۔ "ناہل تم"۔۔۔ سمینہ حیرت اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لیے اس تک آئیں وہ اب لاونج کے وسط میں آچکا تھا۔۔۔

"جی میں ہی ہوں"۔۔۔ وہ سڑ کے بولا تو سمینہ نے اسے گلے سے لگا لیا۔۔۔۔۔ اسکے تنے تاثرات بھی ڈھیلے پڑے تو اسنے بھی اپنے دونوں بازو اپنی ماں کے گرد حمائل کیے ۔۔۔

سب محبت سے ماں بیٹے کو دیکھ رہے ایسے میں ایک وہ تھی جو اسے سحت نظروں سے گھور رہی تھی (یہ اتنی جلدی پاکستان کیسے آگیا)۔۔۔ "ہونہہ جھوٹا کہیں کا۔۔۔ اگر آ ہی رہا تھا تو میرا دماغ کیوں کھایا"۔۔۔

"کب آئے تم"؟؟۔۔۔ سمینہ نے اس سے الگ ہوتے پوچھا۔۔۔

"میں تو سرپرائز دینا چاہتا تھا مگر یہاں آ کے تو میں ہی سرپرائز ہو گیا ہوں""۔۔۔وہ متاثرہ نظر لاونج پے ڈالتا بولا ایک اچٹتی نظر منہ بسورتی نایاب پر بھی ڈالی۔۔۔اور جو نظر نانو پر پڑی تو اسکی آنکھیں چمکیں۔۔۔

"واہ نانو کب آئیں ! "۔۔۔وہ انکے پاس آ کے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔۔اور محبت سے انکے ہاتھوں کو چوما۔۔۔اور نانو تو اپنے نواسے کی دیوانی تھیں۔۔۔وہ اسکے بال چومتیں محبت سے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیر رہیں تھیں۔۔وہ سرشار سا ساری محبت سمیٹ رہا تھا۔۔۔نایاب جھل بھن رہی تھی۔۔۔

"کیسا ہے میرا بچہ""۔۔۔نانو نے محبت سے اسکا ماتھا چوما

"میں تو ایک دم فٹ۔۔۔مگر آپ کمزور لگ رہی ہیں لگتا ہے کوئی حیال نہیں رکھتا آپ کا"۔۔وہ انہیں جانچتی نظروں سے دیکھ کے مسکرا رہا تھا۔۔۔

"نہیں ایسا بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔۔میری نایاب بہت خیال رکھتی ہے میرا (نایاب نے گردن اکڑائی) اسلیے تو اسے ساتھ لیے گھومتی ہوں"۔۔۔انہوں نے ایک نظر نایاب کو دیکھا۔۔

جو لاپرواہ سی کھڑی تھی۔۔(مجال ہے جو اس لڑکی نے سلام کی توفیق بھی کی ہو۔۔۔دادو نے دانت پیسے)"یہاں آو نایاب ملو بھائی سے"۔۔۔دادو نے بمشکل غصہ صبط کیا

۔۔۔۔۔ مگر آواز سخت رکھی۔۔۔ وہ حکم پے ناک سکوڑتی ان دونوں تک آئی وہ بھی کھڑا ہوا تھا۔۔۔ وہ اسکے بلکل سامنے آرکی تو ناہل نے بغور اسے دیکھا۔۔۔ بس ایک لمحے کو دل کی دھڑکن تھمی۔۔۔۔ سبز کانچ سی آنکھوں کا سحر اسے جکڑنے لگا جو اسی کی آواز نے توڑا۔۔۔

"اسلام علیکم"۔۔۔ دادو کی وجہ سے مسکرا کے بولی۔۔۔

"وعلیکم سلام"۔۔۔ اسنے سر کو خم دے کر جوب دیا۔۔۔ "اچھا لگا تمہیں یہاں دیکھ کے۔۔۔ آئے ہوپ کے تمہیں بھی اچھا لگا ہو گا میرا یہاں آنا"۔۔۔ مسکراہٹ دباتا وہ بہت ادب سے بول رہا تھا۔۔۔ (اسے پتہ تھا وہ چڑھے گی)

"ہمم بہت اچھا لگا"۔۔۔ مصنوعی مسکراہٹ سے اسے بول کے وہ پھپھو کی جانب مڑی۔۔۔ "پھپھو اب تو آپکا بیٹا بھی آگیا اب تو کاٹیں کیک"۔۔۔ اسے اگنور کرتی وہ سمینہ تک آئی تھی وہ سر جھٹک کے ڈیڈ سے ملنے لگا تھا۔۔۔ سب ملازموں نے بھی سلام کیا۔۔۔ سب کا جواب دیتا وہ بھی میز کے قریب آیا۔۔۔ جہاں سمینہ اور سمار صاب اب ساتھ کھڑے تھے۔۔۔ وہ بھی پاس ہی کھڑی تھی۔۔۔۔ دونوں ہاتھ جوڑے وہ اپنی سبز آنکھوں سے کیک کٹنے کا منظر دیکھنے کے لیے بے تاب لگتی تھی۔۔۔

جیسے ہی سمینہ نے کیک کاٹا۔۔۔ ہیپی برتھ ڈے کا ایک شور سا اٹھا۔۔۔ خوشی، تالیاں ایک مکمل منظر۔۔۔ وہ سب کو جھک کے کیک کھلاتی شرارت سے مسکرا رہی تھی۔۔۔ نا ہل کی نظر ٹھہر سی گئی تھی اس پر۔

کیک بہت مزے کا بنا تھا۔۔۔ سب کی تعریف وہ ہلکی سی مسکراہٹ سے وصول کر رہی تھی۔۔

وہ ہاتھ میں جوس کا گلاس پکڑے اس تک آیا۔۔۔ جسنے کوئی لفٹ نہیں کروائی تھی۔۔۔ مطلب وہ سچ میں نک چڑی تھی۔۔

"یہ کون سی بیکری سے کیک منگوا کر تعریفیں خود بٹور رہی ہو؟""۔۔۔ سرسری سے انداز میں پوچھا گیا سوال نایاب کو بھڑکا گیا تھا۔ اسنے کوفت سے آنکھیں میچیں۔۔ گہرا سانس لیتی مسکرا کر اسکی جانب مڑی۔۔ (تپی ہوئی مسکراہٹ)

"یہ مٹھاس بیکرز کی آنر نے خود بنایا ہے۔"۔۔سینے پر بازو لپیٹے وہ مطمئن سی بولی

"گریٹ ! ۔۔ مطلب یہ کیک تم نے نہیں بنایا"۔۔۔اسنے سچ بولنے پر جیسے اسے سراہا تھا۔۔۔

"پوچھو گے نہیں کے مٹھاس بیکرز کی آنر کون ہے""۔۔۔ مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔

"کون ہے؟؟"۔۔ نا ہل نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔

"نایاب فاروق""۔۔۔گردن اکڑا کے کہتی اس پر ایک بری نظر ڈالتی وہ دادو کی جانب چلی گئی۔۔۔

ناہل کی آنکھوں میں حیرت ابھری پھر ستاہش۔۔۔ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔۔۔گھوم کر اسے دیکھا جو جھک کے دادو کے کان میں کچھ کہہ رہی تھی۔۔

"ایک بیکری کر آنز اور اتنی کڑوی۔۔۔سٹرینج""۔۔۔وہ مسکرا کے مام کی جانب گیا تھا۔۔۔جواب گفٹس کھول کے دیکھ رہیں تھیں۔

پارٹی ختم ہونے میں چار بج گئے تھے وہ سب تھکے ہارے اپنے کمروں میں گئے تھے اب انکی صبح دیر سے ہی ہونی تھی۔۔۔

وہ ساری رات نہیں سویا تھا۔۔۔سبز کانچ سی آنکھوں نے سونے ہی نہ دیا تھا۔۔۔وہاں محفل میں تو وہ اسے نظرانداز کر آیا تھا مگر تنہائی میں وبال جاں بن گئی تھی۔۔۔

"افف کیا مصیبت ہے"۔۔۔کروٹ پے کروٹ لیتا وہ سحت بے زار ہوا۔۔۔تکیا دور اچھالتا وہ اٹھ بیٹھا۔۔۔فجر کب کی قصا ہو کے باسی ہو چکی تھی۔۔۔

کمرے میں دم گھٹنے لگا تو وہ بالکنی میں چلا آیا۔۔۔ صبح کی تازہ ہوا نے اسے تھوڑا سکون دیا ۔۔۔انکھیں بند کر کے اپنی زندگی پر نظر دوڑانے لگا. خوش شکل تھا، ہینڈسم تھا انگلینڈ سے پڑھ بھی رہا تھا۔۔۔ لڑکیوں میں بھی کافی مشہور تھا۔۔۔ مگر اُس لڑکی کی محبت کے آگے وہ ہار گیا تھا۔۔۔وہ اسکے کالج کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی۔۔ "شہرین"۔۔۔جس نے خود اسے پروپوز کیا تھا۔۔۔ لڑکی خوبصورت تھی۔۔۔اور ویل آف فیملی سے بھی تھی ۔۔۔ بظاہر وہ پرپوزل اسے ہر طرح سے ٹھیک بھی لگا تھا۔۔۔مام ڈیڈ سے بات کرنے کے بعد ان دونوں فیمیلز کے درمیان ہونے والی ایک ہی ملاقات میں رشتہ پکا ہو گیا.۔۔۔ اور وہ انگلینڈ پڑھنے چلا گیا۔۔ اب پڑھائی مکمل ہوئی تو شادی بھی طے ہو گئی۔۔۔ پندرہ دن بعد اسکی شادی تھی۔۔۔ نایاب بھی شاید اسی لیے آئی تھی۔۔ اصولاً تو اسے شہرین کو سوچنا چاہیے تھا۔۔۔ وہ اسکی ہونے والی بیوی تھی۔۔۔ مگر وہ کسے سوچ رہا تھا۔۔۔ "سڑی ہوئی، نک چڑی، انتہائی بورنگ ہے فاروق ماموں کی بیٹی"۔۔۔اپنے کزنز سے اس نے نایاب کے بارے میں ایسے ہی جملے سنے تھے۔۔۔ ایک حد تک آج وہ درست بھی ثابت ہوئے تھے۔۔۔۔ نہ وہ بہت ذیادہ فرینک تھی نہ خوبصورت پھر وہ کیوں اسے سوچ رہا تھا.۔۔۔الجھن سی الجھن۔۔۔

نیچے مین گیٹ کی کھلنے کی آوازاسے خیالوں سے کھینچ لائی۔۔۔جھک کے گیٹ پر دیکھا تو وہ گیٹ بند کر کے اندر آتی دیکھائی دی۔۔۔کھلے سے ٹریک سوٹ ملبوس تھی سر پر ہڈ گرار کھی تھی۔۔کانوں میں ہینڈ فری ڈالے تھے ایک ہاتھ میں پانی کو بوتل تھی۔۔ناہل نے ریلنگ پے جھک کے دلچسپی سے اسے دیکھا۔۔۔۔کچھ توالگ تھا اسکے ٹریک سوٹ میں ۔۔۔اسکا سراپہ مکمل طور پر چھپا تھا سر کا ایک بال بھی نظر نہیں آرہا۔۔۔وہ پھر کھوسا گیا تھا۔۔ہوش توتب آیا جب وہ منظر سے ہٹی۔۔۔وہ چونک کے سیدھا۔۔"وہ کس خوشی میں اسے فصول عاشقوں می طرح گھور رہا تھ"ا۔۔۔

"ریلکس ناہل جسٹ اٹریکشن ہے۔۔۔تھوڑی دیر میں ٹھیک ہوجائے گا"۔۔۔۔سر جھٹک حود کوڈپٹتا وہ اندر آیا۔۔۔دھڑام سے بیڈ پے گرا۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں وہ سب سے غافل بیڈ پے آڑھا ترچھا سوچکا تھا۔۔۔۔نماز پڑھنے میں لاپرواہ تھا۔۔۔یا شاید ہر کام میں لاپرواہ ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔

صبح کے دس بجے تھے۔۔۔سمار صاب اور سمینہ ڈاہینگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ نوش فرمارہے تھے۔۔۔پیارے میاں پراٹھے لاکے رکھ رہے تھے جنکو سمار صاب بڑے مزے سے

پائے کے سالن کے ساتھ کھا رہے تھے۔۔۔ چائے پیتی سمینہ انہیں گھور رہیں تھیں۔۔۔ نایاب سامنے لاونچ میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔۔

" بیگم اسطرح گھورتیں رہیں تو ناشتہ ہضم نہیں ہوگا مجھے"۔۔۔ سمار صاب بھرے منہ کے ساتھ بولے۔۔۔

"سمینہ نے چائے کا کپ میز پر رکھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا ہیئں۔۔ "بی پی آپ کا ہائی، شوگر آپکی ہائی، کولیسٹرول آپکا ہائی اور بھوک آپکی اتنی شدید کے جیسے دس دن کے بھوکے کو روٹی دی جائے تو وہ ٹوٹ کے کھانے لگتا تھا"۔۔ تحمل سے بولتیں وہ یک دم مشتعل ہوہیں۔۔۔ نایاب ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئی سمار صاب کا چلتا منہ بند ہوا۔۔۔ "میں کب کھاتا ہوں اتنا۔۔۔ وہ تو بس آپکی سالگرہ کی خوشی میں تھوڑا سا چکھ لیا"۔۔۔ وہ عاجزی سے بولے تو نایاب نے بمشکل ہنسی روکی "بلکل جیسے پچھلے ہفتے ناہل کی شادی کی ڈیٹ فکس کرنے کی خوشی تھی۔۔۔ چار دن پہلے نایاب اور اماں کے آنے کی خوشی تھی۔۔۔ اور اس سے ایک دن پہلے انکے آنے کی خبر کی خوشی تھی۔۔۔ پرسوں میرے مسکرانے کی خوشی تھی۔۔۔ جو آپ نے ڈاہیٹ پلان خراب کیا"۔۔۔ وہ انگلیوں پے گن کے انکے کارنامے بتانے لگی۔۔۔ سمار صاب ہاتھ روکے ان کو دیکھے گئے۔۔

"توبہ ہے اس عمر میں بھی آپکی یاداشت کا جواب نہیں""۔۔۔سمار صاب کی زبان بے اختیار پھسلی۔۔۔اور جب بات کی سنگینی کا احساس ہوا تو وہی زبان دانتوں کے نیچے دی ۔۔۔

سمینہ کو انکا بی پی شوگر سب بھول گیا۔۔۔"کیا مطلب ہے آپکا کتنی عمر ہے میری ۔۔۔نایاب سے دو تین سال بڑی ہوں گی""۔۔۔وہ ٹھیک ٹھاک برا منا گئیں۔۔وہ تو حود کو چھبیس کا مانتیں تھیں۔۔اور سمار صاب انہیں بوڑھی کہہ رہے تھے مطلب حد ہو گئی۔۔۔انکی بات سن کے نایاب سر پھینک ہسنے لگی۔۔۔اور سمار صاب نے آنکھیں پھاڑ کے انہیں دیکھا۔۔۔

"استغفر اللہ ! ! "۔۔۔وہ امنڈتی ہنسی کا گلا گھونٹنے۔۔۔سر جھکا گئے۔۔۔

"گڈ مارننگ ایوری ون"۔۔۔وہ سیڑھیاں پھلانگتا نیچے آرہا تھا۔۔۔اسے دیکھ کے نایاب کی ہنسی کو بریک لگی۔۔۔وہ اسکے پاس پہنچ کے مسکرایا۔۔۔تو جواب میں اسنے بھی سر سری سا مسکرا کر گڈ مارننگ بولا اور رح موڑ گئی وہ سر جھٹکتا ڈاہننگ ٹیبل پر ایک کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا۔۔۔تو سمنیہ اور سمار صاب نے لڑائی ختم کی۔۔۔

"تم اٹھ گئے مجھے لگا لیٹ اٹھو گئے"۔۔۔سمینہ نے نرم مسکراہٹ سے اسے دیکھا اور اسے جوس ڈال کے دیا۔۔

"ہاں بس نیند کھل گئی آپ سب کی باتوں کی آواز آرہی تھی تو میں نے سوچا آپ کے ساتھ ناشتہ کرلوں" وہ جوس پیتا سر سری سا بول رہا تھا۔۔۔ "اور یہ ہماری نایاب سی کزن یہ ناشتہ کیوں نہیں کررہیں""۔۔۔۔

"نایاب تو اماں کی وجہ سے جلدی اٹھ جاتی ہے۔۔۔انہیں وقت پے دوائی لینی ہوتی ہے اسلیے ان دونوں نے تو ناشتہ کرلیا"۔۔۔

"ہمم""۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔اور ڈیڈ کو دیکھا۔۔ "ارے ڈیڈ یہ اتنا ہیوی ناشتہ ۔۔۔ڈانٹ نہیں پڑی کیا مام سے"۔۔۔شرارت سے بولتے اسنے جوس کا گلاس ختم کر کے میز پر رکھا۔۔۔اور سمار صاب نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔جس ٹاپک کو انھوں نے بمشکل برحاست کیا وہ وہی چھیڑ رہا تھا.

"تم میری چھوڑو اپنی شادی کی فکر کرو۔۔شادی کے جوڑے ابھی تک نہیں لیے تم نے ۔۔۔شہرین کا کہنا ہے تم آو گے تو شاپنگ کرنے جائے گی۔۔میں تو کہتا ہوں آج جاو تم ناہید کی طرف اس سے مل بھی لینا اور شہرین کو شاپنگ پر بھی لے جاو"۔۔۔۔۔سمار صاب نے باتوں کا رح خوبصورتی سے نامل کی شادی کی جانب موڑا۔۔۔اور یہ وہ واحد ٹاپک تھا جس پر سمینہ کو سب بھول جانا تھا۔۔۔

"ہاں ناہل ڈیڈ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ تم چلے جاو آج شہرین کی طرف اور ویڈنگ ڈریس سلیکٹ کر کے آو"۔۔۔ سمینہ اب پوری طرح شادی میں الجھ گئیں۔۔۔ سمارصاب نے شکر ادا کیا۔۔۔۔

"چلا جاوں گا مام"۔۔۔ وہ بے زاری سے بولا۔۔۔ "فل حال ناشتہ تو دیں"۔۔ ایک نظر لا تعلق سی بیٹھی نایاب کو بھی دیکھا۔۔۔

"ہاں کیا کھاو گے تم بتاو مجھے میں بنواتی ہوں"۔۔۔ سمینہ نے بولتے ہی پیارے میاں کو آواز لگائی۔۔

"وہی جو ڈیڈ کھا رہے ہیں قسم سے عرصہ ہو گیا پراٹھے نہیں کھائے"۔۔۔ بے قراری سے ہاتھ ملتا وہ اشتیاق سے پراٹھوں کو دیکھنے لگا۔۔۔ موڈ پھر سے بہتر ہو گیا تھا۔۔۔

نایاب یوں تو لا تعلق سی بیٹھی تھی۔۔۔ مگر کان ان سب کی باتوں کی جانب ہی تھے۔۔۔ "ہونہہ پراٹھے کھاہیں گئے یہ انگلینڈ پلٹ"۔۔۔۔ نخوت سے سر جھٹکا اور ٹی وی بند کر کے دادو کے کمرے کی جانب چل دی۔۔۔ ناہل نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی اور ناشتہ کرنے لگا۔۔۔ چلو کچھ تو پسند کا ملا...

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں نک سک سی تیار ہو کے لاونج میں آئی تو منظر کچھ یوں تھا۔۔۔

ناہل مزے سے صوفے پر پیر پسارے بیٹھا تھا ہاتھ میں مونگ پھلی کی پلیٹ تھی۔۔ جسمیں سے وہ لگا تار مونگ پھلی پھانگ رہا تھا۔۔۔ پھپھو بیٹھی کوئی مارنگ شو دیکھ رہیں تھیں۔۔۔ "جہاں ایک سوکھی سڑی سی ہوسٹ منوں میک اپ لدے اور بالوں کو اتر نگے سٹاہل میں باندھے عورتوں انکے حقوق بتا رہی تھی"۔۔۔

سمار صاب اخبار کھولے بیٹھے تھے۔۔۔ دادوا پنے کمرے میں آرام فرمارہیں تھیں۔۔۔۔

وہ ایک سرسری نظر ان پر ڈالتی پورچ کی جانب بڑھی۔۔۔

ن "ایاب کدھر چل دی!"۔۔۔ ٹی وی پر کمرشل بریک آئی تو پھپھو نے اسے باہر جاتے دیکھ پوچھا۔۔۔ مونگ پھلی کھاتے ناہل نے سر اٹھا کے اسے دیکھا سمار صاب نے بھی احبار سامنے سے ہٹائی۔۔۔

"میری ایک دوست ملنے کا بول رہی ہے۔۔۔ مجھے کچھ شاپنگ بھی کرنی ہے تو سوچا اس سے مل بھی لوں گی اور اسے لے کر شاپنگ پر بھی نکل جاوگی"۔۔۔ باہیں ہاتھ پے پہنی ریسٹ واچ پر نظر ڈالتی وہ کھڑے کھڑے ہی بتانے لگی۔۔۔ (گہرے سبز رنگ کے گھیرے دار فراک میں ملبوس تھی۔۔۔ جسکی آستین فل چوڑی دار تھیں۔۔ فراک کے گھیرے پر ہلکے گلابی رنگ کی کڑھائی ہوئی تھی ساتھ چوڑی دار پاجامہ تھا۔۔۔ گلابی ڈوپٹہ جسکے کناروں پر گہرے سبز رنگ کی کھڑائی تھی سر پر تھا یہ اسی کی بوتیک کا جوڑا تھا (وہ صرف اپنے ڈیزاہن

کردہ جوڑے پہنتی تھی۔۔) بال ہائی پونی میں بندھے تھے ہونٹوں پر ہلکا سا گلابی لپ گلوز لگا تھا۔۔۔ ناہل نے اسے دیکھ کے منہ بنایا اور جھک کے مونگ پھلی کھانے لگا۔۔۔

"تو اکیلی کیوں جا رہی جا رہی ہو۔۔۔ رکو زرا ناہل نے بھی جانا ہے شہرین کو لے کے شاپنگ پر۔۔ تم ان کے ساتھ چلی جاو"۔۔۔ سمینہ کی بات سن کے ناہل کے کان فورا کھڑے ہوئے موڈ یک دم فریش سا ہو گیا عجیب سی خوشی۔۔۔ (نہ جانے کیوں)۔۔ مگر وہ جو جانے کے لیے تیار کھڑی تھی سخت بدمزہ ہوئی (لو بھلا اب اسے بھی جھیلو)

"نہیں پھپھو میں چلی جاوں گی خواہ مخواہ اسے زحمت ہو گی۔۔۔ اور ویسے بھی یہ شہرین کے ساتھ جا رہا ہے میں کیوں کباب میں ہڈی بنوں گی"۔۔۔ چہرے پر معصومیت سجائے وہ جلدی سے بولی۔۔ کہیں سچ میں نا جانا پڑھ جائے اسکے ساتھ۔۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے ہم کون سا ڈیٹ پے جا رہے ہیں ہمیں بھی شاپنگ کرنی ہے۔۔۔ تم ساتھ چلو گی تو شہرین کو بھی کمپنی ملے گی"۔۔۔۔۔ اسے پتہ تھا کے وہ انکار کرے گی اسلیے وہ سرہت سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ "بس پانچ منٹ میں ابھی آیا۔۔۔ ویٹ فار می"۔۔۔ نایاب نے کچھ بولنے کے لیے لب واہ کیے۔۔۔ مگر وہ سنے تو... عجلت میں بنا اسے بولنے دیے ہی اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

"بیٹھ جاو نایاب تم اسکے ساتھ چلی جانا۔۔۔مجھے بھی تسلی رہے گی"۔۔۔پھپھو نے محبت سے کہا تو ناچارہ اسے بیٹھنا پڑا۔۔۔

"اُفف یار کیا مصیبت ہے پہلے اس بندر کو جھیلو اور سے اس مس بیوٹی پالر کو"۔۔۔نایاب نے ایک منٹ کے لیے شہرین کا سوچا۔۔۔"اترنگے لباس، مہنگے بیگز، اسکے وجود سے اٹھتی مہنگے برانڈ کے پرفیوم کی خوشبو، منوں لدا میک اپ۔۔۔۔اُفف"۔۔نایاب نے فورا جھرجھری لی۔۔۔شہرین کے بارے میں اسنے صرف سن رکھا تھا اور پھپھو کے موبائل میں ایک عدد تصویر دیکھی تھی۔۔۔وہ بہت خوبصورت تھی اوپر سے اترنگا فیشن وہ جہاں سے گزرتی۔۔۔ہر کوئی مڑ کے لازمی دیکھتا تھا۔۔۔(ہونہہ الاہیڈ کلاس کی ماڈرن لڑکیاں)۔۔۔نایاب نے گہری سانس لی۔۔۔دس منٹ بعد ناہل بھی تیار ہو کے آگیا۔۔

ہلکے سبز رنگ کی ٹی شرٹ کے ساتھ گرے جینز اور ڈل پنک رنگ کی جیکٹ میں وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔اسکی آنکھیں شہد رنگ تھیں اور بلکل ہم رنگ بال جو اس وقت پیچھے کی جانب سیٹ کر کے رکھے تھے۔۔

"چلیں"۔۔۔اسنے آتے ہی نایاب کو چلنے کا اشارہ کیا وہ گہری سانس لیتی اسکے پیچھے گئی ۔۔۔

وہ گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کے بیٹھنے ہی لگی تھی کے وہ بول اٹھا

Urdu Novels Ghar

"آگے بیٹھو میں کھا نہیں جاوگا"۔۔۔ نایاب رک سی گئی دروازہ ادھ کھلا رہ گیا۔۔۔ وہ فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولے کھڑا تھا۔۔ آنکھوں میں شرارت تھی۔۔

"یہ جگہ تو شہرین کی ہے۔۔۔ اسے برا لگ سکتا ہے"۔۔ اسنے سوالیہ آبرو اٹھا کے اسے دیکھا۔۔۔۔

"ہاں برا تو اسے لگ سکتا ہے"۔۔۔ ناہل نے کچھ سمجھ کے سر ہلایا۔۔۔ "تم ابھی بیٹھ جاو۔۔۔ بعد میں جب وہ ساتھ ہوگی تو پیچھے بیٹھ جانا"۔۔۔ رسا نیت سے بولتا وہ ڈراہیونگ سیٹ پر بیٹھا اور منتظر سا اسے دیکھنے لگا

وہ کچھ لمحے خاموش کھڑی رہی۔۔۔ پھر سر جھٹکا۔۔۔ پہلے سے ادھ کھلا دروازہ مزید کھولا۔۔ اور پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔۔۔ ناہل کو غصہ تو شدید آیا مگر ضبط کر گیا۔۔۔ گردن موڑ کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

"سوری پر میں تھوڑی دیر کے لیے بھی کسی کی جگہ نہیں لے سکتی۔۔۔ نہ اپنی جگہ کسی کے لیے چھوڑتی ہوں۔۔۔ اسلیے میں اپنی جگہ پر رہنا ہی پریفر کرتی ہوں"۔۔۔ قطیعت سے بولتی وہ باہر دیکھنے لگی۔۔۔

ناہل نے نفی میں سر ہلایا۔۔ "نک چڑی"۔۔۔ زیرے لب بڑبڑیا اور کار مین روڈ پر لائی

تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ اس شاندار سے بنگلے کے ڈرائینگ روم میں بیٹھے تھے۔۔۔ ناہید بیگم نے ان کا پرتپاک استقبال کیا تھا۔۔۔ (وہ الگ بات تھی نایاب جیسی بہن جی ٹائپ لڑکی انہیں پسند بلکل نہیں آئی مگر ہونے والے داماد کے ساتھ تھی تو جھیلنا لازمی تھا)۔۔۔ انہوں نے سفید رنگ کی سلک کی ساڑھی (جسکا بلاوز ہاف اور گلا گہرا تھا) پہن رکھی تھی۔۔۔ گہرے میک اپ میں چہرے کی جھریاں دب سی گئیں تھیں۔۔ وہ اپنی عمر سے کافی چھوٹی لگ رہیں تھیں۔۔۔ نایاب تو اتنی الٹرا ماڈرن ساس کو دیکھ کے ہی گنگ رہ گئی تھی اسے اپنی دادو کی وہ کہاوت یاد آئی تھی جو وہ اکثر ایسی عورتوں کو دیکھ کے بولا کرتیں تھیں (بوڑھی گھوڑی لال لگام)۔۔ وہ خاموشی کے ساتھ ایک صوفہ پے ٹک گئی۔۔۔ گھر کافی شاندار تھا۔۔۔ وہ سراہے بغیر نہ رہ سکی۔۔۔ ناہل بڑے آرام سے ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے بیٹھا اپنی ساس کے ساتھ باتیں بگھارنے میں لگا تھا۔۔۔ جواب ملازم کو ان دونوں کی خاطرمداری کا بول رہیں تھیں۔۔ ساڑھی کا ایک پلو نفاست سے تھامے ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے۔۔۔ وہ انیس بیس سال کی دوشیزہ کی طرح گپیں ہانک رہیں تھیں۔۔ نایاب کو سخت بے زاری نے آ گھیرہ۔۔۔ اس سے پہلے وہ ایک دلربا سی انگڑائی لے کے اباسی بھرتی۔۔۔ اسے یاد آیا کے وہ اپنے بیڈروم میں نہیں ناہل کے سسرال میں ہے۔۔۔ اور یہ اسے سج سج کے زینے اترتی شہرین کو دیکھ آیا۔۔۔ "کالے رنگ کی عجیب

سے فیشن میں سلی شرٹ اور ساتھ میں تنگ جینز پہنے ہوئے تھی۔۔۔ بال جو سنہری رنگ میں ڈائی تھے انکوالٹے سیدھے فیشن میں باندھ رکھا تھا گہرے میک اپ میں وہ چلتی پھرتی قیامت لگ رہی تھی۔۔۔

نایاب مزے سے مگر ناہل ششدر سا اسے دیکھے گیا۔۔ (یہ کیسا فیشن تھا) وہ مسکرا بھی نہ سکا تھا۔۔۔ جبکہ وہ ایک ادا سے چلتی اس تک آئی۔۔۔ اسے ناچارہ کھڑا ہونا پڑا تھا

۔۔ "ہائے ہنی ہاو آر یو آئے مسڈ یو سو مچ"۔۔۔ خوشی سے بولی ایک ہاتھ اسکے کندھے پے رکھا گال سے گال مس کیا اور اسکے سامنے صوفہ پر نزاکت سے بیٹھی۔۔۔

"فاہن۔۔۔ تم کیسی ہو"۔۔۔ ناہل بمشکل بولا اور ناگواری چھپاتا واپس بیٹھا۔۔۔

"میں تو اب بلکل ٹھیک ہوں"۔۔۔ وہ چہکی۔۔۔ اور جو نظر نایاب پر پڑی تو. خوبصورت آنکھوں میں حیرانی در آئی

۔۔ "ناہل یہ کون ہے؟؟" ناہل کے ساتھ کسی لڑکی کا ہونا اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

"اوہ سوری۔۔۔ میں بتانا بھول گیا۔۔۔ یہ میری کزن ہے نایاب، نایاب فاروق"

۔۔۔ ناہل نے ایک اچٹتی نگاہ نایاب پر ڈالی۔۔۔۔ سادہ سے حلیے میں وہ لڑکی (کپڑے اسکے بھی برانڈڈ تھے) مگر پورے تھے۔۔۔ جو اسے سادگی میں بھی الگ بناتے تھے

۔۔۔ نایاب نے تھوڑا سر خم کر کے سلام کیا۔۔

شہرین بنا جواب دیے تنقیدی نظروں سے اسے دیکھتی رہی، دیکھتی رہی یہاں تک کے اسکی آنکھیں چمکیں۔۔"اوہ مائے گاڈ آپ نایاب فاروق ہیں۔۔۔ مشہور بوتیک ۔۔۔سلیف میڈ کی آنر"۔۔۔وہ صوفہ سے اچھل کر کھڑی ہوئی۔۔۔اسکے چہرے پر شاک ،ایکسا ہمنٹ نا جانے کیا کیا تھا۔۔۔ناہل نے گردن گھما کے نایاب کو دیکھا۔۔۔ناہید بیگم کی آنکھیں واہ۔ہوئیں۔۔

"جی میں وہی ہوں"۔۔سادگی بولتی نایاب ہلکہ سا مسکرائی۔۔

"اوہ گاش ! ! آپ ہمارے گھر ،مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا"۔۔وہ فین مومنٹ میں لگتی تھی۔۔۔گہرے شاک میں۔۔۔

"ممی اتنی بڑی فیشن ڈیزاہنر ہمارے گھر آئی ہیں۔۔۔کچھ اچھا منگوا ہیے انکے لیے "۔۔۔وہ اب شاک کے مرحلے سے نکل کر خوشی کے مرحلے میں داحل ہوگئی تھی۔۔۔

"کیا ہوگیا ہے شہری بی ہیو"۔۔۔ناہید نے شرمندگی سے (بہن جی) نایاب کو دیکھا اور دانت پیس کے اپنی بیٹی کو(ڈیزاہنر ہی تو ہے کون سی کوئی فلم ایکٹرس ہے)۔۔شہرین بنا اثر لیے انکے ساتھ ہی سنگل صوفے پر ٹک گئی۔

"مجھے نا آپ کی بوتیک کے کپڑے بہت پسند ہیں"۔آنکھوں میں خوشی لیے وہ اپنے مخصوص انداز سے بول رہی تھی۔۔اسکے بیٹھنے کا انداز بھی کچھ بھی الگ سا تھا "کمر ایک دم

سیدھی گردن اکڑی ہوئی، ہاتھوں اور پیروں کو ایک خاص زاویے پے رکھنا"۔۔۔نایاب کو ایسے عجوبے دیکھنا بہت پسند تھا اسلیے وہ بہت شوق سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"تھینکس!"۔۔۔۔نایاب نے بے حد امنڈتی ہنسی کا گلا گھونٹ کے نرم مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔

"مجھے جب بھی نہ کوئی ٹراڈیشنل ڈریس پہننا ہوتا ہے تو آپکی بوتیک کا رخ کرتی ہوں"۔۔۔وہ شوخی سے بولتی بولتی یک دم اداس ہوئی۔"مگر آپ جو کپڑے ڈیزائن کرتی ہیں وہ زرا اولڈ فیشن ہوتے ہیں۔۔۔۔آپ کو کچھ فیشن ایبل بھی ڈیزائن کرنا چاہیے بہت آگے جائیں گی"۔۔۔وہ یک دم پرجوش ہوئی جیسے مسئلے کا حل مل گیا ہو۔۔

"جی جی بلکل آپ درست کہہ رہی ہیں اس طرف ترقی بہت ہے مگر مجھے ترقی سے زیادہ عزت چاہیے جو الحمداللہ مجھے اللہ نے بہت عطا کی ہے"۔۔۔نایاب نے سادگی سے جواب دیا تو شہرین نے ناگواری سے منہ بنایا (یہ کیا بات ہوئی بھلا)۔۔۔ناہل کو ایک فخریہ احساس نے آہ گھیرا۔۔۔وہ کافی محظوظ ہوا۔۔

"برا مت منا ہیے گا آپ ہیں تو فیشن ڈیزائنر۔ مگر آپکے ڈیزائن کردہ کپڑوں میں فیشن نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی"۔۔۔لاتعلق سی بیٹھی ناہید کو اپنی بیٹی کی انسلٹ تو گویا سلگا ہی گئی تھی۔وہ ناگواری سے بولیں

ناہل اور شہرین نے بے چینی سے پہلو بدلہ۔۔۔ماحول میں عجیب تناؤ سا چھا گیا۔۔۔نایاب نے کچھ سمجھ کے انہیں دیکھا۔۔۔"آپ کی بات درست ہے مگر میں فیشن ڈیزاہنر نہیں ڈریس ڈیزاہنر ہوں اور لباس ایسے ہی ڈیزاہن کیے جاتے ہیں ناہید آنٹی"۔۔۔مخصوص تپی ہوئی مسکراہٹ سے بولتی وہ ٹیک لگا کے بیٹھی۔۔۔ناہید لاجواب سی ہو گئیں۔۔۔ناہل کو زور کی ہنسی آئی تھی۔۔۔جسکو چھپانے کے لیے وہ گردن موڑ گیا۔۔۔شہرین نے ناک سکوڑ کر اپنی ماں کو دیکھا۔۔اتنے میں ملازم چائے کی ٹرالی دھکیلتا ہوا آیا تو سب اس جانب متوجہ ہوئے۔۔۔چائے کے ساتھ ڈھیروں ڈھیر لوازمات کے تھے مگر سب کا دھیان مٹھاس بیکرز کے کیک نے اپنی کھینچا۔۔۔

"ارے ہاں آپ تو ایک بیکری بھی رن کرتی ہیں"۔۔۔شہرین پھر سے چہکی۔۔۔"بہت مزے کے کیک ہوتے ہیں آپ کی بیکری کے اور سویٹس تو لاجواب ہی ہوتی ہیں"

۔۔۔شہرین نایاب کی تعریفوں کے پل باندھ رہی تھی۔۔۔اور ناہید بیگم تاسف سے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

"مام تو کسی اور بیکری کی مٹھائی نہیں کھاتی سچ میں بہت مزے کی ہوتیں ہیں۔۔۔ایسا کیا ڈالتی ہیں اس میں"۔۔۔شہرین اپنی ڈاہٹ بھولائے کیک کا ایک بڑا سا پیس اپنی پلیٹ میں رکھتی مسلسل بول رہی تھی۔۔۔ناہل نے بھی کیک لیا تھا اور نایاب کو ایک نظر دیکھا

۔۔۔جسنے صرف چائے لی تھی۔۔۔ناہید بیگم کا توجی ہی اچاٹ ہوچکا تھا۔۔۔وہ بس برادشت کرتیں وہاں بیٹھی تھیں۔۔۔

"دیسی گھی"،،، پیور دیسی گھی استعمال ہوتا ہے ہمارے ہاں مٹھائی میں"۔۔۔نایاب چائے کا سپ لیتی بولی تو ناہید بیگم نے گھبرا کے اسے دیکھا اور پھر رغبت سے کیک کھاتی شہرین کو۔۔۔وہ ٹھریں سدا کی ڈاہٹ کانشیس۔۔۔اور یہ دیسی گھی کا استعمال۔۔۔انہوں نے کرنٹ کھا کر پیلٹ شہرین کے ہاتھ سے لی۔۔۔وہ بھی دیسی گھی کا سن کے رک سی گئی تھی۔۔۔

نایاب کو جی بھر کے ہنسی آئی اسے پتہ تھا ان کا ری ایکشن کچھ ایسا ہی ہونا ہے۔۔۔

"دیسی گھی کیوں یوز کرتی ہیں آپ۔۔۔اوہ مائے گاڈ اتنی کیلریز۔۔۔کوئی اپنی صحت کے ساتھ ایسا رسک کیسے لے سکتا ہے"۔۔۔ناہید بیگم کو ہارٹ اٹیک آتے آتے بچا تھا۔۔

"میں آپ کی بات سے ایگری نہیں کرتی دیسی گھی صحت کے لیے بہت اچھا ہوتا ہے ہڈیوں اور پٹھوں کو مصبوط رکھتا ہے۔۔۔اور بھی اسکے بہت سے فواہد ہیں اگر اسے سہی طریقے سے استعمال کیا جائے تو اٹس رہیلی گڈ فار دا ہیلتھ"۔۔۔نایاب نے تحمل سے اپنی مکمل کی تھی۔۔۔

"مگراس سے موٹاپا بھی ہوتا ہے ڈونٹ یو نو دس"۔۔۔شہرین بھی جھرجھری لیتی بولی
۔۔

"دیکھیں ہمیں اپنی جڑوں سے کبھی نہیں کٹنا چاہیے یہ سب ہماری روایات ہیں ہمارا کلچر ہیں، ہم انہی چیزوں سے پہچانے جاتے ہیں، آجکل کی نوجوان نسل نے ان چیزوں کا استعمال چھوڑ دیا اسلیے بیماریوں کے حلاف قوت مدافعت ختم ہوگئ"۔۔۔نایاب نرمی سے سمجھا رہی تھی۔۔۔

"مگراسطرح تو آپ کبھی ترقی نہیں کر سکتیں زمانہ بدل رہا ہے آجکل لوگ ڈاہٹ کانشئیس ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔ صحت سے ذیادہ فگر اہم ہے۔۔۔اور اولڈ فیشن کپڑوں سے ذیادہ جدید فیشن ایبل کپڑے مارکیٹ میں اِن ہیں۔۔۔ایسے میں کون آپ کی دیسی گھی والی سویٹس اور اولڈ فیشن کپڑے خریدے گا؟؟؟"۔۔۔ناہید بیگم جو کب سے خاموش بیٹھیں تھیں اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی۔۔ناہل نے تنبہی نظروں سے انہیں گھورا۔۔مگر نایاب پر سکون تھی اسنے سکون سے چائے کا آخری سپ لیا کپ شیشے کے میز پر رکھا ۔۔اور پوری طرح انکی جانب متوجہ ہو کے بیٹھی۔۔۔ایک نظر میز پر رکھی دیسی گھی والی سویٹس پر ڈالی اور دوسری ناہید بیگم کی ساڑھی۔۔جو اسی کی بوتیک کی تھی۔۔۔

"جیسا کے میں نے پہلے بھی کہا ہے کے مجھے ترقی سے ذیادہ عزت چاہیے جو میرے پاس پہلے سے بہت ہے اور رہی بات میرے بوتیک سے اولڈ فیشن کپڑے حریدنے سے یا میری بیکری کی دیسی گھی والی مٹھائی خریدنے کی تو میں کسی کی منت نہیں کرتی کے آ کے مجھ سے خریدو۔۔۔ مگر دیکھ لیں آپکی یہ ساڑھی جو آپ نے پہن رکھی وہ میری ہی بوتیک کی ہے۔۔۔ اور یہ کیک جو آپ لوگ کھا رہے ہیں یہ بھی میری بیکری سے آیا ہے۔۔۔ اور رہی بات اولڈ فیشن کپڑوں کی تو مجھے نہیں لگتا کے میرے ڈیزاہن کردہ کپڑے اولڈ فیشن ہیں۔۔۔ کیوں کے جس تہذیب کا میں حصہ ہوں وہاں ایسے ہی لباس پہنے جاتے ہیں میں ایک مسلمان ہوں اور مسلمان ہونا ہی ایک اعلیٰ تہذیب یافتہ اور ماڈرن ہونے کا نام ہے ۔۔ دنیا کے سب سے روشن دلاہل اسلام میں ہیں۔۔ دنیا کے سب سے بڑے ساہنسدان مسلمان تھے۔۔۔ سب سے پہلے عورت کو عزت اسلام نے دی۔۔۔ سب سے پہلے عورت کا جسم اسلام نے ڈھکا۔۔۔ اور دنیا کے عظیم انسانوں میں سب سے اوپر میرے نبی "حضرت محمد صلی اللہ والہ وسلم "کام نام اس بات کا ثبوت ہے کے اسلام ہی سب سے ذیادہ ماڈرن اور تہذیب یافتہ ضابطہ حیات ہے"۔۔۔ نایاب نے سکون سے اپنی بات مکمل کی،، گہری نانس لیتی کھڑی ہوئی۔۔۔ اور ان دونوں ماں بیٹی پر جیسے کسی نے گرم پانی انڈیل دیا تھا۔۔ حق دق بنی بیٹھیں بس اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

"ناہل مجھے لگتا ہے کے شاپنگ پے چلنا چاہیے"۔۔۔ایک اچٹتی نظر ان دونوں پے ڈالتی اور باہر کی جانب بڑھی۔۔۔پھر رکی پیچھے مڑی۔۔۔اور شاہستگی سے بولی۔۔۔*آپ لوگوں سے مل کر اچھا لگا۔۔۔شادی پے ملاقات ہوگی۔۔اینڈ بائے داوے تھینکس فار دا ٹی"۔۔۔اور ایک ہونہہ والی نظر ان پر ڈالتی پرس سنبھالتی باہر چلی گئی۔۔اس سب میں سب سے ذیادہ مزہ ناہل کو آیا تھا۔۔۔"اسے لگا تھا وہ اولڈ فیشن، دبو، اپنی بات نہ کہہ سکنے والی لڑکی ہوگی مگر وہ تو بے انتہا کانفیڈینٹ تھی اتنی کے ان الٹرا ماڈرن عورتوں کو بھی لاجواب کروا دیا۔۔گڈ""

"برامت منانا ناہل تمہاری کزن بہت روڈ ہے"۔۔۔شہرین کا سارا مزا کر کرا ہوگیا تھا۔۔۔وہ ناک سکوڑ کر بولی۔۔ناہید بیگم نے نخوت سے سر جھٹکا "چھٹانگ بھر کی لڑکی نے انہیں آہینہ دیکھا دیا تھا۔۔۔

"ہمم روڈ تو ہے"۔۔۔ناہل کو آج سمجھ آیا کہ اسکے سارے کزن نایاب کو روڈ، نک چڑی اور بورنگ کیوں کہتے ہیں۔۔۔وہ بس۔۔ایک مسلمان لڑکی تھی۔۔۔صرف نام کی نہیں عمل سے بھی۔۔۔اور یہی چیز اسے سب سے الگ کرتی تھی۔۔۔

"باتیں تو ایسے کر رہی تھی جیسے ایک وہی مسلمان ہو۔۔۔ہم کیا مسلم نہیں"۔۔۔ناہید بیگم ناراضگی سے بولیں۔۔

"چھوڑیں آنٹی اسے وہ ایسی ہی ہے (کمال کی)۔۔ ہمیں شاپنگ پر بھی جانا ہے چلیں شہرین "۔۔۔ وہ نارمل انداز میں بولتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ تو وہ دونوں بھی کھڑی ہو ہیں۔۔

"شہرین اپنا موڈ ٹھیک کرو اور اچھے سے شاپنگ کرنا آج تم دونوں نے ویڈنگ ڈریس سلیکٹ کرنا ہے "۔۔۔ ناہید بیگم نے شا ہستگی سے پریشان سی کھڑی شہرین کو کہا ۔۔۔ جسکی آنکھیں ویڈنگ ڈریس سن کے چمکیں۔ باقی سب بھول گیا

"اوہ یس چلو چلیں ناہل "۔۔۔ پر جوش سی بولتی اسنے ناہل کے بازوں میں بازو حماہل کیا اور اپنی ماں کو بائے بولتی کار تک آئی۔۔۔ ناہل نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تو وہ بال جھٹکتی اگلی سیٹ پر بیٹھی۔۔۔ ایک بری نظر پیچھے بیٹھی نایاب پر ڈالی۔۔۔ جو فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہی تھی۔۔۔

"ناہل ہم کون مال جا رہے ہیں ".۔۔۔ ناہل جب بیٹھ چکا تو۔۔۔ نایاب نے ایک منٹ کہتے ہوئے عجلت سے اس سے پوچھا۔۔۔

"ہم سینٹورس مال جاہیں گے "۔۔۔ شہرین نے منہ چڑھا کے جواب دیا وہ اوکے بولتی اپنی دوست کو سینٹورس آنے کا بتانے لگی۔۔

سنٹورس مال پہنچ کے وہ ان دونوں سے معذرت کرتی فروا کو لے کے الگ ہو گئی تھی ۔۔۔ ناہل بدمزہ ہوا مگر شہرین نے شکر ادا کیا (نا جانے کیوں وہ اس سے انسکیور ہو رہی تھی ۔۔)

دو گھنٹے مال میں خوار ہونے کے بعد آخر کار شہرین کو مشکل سے ایک جوڑا پسند آیا تھا ۔۔۔ "ڈل پنک کلر کا لہنگا جس پر خوبصورت سٹون ورک ہوا تھا گھیرے پر چوڑی مہرون خوبصورت نگوں کی پٹی تھی ۔۔۔ بلاشبہ وہ ایک خوبصورت جوڑا تھا ۔۔۔ میچنگ میں شیروانی پسند کرنے بعد ناہل اسے فوڈ سیکشن کی جانب لے گیا تھا ۔۔ جہاں شہرین کو اسکے کچھ یونیورسٹی کے دوست مل گئے جن میں زیادہ تر لڑکے ہی تھے ۔۔۔ ان سب چہک چہک کے باتیں کرتے ہوئے وہ ناہل کو یکسر فراموش کر بیٹھی ۔۔۔ سامان وہ پہلے ہی پارسل کروا چکے تھے ۔۔

باتوں باتوں میں ان سب کا آوٹنگ کا پلان بھی بن گیا ناہل سخت بدمزہ ہوا جب شہرین نے اسے بھی چلنے کی آفر کی ۔۔۔

"میں ضرور چلتا مگر شادی کے کارڈز سلیکٹ کرنے جانا ہے ۔۔۔ تم جاو انجوائے کرو "۔۔۔ بروقت اسے بہانہ سوجھا تھا ۔۔

"ہمم شادی کے کارڈز زیادہ امپارٹنٹ ہیں ٹھیک ہے پھر تم اپنی اس کزن کے ساتھ چلے جانا"۔۔۔اترا کے کہتی وہ اسنے ناک سکوڑا تھا۔۔۔اور پھر ناہل کو بائے بولتی وہ اپنے دوستوں کے ساتھ یہ جا وہ جا۔۔۔"توبہ ! ! "۔۔۔اسکے جاتے ہی ناہل نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔فوراً سے نایاب کا نمبر ملایا۔۔۔(جو اسنے آتے ہوئے نایاب سے لیا تھا)

"ہیلو کیا ہوا؟؟۔۔۔دوسری بیل پر کال اٹھاتے ہی وہ بے زاری سے بولی۔۔۔وہ فروا کے ساتھ کراکری دیکھ رہی تھی۔۔

"کہاں ہو تم لوگ اوپر فوڈ سیکشن کی جانب آو"۔۔۔وہ آڈر دیتے بولا۔۔

"میں کیوں آوں تمہارے ساتھ تو شہرین ہے نا"۔۔۔وہ اکتا کے بولی۔۔

"وہ چلی گئی ہے تم آو"۔۔۔وہ بضد ہوا

"مگر میرے ساتھ تو میری دوست بھی ہے"۔۔۔وہ جھنجھنلا ہی گئی بے تکی ضد (بھلا وہ کیوں اسے بلا رہا ہے۔۔)

"میں کیا آدم خور ہوں جو تمہاری دوست کو کھا جاوگا اسے بھی لے آو"۔۔۔رعب سے حکم صادر کر کے اسنے ٹھک سے فون رکھ دیا۔۔وہ جو جواب میں کچھ تیکھا سا کہنے کا ارادہ رکھتی تھی "ٹوں ٹوں "کی آواز سن کے اسکا بی پی ہی شوٹ کر گیا۔۔۔فروا اسکے قریب آئی تو وہ غصے سے فون کو گھور رہی تھی۔۔

Urdu Novels Ghar

"کیا ہوا کیوں بے چارے فون کو ڈرا رہی ہو"۔۔ فروا کو کیا پتہ تھا کہ وہ کس مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال رہی ہے۔۔۔

"اب اتنی بھی بری شکل نہیں ہے فون ڈرے مجھ سے"۔۔ وہ کاٹ کھانے کو دوڑی تو فروا دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔ "ایزی ایزی"۔۔۔ اسنے دونوں ہاتھ مصلحتاً اوپر اٹھائے ۔۔۔ "کیا ہوا جو پھولن دیوی بنی ہو؟"۔۔۔۔۔

"سمجھتا کیا ہے خود کو؟ مجھے آڈر دے رہا ہے"۔۔۔ غصے میں فون پرس میں زور سے پھینکا ۔۔۔

"کون دے رہا ہے آڈر؟"۔۔۔ فروا مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے بولی۔۔ تو وہ بھی گہری سانس لیتی نارمل ہوئی۔۔

"وہ ناہل کا بچہ مجھے بول رہا ہے کے اپنی دوست کو لے کر فوڈ سیکشن کی جانب آو"۔۔۔

"اففف اللہ مجھے لگا جانے کیا ہو گیا"۔۔۔ فروا نے تنے اعصاب ڈھیلے کیے۔۔۔ اور چونک کے اسے دیکھا۔۔۔ "وہ ہینڈسم سا لڑکا جو تمہارے ساتھ تھا۔۔۔"

"ہاں وہی"۔۔۔ وہ تنگ کے بولی

"کتنی کوئی گدھی ہو تم اتنا ہینڈسم لڑکا تمہیں بلا رہا ہے اور تم غصہ کر رہی ہو"۔۔۔انتہائی کوئی بدزوق لڑکی ہو فروا اسکی موٹی عقل پے ماتم کرتی اس بازو سے پکڑ کر گھسیٹ رہی تھی۔۔۔اور وہ شدید غصہ ضبط کرتی کھینچی چلی جا رہی تھی۔۔۔

فوڈ کارنر پر وہ انہیں جلدی ہی مل گیا تھا۔۔۔فروا پرجوشی سے اسے ملی تھی۔۔۔وہ تینوں ایک ٹیبل پر سلیکٹ کر کے بیٹھ گئے تھے۔۔۔

فروا اور ناہل مزے سے باتیں کر رہے تھے۔۔۔وہ اکتائی سی بیٹھی تھی۔۔۔

"آپ لوگ کیا لیں گی کچھ آڈر کروں آپ کے لیے"۔۔۔ناہل نے رسم مہمان نوازی نبھانی چاہی۔۔۔۔وہ چپ تھی اسے برا بھی لگ رہا تھا۔۔

"نہیں کھانا یہاں نہیں کھاہیں گے۔۔وہ فروا بتا رہی تھی کے یہاں کا ایک ڈھابہ بہت مشہور ہے وہاں کی چکن کڑاھی بہت مزے کی ہوتی ہے۔۔ہم تو وہیں جا کے کھاہیں گے" ۔۔۔وہ اشتیاق سے فروا کی جانب مڑی۔۔۔ناراضگی جیسے بھول گئی۔۔۔"فروا ہمیں لے چلو وہاں پے۔"۔۔

"نایاب فاروق ایک مشہور بیکری کی آنر ایک مشہور بوتیک کی آنر ایک عام سے ڈھابے میں لنچ کریں گی۔۔۔چچ چچ کیا دن آ گئے ہیں امیروں کے"۔۔۔فروا افسوس سے بولتی نفی میں سر ہلا رہی تھی۔۔۔ناہل نے دلچسپی سے نایاب کو دیکھا۔۔۔(اب کیا جواب دے گی)

" بکواس کرنا جب بھی کرنا۔۔ میں بھی انسان ہوں میرا بھی دل ہے میرا بھی دل کرتا ہے کے اچھا کھانا کھاوں۔۔۔۔ مجھ سے ان بڑے بڑے ہوٹلوں میں فصول قسم کے کھانے نہیں کھائے جاتے فرواااا مجھے لے چلو وہاں"۔۔۔۔ آخر میں اسنے فلمی ہیروئنز کی طرح مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے دوہائی دی۔۔۔ تو فروا ہسنے لگی۔۔۔ ناہل مبہوت سا اسے دیکھے گیا۔۔۔

"اچھا اچھا اب زیادہ ڑرامے کرنے کی صرورت نہیں ہے لے کے چلتی ہوں وہاں پے "۔۔۔ فروا اترا کے بولی تو ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر تینوں ساتھ میں ہنسے تھے۔۔۔ تھوڑی دیر میں وہ اسی ڈھابے پر بیٹھے چٹاچٹ چکن کڑاہی نوش فرما رہے تھے ۔۔۔ عمدہ اور لذیز چکن کٹراہی اوپر سے سستی۔۔۔ ناہل کے لیے یہ سب بہت نیا تھا ۔۔۔ وہ کافی انجوائے کر رہا تھا۔۔۔ ان دونوں نے اسے ایک پل لے لئے بھی محسوس نہیں ہونے دیا تھا کے وہ پہلی بار ان کے ساتھ آیا ہے۔۔۔

ڈھابے کے باہر ایک چھوٹی سی لوکل مارکیٹ بھی تھی۔۔۔ وہ دونوں اسے لے کر وہاں شاپنگ کرنے بھی گئیں تھیں۔۔۔ ایک عمدہ اور بھرپور دن اس نے ان دونوں کے ساتھ گزارا تھا۔۔۔ واپسی پر فروا اپنی گاڑی میں چلی گئی تھی۔۔۔ نایاب اسکے ساتھ آئی تھی۔۔۔

"تواب ہم دوستی کر سکتے ہیں"۔۔۔گاڑی چلاتے ہوئے ناہل نے اسے پوچھا تووہ چونک کے اسکی جانب مڑی۔۔۔

"دوستی کیوں تم پہلے سے میرے کزن ہو"۔۔۔

"ہاں پر دوست ہونا زیادہ اچھا ہوتا ہے"۔۔۔ناہل نے یوٹرن لیتے اس سے پوچھا تووہ مسکرائی(بس ہلکا سا)۔۔

"میری نظر میں ہر رشتہ اہم ہے۔۔۔ہر رشتہ اپنی جگہ زبردست ہے دوست الگ ہوتا ہے۔۔مگر کزن کا اپنا ایک مقام ہوتا ہے۔۔۔اس سے آپ پہلے ہی خون کے رشتے میں بندھے ہوتے ہیں۔۔اور خون کے رشتے سے زیادہ مضبوط رشتہ کون سا ہوتا ہے"۔۔۔وہ نرمی سے بول رہی تھی۔۔(ناہل سے شاید پہلی بار)..وہ مسکرایہ۔۔۔"یہ لڑکی کسی کو بھی لاجواب کر سکتی ہے"۔۔۔اسنے سر جھٹکا۔"اچھا تو کزن صاجبہ اب ایسے ہی رہنا۔۔۔واپس اجنبی مت بن جانا"....

"اچھا جی کزن صاحب"۔۔۔نایاب بل آخر کھل کے مسکرائی۔۔

"ویسے مجھے وہ والا ٹا ہیٹل ذیادہ پسند آیا تھا"۔۔ناہل آنکھوں میں شرارت لیے بولا تووہ چونک کے سیدھی ہوئی۔۔

"کون سا ٹا ہیٹل؟؟؟"

"مرزا غالب کے چھٹے صالے ولا"۔۔۔وہ یک دم سے بولا تو اسنے تنبیہی نظروں سے اسے گھورا۔۔اور دونوں ایک ساتھ ہنسے تھے۔۔۔۔

دونوں گھروں میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔۔۔سمینہ گھن چکر بنی ہوہیںٔ تھیں۔۔دادو ملازموں کی جان نکال رہی تھیں۔۔۔جب تک کوئی کام انکے مطابق نہیں ہوتا تھا وہ کسی کو ہلنے تک نہیں دیتی تھیں۔۔۔۔۔ناہل شہرین کا ڈرائیور بنا ہوا تھا۔۔۔اور وہ اسے جی بھر کر خوار کر رہی تھی۔۔۔کل انکی پری ویڈنگ سر منی تھی۔۔۔جسکا نام سنتے ہی نایاب بے ہوش ہوتے ہوتے بچی یہ کون سی سر منی تھی بھلا۔۔۔(شہرین اور اسکے اتر نگے شوق۔۔۔)

ابھی وہ تھکا ہارا لوٹا تھا آتے ہی صوفہ پے دھپ سے گرا تھا۔۔

'بہت تھک گئے کیا؟؟"۔۔۔آواز پے وہ آنکھیں ملتا اٹھ بیٹھا۔۔وہ سامنے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔آنکھوں میں شرارت لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔پلم کلر کے لان کے جوڑے میں فریش لگ رہی تھی۔۔۔بال آدھے کیچر میں بندھے۔۔۔ڈوپٹہ ہمیشہ کی طرح سر پر تھا۔۔۔

"ہاں یار شہری نے تھکا دیا بہت ۔ ۔ ۔ پتہ نہیں کس گدھے نے اسے بول دیا کے اسکی اسکن ڈل لگ رہی ہے۔۔ ۔ ۔ اور شامت میری آئی ہے ۔ ۔ ۔ پانچ گھنٹے خوار ہوا ہوں " ۔ ۔ ۔ وہ سر ایک طرف ڈھلکائے اداسی سے بولا تو توجہ سے سنتی نایاب کی آنکھیں چمکیں ۔ ۔ ۔

"اف میرے اللہ ! ! یہ ظلم کس نے کر دیا اسکے ساتھ ۔ ۔ ۔ اسکے منہ پے بول دیا کے اسکن ڈل لگ رہی ہے ۔ شکر کرو نا ہل اسے ہارٹ اٹیک نہیں آیا ورنہ ابھی تم ہسپتالوں کے چکر لگا رہے ہوتے "" ۔ ۔ ۔ وہ سنجیدگی سے اک غیر سنجیدہ بات کر رہی تھی ۔ ۔ ۔ نا ہل بے اختیار ہنسا تھا

"ہنسو مت لڑکے کل تمہاری پری ویڈنگ سر منی ہے ۔ ۔ جاو تم بھی جا کے پالر سے منہ رگڑوا کے آو ورنہ یہ نہ ہو کے کل تم اپنی ہونے والی خوبصورت بیوی کے پہلو میں لنگور لگو۔ ۔ اور وہ محاورہ سچ ہو جائے حور کے پہلو میں لنگور "" ۔ ۔ ۔ وہ اسے بڑی بوڑھیوں کی طرح مفید مشوروں سے نواز رہی تھی ۔ ۔ ۔ اور ہنس ہنس، کے دوہرا ہو رہا تھا ۔ ۔ ۔ مگر آخری بات پر وہ چونک کے سیدھا ہوا ۔ ۔

"لڑکی کیا تم نے مجھے ابھی لنگور کہا" ۔ ۔ ۔ اسنے سوالیہ آبرو اٹھا کے اسے گھورا ۔ ۔

"توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے لنگور کو لنگور بولا تو برا منا گیا"۔۔۔وہ افسوس سے بولتی صوفے سے اٹھی چپل پہنے اور دوڑ لگا دی۔۔۔ناہل کو جب سمجھ آیا کے وہ اسے لنگور بول کے گئی ہے وہ اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔"نایاب کی بچی بتاتا ہوں میں تمہیں لنگور بولا مجھے صبر کرو زرا "۔۔۔وہ زور سے چلایا۔۔۔وہ سیڑھیاں پھلانگتی اوپر کو بھاگی اور ناہل کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ اپنے کمرے میں گھسی لاک لگایا۔۔۔اور اکھڑی سانس بحال کی۔۔۔

وہ اسکے کمرے کا دروازہ دھڑا دھڑ پیٹ رہا تھا۔۔۔وہ سر پھینک کی ہنستی جا رہی تھی۔۔۔"نایاب میں کہہ رہا ہوں دروازہ کھولو"۔۔۔۔وہ چلایا۔۔۔

"نہیں کھولوگی""۔۔۔وہ بھی چلائی۔۔

"تم ! ! "۔۔۔اسنے غصے سے پیر پٹخے تھے۔۔۔"تم ہاتھ لگو میرے بتاتا ہوں تمہیں "۔۔۔غصے سے بھناتا وہ دھپ دھپ کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

نایاب کے قہقے نے اسکا دور تک پیچھا کیا تھا۔۔۔وہ کمرے میں آیا۔ دھپ سے کاوچ پر بیٹھا۔۔۔غصہ مسکراہٹ میں ڈھلا۔۔۔"آئے ٹرولی لو ہر (Itrulyloveher)"۔۔۔اداسی سے بڑبڑایا۔۔۔اور آنکھیں بند کرتا لیٹا سر پشت سے ٹکایا تو اسکی خوبصورت ہنسی کانوں میں گھلتی چلی گئی۔۔۔۔(شادی سے کچھ دن پہلے پہلی محبت۔۔۔اب اسکے خوار ہونے کی باری تھی)۔۔۔۔۔

- -

آج ان دونوں کی پری ویڈنگ سر منی تھی۔۔۔جو ناہل کے گھر ہی رکھی گئی تھی۔۔۔باہر لان میں سارا انتظام خود نایاب نے کیا تھا۔۔خوبصورت سنہری لائٹس اور وائٹ للی فلاورز سے سجا لان بے حد شاندار لگ رہا تھا۔۔۔مختلف ویٹرز ہاتھوں میں لوازمات کے تھال لیے یہاں وہاں جاتے دیکھائی دیتے تھے۔۔۔

وہ تیار ہو کے نیچے آئی تو صحن میں رنگ و بو کا سیلاب امڈ آیا تھا۔۔۔شوخی سے جلوے بکھیرتی حسینائیں۔۔۔جن کا میک اور لباس دیکھ کے لگتا تھا کے مقابلہ حسن یہیں منقعند ہونا ہے۔۔۔اسنے نفی سے سر ہلا کے آسمان کی جانب دیکھا (ان سب کا کچھ نہیں ہو سکتا) وہ سر جھٹک کے اپنی سبز آنکھوں کو پورے صحن میں فروا کی تلاش میں گھمانے لگی۔۔۔(وہ اپنی ہی کولیکشن کے ایک سبز جلمل گاؤن میں ملبوس تھی۔۔۔آستین پوری تھیں۔۔۔ڈوپٹہ اور پاجامہ کالے رنگ میں تھا۔۔۔ڈوپٹہ ہمیشہ کی طرح سر پر تھا۔۔۔بال فرنچ ناٹ میں بندھے تھے۔۔۔آنکھوں پے ہلکا سا سبز آئی لائنر اور ہونٹھوں پر ہلکی ریڈ لپ اسٹک)۔۔۔وہ عام دنوں کی نسبت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔تھوڑی دور اسے فروا نظر آئی تو بے اختیار مسکرا اٹھی۔۔وہ ہاتھ ہلاتی اسی کی جانب آرہی تھی۔۔۔

اسنے کالے رنگ کا شفون کا گھٹنوں تک آتا گھیرے دار فراک پہن رکھا تھا۔۔۔وہ بھی کافی اچھی لگی تھی۔۔۔

مگر اسے نایاب بہت خوبصورت لگی تھی۔۔۔۔اسنے ڈھیر ساری تعریف بھی کی تھی۔۔۔وہ باتیں کرتیں کارنر پر لگے ایک ٹیبل پر بیٹھ گئیں۔۔۔

"یار کتنی کنجوس ہو تم اتنے خوبصورت ڈریسز ہیں تمہاری کولیکشن کے مگر مجال ہے کبھی مجھ غریب کو گفٹ کیے ہوں""۔۔۔فروا اسکے خوبصورت جوڑے کو دیکھتی کلس کر بولی۔۔۔

"کتنی کوئی ڈرامے باز ہوا بھی پچھلے منتھ ہی تو میں نے ایک جوڑا گفٹ کیا تھا تمہیں""۔۔۔نایاب نے اسے افسوس والی نظروں سے گھورا۔۔۔

"بس ایک جوڑا"۔۔۔فروا نے ناک سکوڑا۔۔جیسے ایک جوڑے کا کوئی مول ہی نہیں۔۔۔

"دیا تو تھا نا"۔۔۔نایاب نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

"تم سے بحث کرنا مطلب حود کے پاوں پر کلھاڑی مارنا"۔۔۔فروا تپ ہی گئی تھی۔۔۔

"تو میں نے کب منتیں کی ہیں تمہاری کے مجھ سے بحث کرو"۔۔۔نایاب نے ہونہہ کر کے شانے اچکائے تو فروا دانت پیس کے رہ گئی اس سے پہلے وہ حساب برابر کرتی نایاب کی کوئی کزن ان دونوں کی جانب چلی آئی۔۔۔نایاب اسنے ملنے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اسلام علیکم کیسی ہو نایاب"۔۔۔وہ بسما تھی مسکرا کر نایاب سے ملی۔۔
"وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں بسما آپی"۔۔۔وہ بسما کے گال سے گال مس کرتی مسکرا کر بولی۔۔۔ تو وہ دونوں بیٹھ گئیں۔۔
"واہ یار جب سے مشہور ہوئی ہو عید کا چاند ہو گئی ہو۔۔۔ ہم غریبوں کو تو بھول ہی گئی ہو"۔۔۔بسما اسے شکایتی نظروں سے دیکھ کر بولی تو وہ شرمندگی سے مسکرائی۔۔۔
"ارے نہیں ایسی بات نہیں ہے بس زرا مصروفیت ذیادہ ہے۔۔۔ایک تو بوتیک اور پھر بیکری دونوں کام ہینڈل کرنا آسان نہیں"۔۔۔
"چلو کوئی بات نہیں اب مل گئی ہو تو تھوڑی دیر میرے ساتھ بیٹھ جاو آخر اتنی معروف شخصیت کے ساتھ بیٹھنے کا شرف تو حاصل ہو"۔۔۔۔۔بسما نے محبت سے اسے دیکھ کر کہا۔۔
"اتنی بھی مشہور نہیں ہو یار تم دونوں تو مجھے آسمان پر بیٹھا دیتی ہو"۔۔۔وہ بولتے ہوئے رکی۔۔۔اور فروا کی جانب مڑی۔۔۔جو کہنی میز پر ٹکائے اس پر تھوڑی جمائے منتظر سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ "اوہ سوری میں تو تم لوگوں کو ملوانا بھول ہی گئی"۔۔۔وہ اپنے ست پر ہلکی چپت لگاتی مزید شرمندہ ہوئی۔۔

"کوئی نہیں میں اپنا تعارف حود کرواد یتی ہوں"۔۔۔فروانے اسے دیکھ کے منہ بنایا اور بسما کی جانب مڑی۔۔۔"ماں بدولت کو فروا کہتے ہیں اس بد ذوق لڑکی کی واحد دوست"۔۔۔فروانے گردن آ کڑائی۔۔۔تو بسما مسکرائی۔۔۔

"یہ تم نے ٹھیک کہا ہے تو یہ انتہائی بد ذوق لڑکی ہے۔۔۔ورنہ ہمارا اتنا ہینڈسم کزن کوئی اور نہ لے اڑتا"۔۔۔بسماء نے ٹھنڈی آہ بھری اور ایک نظر اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑے مسکرا کر باتیں کرتے ناہل پر ڈالی۔۔۔۔نایاب نے بھی گردن گھما کے ایک نظر اسے دیکھا تھا بیلک کلر کے تھری پیس پہنے۔۔۔بال جیل سے سیٹ کیے وہ کافی لڑکیوں کا دل "توڑ" رہا تھا.....

"ہاں ہے تو بہت ہی ہینڈسم۔۔۔اور نیچر بھی بہت اچھی ہے. مگر جہاں نایاب جیسی بورنگ اور کھڑوس لڑکیاں کزن ہوں وہاں یوں ہی باہر والے لے جاتے ہیں ہینڈسم لڑکے"۔۔۔فروا کو بھی نایاب کی عقل پر افسوس ہوا۔۔۔۔نایاب نے ان دونوں کی بات پر حاطر خواہ غور نہیں کیا۔۔

"نایاب کی بچی میں تو چلو منگنی شدہ ہوں تم نے کیوں جانے دیا اسے"۔۔۔بسماء نے بھی تاسف بھری سے ایک نظر نایاب پر ڈالی پھر ناہل پر ایک حسرت بھری نگاہ ڈالتے مزید

بولی۔۔ "ہائے دیکھو تو۔۔ ہر لڑکی پلٹ کر دیکھ رہی ہے اسے"۔۔۔ بسما کو شہرین کی قسمت پر رشک سا ہوا۔۔۔

اور بسما کی بات کا، مطلب سمجھتے ہی نایاب کا دماغ بھک سے اڑا۔۔۔ "چپ کرو تم دونوں وہ صرف میرا کزن ہے ڈیٹس اٹ"۔۔۔ وہ حسب عادت بھڑک اٹھی۔۔ "اسکی شادی بھی ہونے والی ہے اور شہرین ہے بھی خوبصورت ہے."۔۔۔ آخر میں ذرا تفاخر سے بولی۔۔

"بہت خوبصورت ؟؟؟"۔۔۔ بسماء نے سوالیہ آبرو اٹھا کے اسے دیکھا.

"ایسی ویسی بہت خوبصورت ہے۔۔۔ اتنی کے دیکھتی رہ جاو گی"۔۔۔ نایاب فخریہ انداز میں بولی تو ان دونوں نے اسے بری نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

"دیکھیں اس لڑکی کو۔۔۔ ایک لڑکی ہو کے لڑکی کی تعریف کر رہی ہے۔۔۔۔ زرا جو اسمیں جیلسی والا فیکٹر ہو۔۔۔ آپ ہی کچھ سمجھا ہیں اسے"۔۔۔ فرا نے تنگ کے اسے دیکھا (وہ نفی میں گردن ہلاتی سخت اکتائی ہوئی لگتی تھی) اور پھر بسماء کو التجائی نظروں سے۔۔۔ اسنے گہری سانس لی۔۔

"رکو زرا میں ناہل کو ہی یہاں بلاتی ہوں"۔۔۔ بسماء نے ناہل کو ہلکہ سا اشارہ دیا۔۔۔ تو وہ اپنے دوستوں سے معزرت کرتا ان تک آیا۔۔۔

"ہائے بیوٹی فل گرلز کیا ہو رہا ہے ؟؟"۔۔۔وہ مسکرا کے کہتا ایک کرسی کھینچ کے بیٹھ گیا ۔۔۔اور جو نظر نایاب پر پڑی ۔۔۔۔۔ تو دل کہ دنیا میں خشر برپا ہو گیا۔۔۔۔ جو بسماء اور فروا کی زیرک نگاہوں سے بلکل نہ بچ سکا تھا ۔۔۔

"اہم اہم "۔۔۔ بسما نے گلا گھنگھارا تو ادھر ادھر دیکھتی نایاب نے ماتھے پر بل ڈالے اسے دیکھا ۔۔۔ ناہل یک دم سیدھا ہوا۔۔۔

"ہم نے کیا کرنا ہے بھائی ۔۔۔ نایاب تمہاری ہونے والی بیوی کی تعریف کر رہی تھی "۔۔۔۔۔۔ بسماء نے مسکراہٹ دبائے اسے کہا جو بار نایاب کو" نہ " دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا، ۔۔۔ (جو ناکام ہوتی تھی ۔۔۔)

"اچھا تو پھر کیا تعریف کی نایاب نے"۔۔اسنے پر شوق نگاہوں سے نایاب کو دیکھا۔۔۔

"تعریف کیا میں تو انہیں سچ بتا رہی تھی ۔۔۔ وہ خوبصورت ہے "۔۔۔ نایاب لاپرواہی سے شانے اچکاتی بولی ۔۔

"اسے تو رہنے دو"۔۔۔ بسما نے تنک کے کہا اور تیوری چڑھائے ناہل کو۔ "لڑکے تمہاری کیا قریب کی نظر خراب ہے جو اتنی خوبصورت کزنز کے ہوتے ہوئے وہ شہرین پسند کی"۔۔۔۔ بسماء کی ایسی صاف گوئی پر نایاب سٹپٹا گئی ۔۔۔ (ان بولڈ کزنز کے بیچ وہ

Urdu Novels Ghar

ایسے ہی سینڈوچ بن جاتی تھی)۔۔۔ نائل کو نایاب کے ایکسپریشن محظوظ کر رہے تھے وہ جانتا تھا کے بسماء کا اشارہ کس کی جانب ہے۔۔

"کیا کروں یار اس معاملے میں خاصہ ان لکی ثابت ہوا ہوں۔۔۔ خوبصورت اور نایاب لوگ اب دیکھنے کو ملے ہیں"۔۔۔ وہ سخت افسوس سے بولا۔۔۔۔۔۔

" بکواس کیوں کر رہے ہو شہرین سے خوبصورت کون ملے گا تمہیں"۔۔۔ نایاب فوراً سے دانت پیستی بولی۔۔

"ہمم خوبصورت تو ہے وہ۔"۔۔ نائل نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔۔۔ "مگر تم سے کم" ۔۔۔ (کرسی پہ تھوڑا آگے ہو کے بیٹھا)۔۔۔ فروا اور بسماء کی آنکھیں چمکیں ۔۔۔ اور نایاب نے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔ (مگر فرق کسے پڑنا تھا وہ بولتا رہا)۔۔۔

"ایسے کیوں گھور رہی ہو۔۔۔ مانا کے وہ خوبصورت ہے مگر اسکی آنکھیں اتنی خوبصورت نہیں ہیں۔۔۔ تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں نایاب"۔۔۔ "اتنی کے (سوچتا ہوا ٹیک لگا کے بیٹھا آنکھیں پر سوچ انداز میں سکوڑیں۔۔۔) میں اگر شاعر ہوتا تو ایک دیوان تو لکھ ہی ڈالتا تمہاری آنکھوں پر""۔۔۔

"اوووووو ! ! "۔۔۔بسماء اور فروا ایک ساتھ سر ہلاتی بولیں ۔۔۔نایاب کی یہاں بس ہوئی تھی.

"تمہارے یہ خیالات میں شہرین کو لازمی بتاوں گی پھر دیکھنا کیسے تمہاری یہ دونوں آنکھیں سوجھی ہوئی ملیں گی"۔۔۔سخت غصے میں دبا دبا غرائی۔۔۔

"میں کیا ڈرتا ہوں اس سے بتا دو"۔۔۔ناہل نے ناک مکھی اڑائی

"تم ! "۔۔۔نایاب نے بمشکل خود کو کچھ سخت کہنے سے روکا تھا۔۔۔۔۔۔۔"تم یہاں کر کیا رہے ہو جاو تمہاری ہونے والی بیوی آنے والی ہے اسکے ویلکم کی تیاری کرو۔۔۔ جاو یہاں سے نکلو"۔۔۔نایاب نے اسے صاف دفع ہونے کا بولا جو وہاں بیٹھے تینوں نفوس کی طبیعت پے کافی ناساز گزرا تھا.

"جا رہا ہوں اتنا چڑ کیوں رہی ہو۔۔۔۔میں نے تو سچ ہی کہا ہے"۔۔۔وہ منہ بناتا اٹھا اور اسکے سر پر ہلکی سے چت لگائی۔۔"۔وہ میری بیوی ابھی بنی نہیں ہے"۔۔۔کہتا بھاگ گیا ۔۔۔نایاب کا دل کیا اس ناہل کو اٹھا کے کباڑی والے کو دے دے۔۔۔دانت پیستی وہ ان دونوں کی جانب مڑی جو جانچتی نظروں سے اسے گھور رہیں تھیں۔۔۔"کیا ہے کیوں گھور رہی ہو تم دونوں مجھے"۔۔ناہل کا غصہ ان پر نکلا۔۔۔مگر وہ پیدائشی ڈھیٹ واقع ہوئیں تھیں۔۔۔ویسے ہی گھورتی رہیں۔۔۔

"کیا چل رہا ہے تم دونوں کے بیچ""۔۔۔بسماء نے آخر پوچھ ہی لیا۔۔
"تم دونوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے"۔۔۔بولتی رہو جو بولنا ہے۔۔۔وہ جھڑک کہتی وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔۔۔بسماء اور فروا نے ایک دوسرے کو قابل فہم نظروں سے گھورا۔۔۔اور پھر کچھ سمجھ کے سر ہلایا۔۔۔بات سمجھ میں آ گئی تھی۔۔۔یک طرفہ محبت وہ بھی ناہل کی جانب سے۔۔۔آخر اسکا انجام کیا ہو گا۔۔۔؟؟؟؟

وہ بفے ٹیبل کی جانب کھانے انتظام چیک کرنے آیا تو وہ غصے میں بھناتی ہوئی اسکے سر پے آ پہنچی۔۔۔۔
"کیا بکواس کر رہے تم وہاں پے ان دونوں کے سامنے؟؟۔۔۔سخت غصہ کاٹ کھانے والا لہجہ۔۔۔سبز آنکھوں سے جیسے چنگاریاں پھوٹ رہیں تھیں۔۔۔ناہل نے بمشکل تھوک نگلا خود کو نارمل کیا۔۔۔اور اسکی جانب گھوما۔۔۔
"بکواس کیا کی؟؟ میں نے تو سچ کہا"۔۔۔۔اسے پتہ تھا وہ تفتیش کرنے لازمی آئے گی۔۔۔اسلیے وہ خود کو تیار کر چکا تھا۔۔

"سچ مائے فٹ۔۔۔کیا کہہ رہے تھے نایاب لوگ اب دیکھنے کو ملے ہیں۔۔۔اور میری آنکھوں پے دیوان لکھو گئے تم۔۔۔ایڈیٹ" ! ! ۔۔۔مہمانوں کی وجہ سے وہ آواز آہستہ تھی مگر۔۔۔کہر برساتی۔۔

وہ مسکرایا سینے پے بازو باندھے اور ایک قدم اسکے قریب ہوا۔۔۔نایاب ویسے ہی اسے گھور رہی تھی۔۔۔وہ تھوڑا جھکا۔۔۔اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔سبز آنکھیں ،شہد رنگ آنکھوں سے ملیں۔۔۔نایاب کو اسکی آنکھوں میں کچھ تو عجیب لگا۔۔۔اسنے فورا سے نگاہیں ہٹاہیں۔۔۔

"اب ایسے کیوں گھور رہے ہو"۔۔وہ مزید بھڑکی۔۔۔وہ واپس سیدھا ہوا۔۔۔"میں نے وہ سب اس لیے کہا کیوں کے ! ! "۔۔۔

"کیوں؟؟"وہ یک دم بولی۔۔

"میں نا تم سے"۔۔۔کہتے کہتے رکا تو نایاب نے بری نظروں سے اسے گھورا۔۔۔"کیا میں نا تم سے؟؟؟"وہ جھنجھلائی

میں نا تم سے۔۔۔اسنے مسکراہٹ دبائی۔۔۔"چھوڑو تم غصہ کرو گی"۔۔کیا لاپراوہ انداز تھا۔۔

"تم ! ! ۔۔۔میں تمہارا سر ویسے بھی توڑ دوگی۔۔بتاؤ مجھے"۔۔۔وہ سخت غصے کو ضبط کرتی انگلی اٹھا کے اسے وارن کر رہی تھی۔۔۔وہ یک دم سنجیدہ ہوا۔۔۔

"تو پھر دل تھام کے سنو"۔۔۔وہ اسکے کان کے نزدیک جھکا۔۔۔(اُفف اسکے وجود سے اٹھتی مہک)۔۔۔نایاب کا دل زور سے دھڑکا۔"میں نا تم سے ! ! ۔۔۔۔۔گھمبیر لہجے میں سرگوشی سے کہتا وہ اسکا سانس روک رہا تھا۔۔"کل کا بدلہ لے رہا تھا"۔۔۔۔۔مسکراہٹ دباتا وہ سیدھا ہوا۔۔اور وہ جو توجہ سے اسے سن رہی تھی یک دم غصے سے بھنا اٹھی۔۔۔۔۔۔شعلہ برساتی نظروں سے اسے دیکھا جو مسکراہٹ روکے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔پھر آنکھیں بند کر کے ڈھیروں غصہ اندر اتارا۔۔۔"تم گدھے نالاہق میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔یاد رکھنا"۔۔اسے وارن کرتی پیر پٹختی دوسری جانب مڑی تو فروا اور بسماء کو اپنے پیچھے کھڑا پایا۔۔۔مزید غصہ۔۔۔

"سن لیا تم دونوں نے۔۔یہ صرف اپنا بدلہ لے رہا تھا"۔۔۔۔وہ سخت غصے میں سر جھٹکتی وہاں سے چلی گئی تو وہ تینوں کھڑے رہ گئے۔۔۔فروا اور بسماء اسکے قریب آ ہیں۔۔۔وہ مسکراتا اسکی پشت کو گھور رہا تھا۔۔

"بڑی مشکل جگہ دل آیا ہے آپکا۔۔۔یہاں دال گلنی مشکل ہے" فروا افسوس سے بولتی اس تک آئی۔۔

"اور دل آیا بھی کب ہے جب محترم شادی کر رہے ہیں اب تو انکے عشق کی ٹائی ٹینک ڈوب کے ہی رہے گی"۔۔۔بسماء نے مزید دل جلایا۔۔۔

"یار کیا کروں برا پھسنا ہوں۔۔۔کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کرو۔۔۔ایک تو شادی۔۔۔پھر۔۔۔اس لڑکی سے تو بندہ اظہار بھی نہیں کر سکتا۔۔۔سر ہی نہ توڑ دے"۔۔۔۔وہ شدید بے بس لگتا تھا۔۔۔

"تم پہلے یہ شادی تو کینسل کرو کسی طرح۔۔۔پھر نایاب کو ہینڈل کرنا آسان ہوگا"۔۔۔۔فروا کچھ سوچ کے بولی۔۔۔بسماء نے بھی سر دھنا

"ہمم کرتا ہوں کچھ فل حال تو میرا دماغ ہی کام نہیں کر رہا""۔۔۔وہ رو دینے کو تھا۔۔۔

"تمہارا دماغ تو پہلے سے بے کار ہے جو اس چلتی پھرتی فیشن کی دوکان سے شادی کی خامی بھری"۔۔۔۔بسماء نے مزید لتاڑا۔۔۔

"کیا آپ اس سے محبت کرتے تھے؟؟"۔۔۔فروا کا جزبہ ء دوستی فورا بیدار ہوا۔۔۔(لڑکا اچھا تو کیا وہ چھان بین بھی نہ کرے۔)

"نہیں یار۔۔۔مجھے وہ بس اچھی لگی تھی۔۔۔اسنے مجھے پروپوز بھی خود کیا تھا۔۔۔تب مجھے کوئی برائی نہیں لگی۔۔۔تو ہاں کہہ دی""۔۔۔

"تو اب برائی نظر آ گئی"۔۔۔فروا نے آنکھیں سکوڑ کر اسے دیکھا

"اسمیں براہیاں نہیں نایاب میں اچھاہیاں بہت نظر آہیں۔۔۔اور بس محبت ہوگئی۔۔یہ ناجانے پہلے کہاں تھی۔۔۔پہلے ملی ہوتی تو یہ نوبت ہی نہ آتی""۔۔۔وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ دونوں بھی سنجیدہ ہوہیں۔۔۔

"ہمم کرتے ہیں کچھ تمھارے بارے میں"۔۔۔بسماء نے کچھ سمجھ کے سر ہلایا۔۔۔وہیں کھڑے کھڑے تینوں نے نمبرزا یکسچینج کیے تھے اور کسی دن ملنے کا پلان بنایا۔۔تا کے مسلے کا کوئی بہتر حل نکل سکے۔۔

اتنے مہں شہرین کے آنے کا شور اٹھا تھا ناہل ان دونوں سے ایکسکیوز کرتا گیٹ کی جانب لپکا۔۔۔حیرت کی بات تو یہ تھی کے وہاں میڈیا بھی آیا تھا۔۔۔وہ دونوں تھوڑا آگے آہیں۔۔

"یار یہ میڈیا کیوں آیا ہے"۔۔۔بسماء نے فرواکے کان میں گھس کے کہا۔۔۔

"پتہ نہیں" فروا نے ایک نظر بسما کو دیکھ کے شانے اچکائے اور واپس بھیڑ کی جانب مڑی۔۔۔"ارے یار یہ تو کوئی مشہور ڈاہیکٹر ہے ناں""۔۔۔فروا کو ایک سوٹڈ بوٹڈ شخص نظر آیا تو اسنے فورا بسماء کو اسکی جانب متوجہ کیا۔۔۔

"رانا شفقت علی ! ! یہ کیا کر رہا ہے یہاں۔۔۔؟؟"" بسماء کو بھی تشویش ہوئی۔۔۔اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتیں شہرین کی انٹری ہوئی۔۔"۔سنہری رنگ کا گھیرے دار مختلف

جالیوں والا فراک پہنے وہ سج سج کے چل رہی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بالوں کا خوبصورت جوڑا بنا تھا ۔ ۔ ۔ گلے میں ہیروں کا ہار تھا جو گلا ڈیپ ہونے کی وجہ سے بہت پر کشش لگ رہا تھا ۔ ۔ ۔ آستین بلکل ہاف تھیں ۔ ۔ ۔ اور خوبصورتی اسے کیا گیا ڈارک میک اپ اسے سچ میں خوبصورت بلا بنا رہا تھا۔ ۔ ۔ ۔ فروا اور بسماء کا تو منہ ہی کھل گیا تھا اسے دیکھ کے ۔ ۔ ۔

"واو یار یہ تو سچ میں خوبصورت ہے "" ۔ ۔ ۔ بسماء تو مسمرا ہز ہی ہوگئ ۔ ۔ ۔

"ہونہہ چڑیل کہیں کی اپنی خوبصورتی کو کیش کروانا آتا ہے اسے " ۔ ۔ ۔ فروا نے ناک بھوں چڑھا کے سر جھٹکا ۔ ۔ ۔ اور پاس کھڑی بسماء کا کھلا منہ بند کیا ۔ ۔ ۔

"یار یہ معاملہ تو بہت مشکل لگ رہا ہے ۔ ۔ ۔ یہ تو میری سوچ سے بھی ذیادہ خوبصورت نکلی ۔ ۔ ۔ اب نایاب کا کیا ہوگا ؟؟ " ۔ ۔ ۔ ۔ بسماء کو نئ پریشانی نے آ گھیرا ۔ ۔ ۔

"اتنے اچھے میک اپ اور اتنے اچھے ڈریس میں تو بل بتوڑی بھی اچھی لگے " ۔ ۔ ۔ فروا نے ناک سے مکھی اڑائی ۔ ۔ ۔ پھر دور کھڑی نایاب کو دیکھا ۔ ۔ ۔ "ایک میری نایاب ہے. ۔ ۔ ۔ جو بنا میک اپ کے بھی کتنی سحر زدہ لگتی ہے ۔ ۔ ۔ کیا زبردست پرسنالٹی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ شہرین صرف خوبصورت ہے نایاب کی طرح سحر زدہ نہیں " ۔ ۔ ۔ فروا دود کی کوڑی لائی تھی ۔ ۔ ۔ بسماء نے اسکی بات سے اتفاق کرتے ہوئے زور سے سر دھنا ۔ ۔ ۔ ۔

"اچھا چھوڑو دیکھتے ہیں جا کے یہ ڈاہیکٹر اور یہ میڈیا یہاں کیوں آیا ہے"۔۔۔ فروا بسماء کا بازو پکڑے آگے بڑھی۔۔۔ "اور ناہل کو دیکھو زرا کیسے بچھ رہا ہے اس چڑیل کے آگے اسے تو میں بعد میں سیدھا کروں گی"۔۔۔ فروا کی زبان حسب عادت نان اسٹاپ چل رہی تھی۔۔۔۔ بسماء مسکراتی پیچھے کھینچی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔ اگر فروا کی لمبی زبان کو اگنور کر دیا جائے تو وہ کافی اچھی لڑکی تھی۔۔۔۔ بسماء دل میں یہی سوچ رہی تھی۔۔۔ وہ دونوں اسی ٹیبل کے گرد لگی کرسیوں پر بیٹھ گیئں جہاں نایاب بیھٹی تھی۔۔۔ وہ ادرگرد سے بے نیاز مسکرا کے ناہل اور شہرین کو دیکھ رہی تھی جو اب سٹیج پر جا چکے تھے۔۔۔ میڈیا کے نماہندے سٹیج کے گرد جمع تھے۔۔۔۔ اپنے جدید ترین آلات فوٹوگرافی کے ساتھ وہ شہرین کا انٹرویو لینے کے لیے بے تاب تھے۔۔۔ فروا اور بسماء بھی اسی جانب متوجہ ہوہیں۔۔۔

توجہ سے سٹیج کے جانب دیکھتی نایاب کا فون بجا تو تو وہ سارے ہنگامے سے تھوڑا دور آئی۔۔۔ سٹیج پر شہرین کا انٹرویو چل رہا تھا۔۔۔ فون امپارٹنٹ تھا اسلیے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے سننا پڑا تھا۔۔۔

"ہاں بولو شہروز کیا ہوا؟؟"۔ بتایا تو تھا کے ابھی کال مت کرنا میں مصروف ہوں گی""
۔۔۔فون اٹھاتے ہی جھٹ سے بولی۔ جانے وہاں سٹیج پر کیا ہو رہا ہو گا۔۔۔۔اسکے بوتیک سے فون تھا۔۔۔فون کرنے والا اسکا مینجر تھا۔۔۔

"سوری ٹو ڈسٹرب یو میم بٹ بات ہی ایسی تھی آپ کو فون کرنا پڑا"۔۔۔وہ شرمندگی سے بولا تو نایاب کے ماتھے کے بل کم ہوئے۔۔

"اٹس اوکے۔۔۔بتاو کیا بات ہے"۔۔۔

"میم جو نیا آڑر آیا ہے ان لوگوں کو ڈیزاہنز میں کچھ تبدیلیاں چاہیں"۔۔۔وہ جلدی سے بولا ۔۔

"تمہید کو کٹ کرو شہروز اور سیدھی بات بتاو مجھے"۔۔۔۔جھنجھنلا کے کہتی اسنے ایک نظر دور سٹیج کو طرف دیکھا جہاں اب وہ ڈاہیکٹر میڈیا کے نماہندوں سے بات کر رہا تھا۔۔۔

"میم وہ لوگ کچھ بولڈ ڈریسز ڈیزاہن کروانا چاہتے ہیں۔۔۔جو ڈیزاہنز آپ نے بھیجے ہیں وہ بھی اچھے ہیں مگر ان کو اپنی فلم کے لیے نیو فیشن ڈریسز چاہیں۔۔۔اسلیے میں نے سوچا آپ سے پوچھ لوں"۔۔۔شہروز نے اب بنا تمہید کے بات مکمل کی۔۔۔

"اوکے تو آڈر کینسل کر دو۔۔۔اسمیں اتنا سوچنے والی کیا بات ہے"۔۔۔وہ لاپرواہی سے بولی تو شہروز غش کھا گیا۔۔۔

"مگر میم یہ ڈیل بہت بڑی ہے۔۔۔منافع بھی بہت ہے"۔۔اسنے ایک آخری کوشش کی تھی اپنی الگ منطق رکھنے والی باس کو سمجھانے کی۔۔۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کے ڈیل کتنی بڑی ہے۔۔۔میں ویسے کپڑے کبھی ڈیزاہن نہیں کروں گی۔۔۔۔ایڈوانس ہم نے ابھی لیا نہیں"۔۔۔توڈیل کینسل کرو۔۔۔۔اسنے قعطیت سے بولتے بات حتم کی۔۔

"میم آپ کل تک سوچ لیں۔۔۔شاید ابھی آپ مصروف ہوں اور سہی فیصلہ نہ کر پاہیں"۔۔۔۔شہروز کسی قیمت پر وہ ڈیل کیسنل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔نایاب نے گہری سانس لی اورڈاہیکٹر پے لعنت بھیجتی وہ پوری طرح شہروز کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

"شہروز میرے اصول بلکل سیدھے ہیں جو کام نہیں کرنا مطلب نہیں کرنا۔۔۔پھر اسکے لیے میں کل کا انتظار نہیں کرتی۔۔۔کیونکہ وہ کل کبھی نہیں آتا۔۔۔اسلیے آپ ابھی اسی وقت وہ ڈیل کینسل کریں"۔۔۔۔اسکا لہجہ حتمی تھا۔۔۔شہروز سمجھ گیا تھا کے اب وہ پیچھے نہیں ہٹے گی۔۔۔

"اوکے میم ایزیووش۔۔۔مگر ڈیل اچھی تھی۔۔۔ترقی مل جانی تھی ہمیں"۔۔۔وہ اداسی سے بولا تو وہ جو فون رکھنے کا ارادہ رکھتی تھی یک دم رکی تنے اعصاب ڈھیلے کیے۔۔۔شہروز کو سمجھانے کی صرورت تھی۔۔۔

"میری ایک بات ہمیشہ یادرکھنا شہروز۔۔۔ترقی کسی انسان کے ہاتھ میں نہیں ہوتی۔۔۔یہ صرف اللہ آپکو عطا کرتا ہے۔۔۔۔اسلیے انسانوں پے نہیں اللہ پر بھروسا رکھو۔۔۔ایسی کہیں ڈیلز آہیں گی۔۔۔سب ہمیں ہمارے کام سے بھٹکانا چاہیں گے مگر ہیمں ثابت قدم رہنا ہے۔۔۔شیطان کے بنائے گئے پھندے آپ کی گردن تک تب تک نہیں پہنچ سکتے جب تک آپ خود اپنی گردن اونچی کر کے ان میں نہ ڈال لیں۔۔۔جس اللہ نے اب تک ترقی دی ہے وہ آگے بھی دے گا۔۔تم گھبراو مت"۔۔۔نایاب نرمی سے بولتی چپ ہوئی تو شہروز یک دم ہلکا سا ہوگیا۔۔

"رہیلی میم آپ کی باتیں سن کے ہمت سی آجاتی ہے۔۔میم یو آر دی بیسٹ۔۔۔میں ابھی وہ ڈیل کیسنل کرتا ہوں۔۔۔شیطان کے پھندے میں اپنی گردن میں کبھی نہیں ڈالوں گا""وہ پرجوش ہوا تو نایاب نے مسکرا کے فون بند کیا۔۔۔اور سر جھٹکتی واپس اس ہنگامے کی طرف آئی۔۔۔جہاں کا نقشہ ہی بدل چکا تھا۔۔۔

"شہرین مج

۔۔رہیلی میم آپ کی باتیں سن کے ہمت سی آجاتی ہے۔۔میم یو آر دی بیسٹ۔۔۔میں ابھی وہ ڈیل کیسنل کرتا ہوں۔۔۔شیطان کے پھندے میں اپنی گردن میں کبھی نہیں ڈالوں

گا""وہ پرجوش ہوا تو نایاب نے مسکرا کے فون بند کیا۔۔۔اور سر جھٹکتی واپس اس ہنگامے کی طرف آئی۔۔۔جہاں کا نقشہ ہی بدل چکا تھا۔۔۔"شہرین مجھ سے پوچھے بغیر یہ حرکت کی کیسے تم نے؟؟؟"۔۔۔ناہل کی دھاڑ سنتے ہی اسکا دل زور سے دھڑکا وہ تیزی سے بھیڑ کو چیرتی سٹیج کی قریب آئی۔۔۔سامنے کا منظر دیکھ کے اسکی آنکھیں باہر ابلنے کو تھیں۔۔۔ناہل کھڑا شہرین پر دھاڑ رہا تھا وہ شدید غصے میں اسے جواب دے تھی میڈیا نے الگ شور ڈال رکھا تھا۔۔۔ایک دم مچھلی منڈی کا سا سماں تھا۔۔۔۔اس سے پہلے ناہل شہرین کو ایک تھپڑ جڑ دیتا وہ یک دم سٹیج پر گئی۔۔۔اور بمشکل ناہل کو دھکیل کے پیچھے کیا۔۔۔"آر یو آوٹ آف یور ماینڈ۔۔کیوں جنگلیوں کی طرح لڑ رہے تم دونوں"۔۔اسے اونچی آواز میں چلانا پڑا تھا۔۔۔"نایاب تم ہٹو بیچ میں سے""۔۔۔ناہل کا غصہ کسی طور کم نہیں ہو رہا تھا۔۔"ہاں ہٹو تم بیچ میں سے دیکھتی کیا کرتا ہے یہ"۔۔۔شہرین اس سے اونچا چلائی۔۔۔"چپ کرو تم دونوں"۔۔۔۔نایاب کو سمجھ ہی نہیں آرہی تھ کے اتنی جلدی ایسا کیا ہوگیا جو اتنا ہنگامہ کھڑا ہوگیا۔۔۔فروا اور بسماء جو مزے سے شو انجوائے کر رہیں تھیں۔۔۔نایاب نے بیچ میں آکر انکا سارا مزا ہی کرکرا کر دیا۔۔۔"لو آگیئں مدر ٹیرسا ! ۔۔۔اچھا بھلا ڈارامہ خراب کر دے گی"۔۔۔فوراً افسواس سے بسماء کے کان میں بڑبڑائی۔۔۔"ڈرامہ نہیں ایڈیٹ فلم۔۔۔شہرین فلم کر رہی ہے"۔۔۔بسماء سخت بدمزہ ہوئی

تھی۔۔۔فروا نے غصے سے اسے کچھ سمجھانا چاہا پر اسٹیج پے لگا ڈرامہ مس ہو جاتا اسلیے وہ سر جھٹکتی اس جانب مڑی "کوئی مجھے بتائے گا کے کیا ہوا ہے یہاں؟؟"۔۔ نایاب نے ناہل کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا تو اسکا غصہ تھوڑا کم ہوا۔۔ "پوچھو اس سے کس سے پوچھ کے فلم ساہن کی ہے اسنے۔۔وہ بھی اس ڈاہیکٹر کی"۔۔۔ناہل غصے سے بولتا ایک نظر اس ڈاہیکٹر کی جانب مڑا تو شانے اچکا تا سٹیج سے اترا۔۔۔۔ سمینہ،ناہید اور سمار صاب ششدر سے کھڑے سب دیکھ رہے تھے۔۔۔ "مجھے کچھ بھی کرنے کے لیے کسی کی اجارت نہیں چاہیے سمجھے تم"۔۔۔شہرین تڑاخ سے بولی تو ناہل کا غصہ پھر ابل آیا۔۔۔نایاب نے بمشکل اسے تھام رکھا تھا۔۔۔"ناہل فار گاڈ سیک کیا ہو گیا ہے۔۔۔کام ڈاون۔۔۔جو بھی بات ہے ہم اندر جا کے کرتے ہیں"۔۔وہ اسے نرمی سے سمجھا رہی تھی۔"۔ پھپھو پلیز اسے اندر لے جاہیں"۔۔اسنے مڑ کر بت بنی سمینہ کو کہا تو وہ حرکت میں آہیں۔۔۔ناہل کو بازو سے پکڑا اور اندر کی جانب گھیسٹا۔۔۔شہرین غصے میں پھنکار رہی تھی۔۔۔

"ناہید آنٹی پلیز آپ شہرین کو سنھبالیں"۔۔۔نایاب کی آواز پر انہیں بھی آگے آنا پڑا بمشکل اسے سنبھالتی وہ اندر لے گئیں۔۔۔فروا اور بسماء نے ناک سکوڑا۔۔۔چلو جی سارا کام خراب کر دیا نایاب نے۔۔۔سارے گھر والوں کو اندر بھیج کر اب وہ اکیلی ماتھے پے ہاتھ رکھے وہاں کھڑی رہ گئی تھی میڈیا کو اسی نے ہی سنبھالنا تھا۔۔۔ایک گہری سانس لی

۔۔ماہیک تھاما۔۔"پلیز آپ لوگ خاموش ہوجاہیں"۔۔۔وہ چلائی تو سارا میڈیا خاموش ہوہا۔۔"آپ لوگ خاموش ہوں گے تو آپ کے سوالوں کے جواب بھی دیے جاہیں گے"۔۔۔وہ تحمل سے بولی۔۔۔"آپ کون ہیں اور شہرین میم کی کیا لگتی ہیں؟؟'۔۔۔میڈیا میں سے ایک خاتون رپورٹر کے پوچھنے ہر وہ سخت اکتائی۔۔۔اسے پتہ تھا وہ صرف اپنا نام لے گی اور پھر وہی ہوگا جو وہ کبھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔مگر ابھی کوئی اور راستہ بھی نہیں تھا. "میں ناہل کی کزن ہوں؟؟"۔۔۔۔کچھ سوچ کے اسنے گول مول جواب دیا۔۔بچنے کی آخری کوشش۔۔۔"نام کیا ہے؟؟۔۔۔وہی خاتون دوبارہ بولی.۔۔میڈیا بال کی کھال اتارنا جانتا تھا۔۔۔وہ سخت جھنجھلائی "نایاب۔۔۔نایاب فاروق"۔۔۔وہ جبراً مسکرا کے بولی تو میڈیا میں کھل بلی سی مچ گئی۔۔۔مشہور ڈیزاہنر نایاب فاروق جنکے ڈہیزاہن کردہ کپڑے ان دنوں کافی مشہور تھے ان کو کسی نے دیکھا جو نہیں تھا۔۔"آپ نایاب فاروق ہیں۔۔۔مشہور ڈیزاہنر۔۔۔سیلف میڈ کی آنر؟؟""۔۔میڈیا میں سے ایک شوخ نوجوان شاک کے عالم میں بولا۔۔۔"جی میں وہی ہوں"۔۔۔اب وہ خود کو نارمل کر چکی تھی کبھی تو یہ دن آنا ہی تھا۔۔۔چلو آج ہی سہی۔۔۔مگر اسکے یہ بولتے ہی میڈیا میں ایک شور سا برپا ہوگیا۔۔۔"میم آپ کتنی ینگ ہیں"۔۔۔آپ اتنی مشہور ہونے کے باوجود کسی بھی ٹی وی انٹرویو میں کیوں نا آہیں؟؟۔۔۔جی تو ناظرین بریکنگ نیوز ہے

۔۔۔ مشہور ڈیزائنر جن کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا آج وہ سامنے آگئی ہیں۔۔۔ بھانت بھانت کی بولیاں۔۔۔ وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔ بسماء اور فروا کی تو جیسے لاٹری نکل آئی تھی وہ فورا سٹیج پر چڑھیں اور گردن اکڑا کر اسکے داہیں باہیں کھڑیں ہوہیں۔۔۔ آخر وہ وہ نایاب فاروق کی سہیلیاں تھیں تھوڑی شو تو مار ہی سکتیں تھیں۔۔۔ "دیکھیں آپ لوگ پہلے خاموش ہو کے بیٹھیں اور ایک ایک کر کے سوال پوچھیں"۔۔۔ فروا نے نایاب کے ہاتھ سے مائیک لیا اور اترا کے بولی تو میڈیا کے نماہندے اسکی جانب مڑے۔ "ہم ان کا انٹرویو لینا چاہتے ہیں"۔۔۔ ایک شوخ سی لڑکی اپنے کیمرہ مین کے ساتھ آگے آئی۔۔۔ "ہمیں بھی چاہیے"۔۔۔ اسکی دیکھ سب آگے سٹیج کی جانب لپکے۔۔۔ عجیب دھکم مکا شروع ہو گیا تھا۔۔۔ نایاب نے موقع غنیمت جانا۔۔۔ "تم سنبھالو ان میڈیا والوں کو میں اندر جا کے دیکھتی یوں کیا سچویشن ہے"۔۔۔ فروا کے کان مِی جلدی سے بولتی وہ اندر کو بھاگی۔۔ فروا ارے ارے ہی کرتی رہ گئی۔۔۔ اور جو میڈیا کی نظر اندر جاتی نایاب پر پڑی تو لڑنا بھول کے اس جانب لپکے۔۔ وہ تیزی سے بھاگی۔۔۔ اور مین دروازے سے اندر جاتے ہی اسے بند کیا۔ تو باہر کا شور کم ہوا۔ اسنے سکون کی سانس لی۔۔۔ ایک مصیبت سے تو جان چھوٹی۔۔۔ "اسکی بلا سے بھاڑ میں جائے میڈیا"۔۔۔۔ وہ تیزی سے اندر ٹی وی لاونچ کی جانب بھاگی جہاں سے بولنے کی آوازیں آرہیں تھیں۔۔۔ افف کیسے سنبھالے گی

وہ ناہل کو۔۔

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟؟ تم مجھ پے ایسے آڈرز نہیں چلا سکتے۔۔۔ میں یہ فلم کر کے رہوں گی"۔۔۔ وہ اندر آئی تو شہرین کھڑی سخت غصے اور ہڈ دھرمی سے چلا رہی تھی۔۔۔ سمینہ صوفے پر سر پکڑے بیٹھی تھیں۔۔۔ سمار صاب باہر مہمانوں کو سنبھال رہے تھے۔۔۔۔ ناہید بیگم الگ مصطرب لگتیں تھیں (وہ تو اچھا تھا دادو یہ فنکشن اٹینڈ کرنے سے انکار کرتے ہوئے اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں۔۔۔ ورنہ وہ یہ سب کیسے برداشت کرتیں) "میں آخری بار تم سے بول رہا ہوں شہرین کے تم یہ فلم کسی صورت نہیں کرو گی "۔۔۔ ناہل کی آواز بلند ہوئی تو وہ بیچ میں کود ی تھی۔۔۔ "ا ینف بوتھ آف یو ! ! "۔۔۔ وہ شدید غصے میں دونوں ہاتھ اٹھاتی چلائی تو ناہل نے بے بسی سے سر جھٹکا ۔۔۔ شہرین نے بری نظروں سے نایاب کو گھورا۔۔۔ "کوئی بڑوں کا شرم و لحاظ ہے تم دونوں میں۔۔۔ کس طرح جاہلوں کی طرح لڑ رہے ہو چھوٹی سی بات پر""۔۔ دکھ سے بولتی ناہل کی جانب مڑی ملال بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ "تم سے اس سب کی امید نہیں تھی مجھے ناہل"۔۔۔۔ ناہل نے بے یقینی اسے دیکھا۔۔۔ (اسکی کیا غلطی تھی بھلا ۔۔۔) "میں نے کیا کیا؟؟؟۔۔۔ ساری غلطی شہرین کی ہے کس سے پوچھ کے اس نے فلم ساہن کی ہے""۔۔۔ وہ جھنجھنلا اٹھا۔۔۔ "کیا غلطی ہے میری؟؟۔۔۔ صرف اتنی

Urdu Novels Ghar

کے فلم ساہن کی ہے۔۔۔ کتنی کنزرویٹو سوچ ہے تمہاری۔۔۔ تم بھی وہی نکلے دقیانوسی مرد۔۔۔ عورت کی ترقی سے جلنے والے۔۔۔ تم جیسے مرد ہوتے ہی منافق ہیں۔۔ ہمیشہ اپنی بیوی کو قید کر کے رکھنا چاہتے ہیں""۔۔۔ شہرین سینے پر بازوں باندھے سخت غصے میں چبا چبا کر بول رہی تھی۔۔۔ نایاب سر پکڑ کے رہ گئی۔۔۔ کوئی ایک بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔ "تم جو بھی بکواس کرنی ہے کرلو میں تمہیں یہ فلم نہیں کرنے دوں گا" ۔۔۔۔ ناہل بھی ہڈدھرمی سے بولتا دھاڑا۔۔۔۔ "ناہل تم توچپ ہوجاو پلیز""۔۔۔ نایاب کا بس صرف ناہل پر ہی چل سکتا تھا۔۔۔ وہ بار بار اسے مشتعل ہونے سے روک رہی تھی۔۔۔ "نہیں بولنے دو اسے میں بھی تو سنوں کیا زہر بھرا ہے اسکے دماغ میں ""۔۔۔ شہرین نے تیکھے چتونوں سے ناہل کو گھورا۔۔۔ ناہل نے نایاب کو بازو سے پکڑ کے سا ہیڈ پے کیا۔۔۔ "میرے دماغ میں زہر نہیں بھرا تمہارے دماغ میں گند بھرا ہے"۔۔۔۔ ناہل اتنی حقارت سے بولا کے ایک پل کے لیے شہرین کا دل کانپ گیا ۔۔۔۔ "تم بھی جو مرضی ہے بول لو۔۔۔ میں بھی فلم کر کے رہوں گی"۔۔۔ وہ بنا اثر لیے تڑاخ سے بولی۔۔ "تو پھر میری طرف سے یہ شادی کینسل سمجھو""۔۔۔ ناہل کی اٹل لہجے میں کی گئی بات سن کے سب شاک رہ گئے تھے۔۔ "ناہل؟؟ نایاب شاک سے چیخی ۔۔۔ کیا بول رہے ہو کچھ سمجھ بھی آرہا ہے تمہیں؟؟؟؟۔۔۔ نایاب نے اسکا بازو پکڑ کر

زور سے جھنجھوڑا۔۔۔ تو ناہل نے بے بسی سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ اسے کچھ سخت نہیں بول سکتا تھا۔۔۔ آنکھیں زور سے میچ کے اسنے ڈھیر سارا غصہ اندر ہی اتارا۔۔۔ جو شہرین کو پسند بلکل پسند نہیں آیا (وہ نایاب کی بات تحمل سے کیوں مان رہا تھا۔۔) فروا اور بسماء بھی کسی طرح میڈیا کو سنبھال کے اندر آہیں تھیں۔۔۔ اندر کا ماحول تو شدید تناو سے بھرا تھا۔ "ہونہہ صاف بولو تم مجھ سے جان چھڑوانا چاہتے ہو۔۔۔ جب سے یہ تمہاری کزن آئی ہے تمہارے تیور ہی بدل گئے ہیں۔۔۔ میری فلم کو آڑ بنا کے تم دونوں اپنا رستہ صاف کرنا چاہتے ہو"۔۔۔ شہرین اتنی نفرت سے بولی کے سب سانس روکے اسے دیکھے گئے۔۔۔ (بحث کارگر ثابت نہیں ہو رہی تو کیا۔۔ شہرین اپنا کام نکلوانے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھی)۔۔ وہ جو کب سے انکا جھگڑا ختم کرنا چاہتی تھی یک دم شہرین کی جانب پلٹی۔۔۔ پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔ جو زہر اگلنے کے بعد پر سکون سی کھڑی تھی۔۔ (فروا کا دل کیا کے منہ توڑ دے اس میک اپ کی دوکان کا بسماء نے سختی سے اسے کچھ بھی کرنے سے روک رکھا تھا نہیں تو وہ بتاتی اسے)۔ ناہل جسنے بمشکل غصہ کنڑول کیا تھا اس بکواس پر پھر سے بھڑک اٹھا۔۔۔۔ "کیا؟؟؟؟؟۔۔۔ کیا بکواس کی ہے تم نے ابھی""۔۔۔۔ وہ غصے پاگل ہونے کو تھا مٹھیاں زور سے بھینچ رکھی تھیں۔۔۔ سفید رنگ اب سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔۔ "بکواس نہیں کی۔۔۔ سچ بولا ہے۔۔۔ اولڈ فیشن لڑکی تمہیں مجھ

سے ذیادہ پسند ہے جب بھی اسکی جانب دیکھتے ہو تمہارا غصہ یک دم کم ہو جاتا ہے ۔۔۔۔ سب سمجھتی ہوں میں ناہل ۔۔۔ اتنی بے وقوف نہیں "۔۔۔ شہرین بنا اثر لیے نان اسٹاپ بولے گئی ۔۔۔۔ بنا سوچے بنا سمجھے ۔۔۔ "ہاں پسند ہے مجھے یہ اولڈ فیشن لڑکی ۔۔ عزت کرتا ہوں اسکی ۔۔۔۔۔۔ اور صرف میں ہی نہیں باہر کھڑا ہر انسان اسکی غزت کرتا ہے۔۔۔۔ "چچ چچ" ! ! یہ لڑکی اولڈ فیشن رہ کے بھی اتنی غزت کما گئی ۔۔۔ باہر صرف اسنے نام بتایا تھا ۔۔۔ اور سارا میڈیا کیسے اسکی جانب لپکا تھا ۔۔۔۔ "یہ ہوتی ہے عزت" ۔۔۔ "یہ ہوتی ہے عورت"۔۔۔ ناہل نے فخر سے بولتے نایاب کی جانب دیکھا (پورے لباس میں اسکا سراپہ مکمل طور پر چھپا تھا۔۔۔ سر کا ایک بال بھی نظر نہیں آرہا تھا) ۔۔۔ اور پھر ایک حقارت بھری نظر شہرین پر ڈالی ۔۔۔ آدھا لباس جو اسکے جسم کو چھپانے میں ناکام ثابت ہو رہا تھا ۔۔۔ (ڈوپٹہ تو شاید ہی اسنے کبھی گلے میں بھی ڈالا ہو) جسکا منہ اب ایسا تھا کے جیسے کسی نے بیلچہ اٹھا کے اسکے منہ پے مار دیا ہو ذلت کی وجہ سے کانوں سے دوہاں نکل رہا تھا ۔۔۔۔ (مگر وہ اسے بولنے نہیں دے رہا تھا چلا رہا تھا اونچی آواز سے) ۔۔۔۔ "اسنے اولڈ فیشن ہو کے بھی اتنی شہرت کما لی شہرین مگر تم اتنی الٹرا ماڈرن ہو کے بھی زرا سی عزت نہ کما سکی ۔۔۔ اور جو بچی کچی عزت تھی وہ بھی تم نے آج اتار دی اس ڈاہیکٹر کی فلم سا ہن کر کے" ۔۔۔۔ نفرت سے ہنکار بھرتا وہ چپ ہوا

Urdu Novels Ghar

۔۔۔"ہونہہ تم جیسے منافق مردوں کا پتہ ہے کیا مسئلہ ہوتا ہے ! ! ۔۔۔شہرین نے غصے سے بولتی ایک قدم آگے آئی۔۔۔۔"لبرل عورت گرل فرنڈ کے روپ میں چاہیے ہوتی ہے اور شادی کے لیے اس جیسی (نفرت سے نایاب کو دیکھا) بہن جی لڑکی چاہئے ہوتی ہے۔۔۔۔۔یو نو واٹ تم اسی کو ڈیزور کرتے ہو۔۔۔(نفرت سے اسکے سینے پر انگلی رکھی اور فخر سے گردن اکڑائی)۔۔زرا دیکھوا سے میری خوبصورتی کے آگے یہ کچھ بھی نہیں اور تم سے میرے مقابلے پر لا رہے۔۔۔افسوس ہے تم پے""۔۔۔افسوس سے گردن ہلاتی پیچھے ہوئی۔۔ناہل نے تنظریہ نظروں سے شہرین کو دیکھا۔۔۔"مجھے تو تمہاری سوچ پے افسوس ہو رہا ہے شہرین"۔۔ناہل نے نفرت سے سر جھٹکا۔۔۔۔۔"مگر میں بھی کس سے بحث کر رہا ہوں۔۔۔۔تم جیسی عورت کو کیا پتہ کے اصل خوبصورتی چہرے کی نہیں کردار کی ہوتی ہے۔۔۔۔اور اگر تم اپنے کردار کا موزانہ کرو گی نا شہرین۔۔۔تم تہمیں خود سے نفرت ہو جائے گی"۔۔۔۔۔نفرت سے چبا چبا کے کہتا وہ شہرین کو مزید مشتعل کر گیا۔۔۔۔۔"تم"۔۔۔۔شہرین نے غصے سے کچھ کہنا چاہا مگر نایاب جو کب سے سن رہی تھی یک دم چلائی تھی۔۔۔۔"چپ ہو جاو اللہ کے لیے چپ ہو جاو تم دونوں ! ! ۔۔۔۔۔۔۔اسنے کب سوچا تھا کے اسکی ذات کو یوں موضوع بنایا جائے گا۔(اتنی تذلیل)"پلیز میری وجہ سے مت لڑو۔۔چپ ہو جاو""۔۔۔کیا نہ تھا اسکی آواز میں

۔۔۔بے بسی، منت، التجا۔۔۔بس اس سے آگے ناہل نہیں بول سکتا تھا۔۔۔۔۔وہ بے بسی سے سر ہلاتا بڑے بڑے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔ "ناہید آنٹی آپ لے جاہیں ابھی شہرین کو۔۔۔ابھی یہ دونوں غصے میں ہیں۔۔۔کل آرام سے بات کریں گے "۔۔۔وہ ڈھیروں آنسوں ضبط کرتی بمشکل بول پائی۔۔۔اور تیزی سے وہاں سے نکلی۔۔۔۔فروا اور بسماء بھی اسکے پیچھے لپکیں۔۔۔وہ کمرے میں آئی۔۔۔تھکے انداز میں بیڈ پر بیٹھی۔۔۔بہت سارے آنسوں اندر اتارے۔۔۔اسے کچھ کرنا تھا۔۔۔اور جو بھی کرنا تھا ابھی کرنا تھا۔۔۔۔شہرین اس پر شک کر رہی تھی۔۔۔۔نہیں وہ ناہل کی شادی نہیں خراب کرے گی۔۔۔۔وہ جھٹ سے اٹھی۔۔۔سوٹ کیس کھول کی بیڈ پر رکھا۔۔۔اتنے میں فروا اور بسماء بھی وہاں آگیئں۔۔۔سامنے کا منظر دیکھ کے دونوں کے دل دھک سے رہ گیئے تھے۔۔۔۔وہ ان دونوں سے بے نیاز اپنے کپڑے نکالتی سوٹ کیس میں پھینک رہی تھی۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔**********************.....................وہ مضطرب سا اپنے کمرے میں داہیں سے باہیں ٹہل رہا تھا۔۔۔کالا کوٹ صوفے پر پڑا تھا۔۔۔ٹائی کی ناٹ اب ڈھیلی تھی۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کے شہرہن اس سے پوچھے بغیر اتنا بڑا قدم اٹھائے گی۔۔۔اب وہ اتنا بھی ماڈرن نہیں تھا کے لبرلازم کے نام پر اپنی ہونے والی

بیوی کو اشتہار بنا دیتا۔۔۔اگر آج نایاب بیچ میں نہ آتی تو شاید وہ یہ رشتہ ہی توڑ دیتا۔۔۔ "نایاب"۔۔۔وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔۔۔"افف کتنی انسلٹ کر دی اس بے چاری کی شہرین نے"۔۔۔وہ یک دم رک کے سوچنے لگا۔۔۔"عجیب کوئی واہیات لڑکی ہے یہ شہرین کچھ بھی بول جاتی ہے بنا سوچے سمجھے"۔۔۔اسنے بالوں میں انگلیاں پھیر کے خود کو نارمل کیا۔۔۔"مجھے اسے سوری بولنا چاہیے شہرین کی طرف سے"۔۔۔خود سے کہتا وہ اسکے کمرے کی جانب بڑھا۔۔۔۔باہر خاموشی تھی شاید شہرین جا چکی تھی۔۔۔اسکے کمرے کے باہر پہنچ کے گہری سانس لی اور دروازہ ناک کیا۔۔۔جو تھوڑی دیر میں بسماء نے کھولا۔۔۔ناہل کو دیکھ کے اسکے تنے تاثرات ڈھیلے پڑے۔۔"تھینگ گاڈ ناہل تم آئے۔۔۔ورنہ یہ ضدی لڑکی ہماری تو سن ہی نہیں رہی تھی"۔۔۔بسماء اسے بازو سے پکڑ کر اندر لائی تو کمرے کا منظر اس پر واضح ہوا۔۔۔بیڈ پر بڑا سا سوٹ کیس کھلا پڑا تھا۔۔۔جسمیں وہ کپڑے رکھ رہی تھی۔۔۔فروا صوفے پر سر پکڑے بیٹھی تھی ناہل کو دیکھ کے وہ بھی تھوڑا پر سکون ہوئی اور بھاگ کے اس تک آئی۔۔۔"ناہل پلیز تم ہی سمجاو اسے۔۔۔تنگ کے کہتی وہ بسماء کا ہاتھ پکڑے کمرے سے باہر چلی گئ۔۔۔اب صرف وہ دونوں بچے تھے۔۔۔ناہل سینے پر دونوں بازو باندھے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے ناہل کے آنے کا کوئی نوٹس ہی نہ لیا۔۔۔وہ جو سوری بولنے آیا تھا اسکا پارہ فوراً ہائی ہوا۔ "کیا ہو

رہا ہے یہ ؟؟"۔۔۔وہ ویسے ہی تیکھی نظروں سے اسے گھورتے بولا۔۔۔"نظر نہیں آرہا پیکنگ کر رہی ہوں"۔۔۔واہ کیا لہجہ تھا لٹھ مار۔۔۔وہ تو جل ہی گیا۔۔۔فوراً اسکی جانب بڑھا۔۔۔بازو سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا۔۔۔"تم کہیں نہیں جا رہی سمجھی تم" ۔۔۔"تم مجھے آڈرز نہیں دے سکتے میرا جو دل آئے گا وہ کروں گی۔۔۔بازو چھوڑو میرا ""۔۔۔وہ پہلے ہی جھنجھلائی ہوئی تھی اب یہ بھی آگیا اسکا سر کھانے۔۔۔سخت غصے سے اپنا بازو چھڑوانے لگی۔۔۔گرفت مزید مصبوط ہوئی ناہل نے محظوظ مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔"دوں گا آڈرز کیا کر لوگی؟؟"۔۔۔وہ دھونس جماتا بولا تو نایاب نے ڈھیراں غصہ اپنی سبز آنکھوں میں بھر کے اسے گھورا۔۔۔اسنے منہ بنایا۔۔۔"نایاب تم جانتی ہو میں تمہیں ایسے نہیں جانے دوں گا اس لیے ضد چھوڑ دو"۔۔۔وہ اب تحمل سے بولا اور اسکا بازو چھوڑا۔۔۔"مگر میں ! ! "۔۔۔وہ مزید جھنجلائی۔۔۔"اگر مگر کچھ نہیں تم نہیں جاوگی مطلب نہیں جاوگی۔۔۔اٹل لہجے میں بولتا صوفے پر جا بیٹھا۔۔۔نایاب نے چند گہری سانسیں لیں۔۔۔(وہ بات کیے بغیر نہیں مانے گا)اور تھکے انداز میں بیڈ کی پاہیتنی پر آ بیٹھی ۔۔۔"ناہل تم سمجھ کیوں نہیں رہے شہرین کو لگتا ہے ہمارے بیچ کوئی افیئر چل رہا ہے" ۔۔۔۔۔۔وہ بے بسی سے بولتی انگلیاں دبا رہی تھی۔۔۔ناہل نے گہری نظر اس پر ڈالی۔۔۔وہ پریشان تھی۔۔۔"بول لیا جو بولنا تھا۔۔۔یا اور بھی کچھ باقی ہے"۔۔۔وہ

پر سکون سا آگے ہو کے بیٹھا دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا ہیں ۔ ۔ ۔ نایاب نے اکتاہٹ سے اسے دیکھا ۔ ۔ ۔ ۔ "شہرین کو کچھ نہیں لگتا نایاب ۔ ۔ ۔ وہ اچھی طرح جانتی ہے ایسا ویسا کچھ نہیں ہے" ۔ ۔ ۔ نایاب نے کچھ بولنے کے لیے لب واہ کیے مگر اسنے ہاتھ اٹھا کے اسے روکا ۔ ۔ ۔ نایاب نے جل کے منہ بنایا ۔ ۔ ۔ "اونہہ میری بات مکمل نہیں ہوئی" والی نظر اس پر ڈالتا وہ دوبارہ بولا ۔ ۔ ۔ "شہرین صرف بہانہ ڈھونڈ رہی ہے اپنی بے تکی ضد پوری کرنے لیے ۔ ۔ ۔ کسی بھی طرح بس وہ فلم کرنا چاہتی ہے ۔ ۔ ۔ بس اسی لیے وہ مجھے دوسرے مسئلوں میں الجھا رہی ہے *۔ ۔ ۔ (گہری سانس لی اور واپس ٹیک لگا کے بیٹھا ۔) مگر میں اسے فلم کبھی نہیں کرنے دوں گا" ۔ ۔ ۔ ۔ قطعیت سے بات مکمل کی ۔ ۔ ۔ ۔ "مگر اسطرح تو تمہاری تیار شادی کینسل ہو سکتی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ تم لوگوں کا رشتہ خراب ہو سکتا ہے" ۔ ۔ ۔ ۔ نایاب کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے سمجھائے کیسے ۔ ۔ ۔ وہ تنگ ہی تو آ گئی تھی ۔ ۔ ۔ "تو میں کیا کروں ۔ ۔ ۔ اسے خود احساس نہیں ہے" ۔ ۔ ۔ وہ لاپرواہی سے بولتا اسے مزید مشتعل کر رہا تھا مگر ابھی صبر لازمی تھا "ٹھیک ہے اگر according toyou (دونوں ہاتھ اٹھا کے اسے داد دی) اگر وہ یہ سب اگر فلم کرنے کے لیے کر رہی ہے تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تو تم اسے فلم کرنے دو" ۔ ۔ ۔ پھر وہ بھی لاپرواہی سے کندھے اچکاتی بولی تو وہ کرنٹ کھا کے اٹھا ۔ ۔ ماتھے پر سلوٹیں در آ ہیں ۔ ۔ ۔ "واٹ ڈومین ؟؟ میں اسے کیسے

فلم کرنے دے سکتا ہوں ۔۔۔اتنا بھی بے عیرت نہیں ہوں میں کے اپنی ہونے والی بیوی کو اشہتار بنا دوں"۔۔وہ بے یقنی سے اسے دیکھتا دبا دبا چلایا۔۔۔اگر کسی اور نے یہ بات کی ہوتی تو وہ اسے الٹا لٹکا دیتا۔۔۔۔مگر نایاب۔۔۔افففف ! ! "مگر ہو سکتا ہے وہ کوئی اچھی فلم ہو۔۔۔اسمیں فحاشی نہ ہو"۔۔وہ بنا اثر لیے اسے کنوینس کر رہی تھی۔۔۔"رانا شفقت کہ فلمیں وہ بھی فحاشی کے بغیر ! "۔۔۔وہ تلخی سے مسکرایا۔۔۔"کون سی دنیا میں رہتی ہو تم نایاب۔۔۔۔کبھی دیکھی ہیں اس واہیات انسان کی فلمیں؟؟"۔۔۔وہ نفرت سے بولا تو نایاب مسکرائی۔۔(۔طنزیہ مسکراہٹ)۔۔۔"تم نے دیکھی ہیں اسکی فلمیں؟؟۔۔۔وہ سوالیہ آبرو اٹھا کے اسے دیکھا۔۔۔"دیکھی ہیں اسی لیے کہہ رہا ہوں"۔۔۔گہرائی میں جائے بغیر لاپراوہی سے جھلا کے بولا۔۔۔"پھر تو شہرین ٹھیک ہی کہہ کے گئی ہے تمہیں منافق"۔۔۔وہ اتنی تلخی سے بولی کے نا ہل کی ریڑ کی ہڈی سنسنا اٹھی۔۔۔۔"کیا مطلب ہے تمہارا؟"۔۔۔شاک کے عالم میں بولا۔۔مگر وہ بغیر اسکے ری ایکشن کی پرواہ کیے بول رہی تھی۔۔۔"کتنی عجیب بات ہے نا ناہل ہم دوسروں کے گھر کی عورتوں کو فحاشی کرتے بڑے مزے سے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔دوستوں کے ساتھ انجوئے بھی کر لیتے ہیں مگر وہی بات جب ہمارے اپنے گھر کی عورت کرنے کا بول دے تو خون کھول جاتا ہے۔۔۔یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے"۔۔۔۔(وہ گنگ رہ تھا۔۔۔یہ

کیسا انکشاف کب ہو رہا تھا؟؟)۔۔۔۔"اپنی جگہ کھڑے رہ کے ہم دوسروں کو غلط نہیں کہہ سکتے ناہل۔۔۔مانا کے شہرین غلط کر رہی ہے مگر اسے وہی درست لگ رہا ہے۔۔۔وہ جس سوسائٹی میں رہتی ہے وہاں فلم تو باعزت لوگوں کو ہی آفر کی جاتی ہے۔۔۔ہونہہ اپر سوسائٹی کے رواج ان ہی کی طرح فرسودہ اور کھوکھلے ہیں"۔۔۔۔۔۔مگر تم ناہل تم اب اتنا کیوں برا منا رہے ہو۔۔۔اب تو یہی اب کرے گی"۔۔۔"میں نے؟؟ناہل نے بے یقینی اپنی جانب انگلی موڑتا وہ بیچ میں ہی بول پڑا میں نے کیا کیا؟؟؟"نایاب نے گہری سانس لی۔۔۔تنے اعصاب ڈھیلے کیے ناہل کو بھی سمجھانے کی ضرورت تھی۔۔"جب شہرین نے تمہیں پروپوز کیا تھا تو اسکی کیا عمر تھی ناہل؟؟"ایک دم سے الگ سوال۔۔۔وہ چونک کے سیدھا ہوا۔۔"اب عمر کہاں سے آگئی بیچ میں۔۔۔؟؟"ناہل نے الجھن سے دیکھا وہ اب پرسکون تھی۔۔۔"جتنا پوچھا اتنا جواب دو ناہل"۔۔۔واہ کیا شانے بے نیازی تھی ناہل تو جل ہی گیا تھا (اسنے ایک حفا نظر خود کو گھورتی نایاب پر ڈالی)۔۔۔"شاید ستھرا سال"۔۔۔ہونہہ کرتا دوبارہ پیچھے ہو کے بیٹھا۔۔"مطلب تب وہ صرف ایک ٹین ایجر تھی"۔۔۔نایاب نے کچھ سمجھ کے سر ہلایا۔۔۔۔۔"پہلے تو تمہیں اسکا پروپوزل اس وقت ایکسپیکٹ ہی نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔مگر جب کر ہی لیا تھا تب ہی اسے بتا دینا تھا۔۔۔کے تمہیں کیسی لڑکی چاہیے۔۔""ہاں

جیسے وہ تومان لیتی میری"۔۔۔وہ بیچ میں ہی کلس کر بولا۔۔"تب وہ چھوٹی تھی ناہل گیلی مٹی کی طرح تم جیسے چاہے اسے "تب" موڑ سکتے تھے اپنے سانچے میں ڈھال سکتے تھے۔۔۔۔تب وہ نا سمجھ تھی ناہل۔۔۔تم سمجھاتے تو سمجھ جاتی۔۔مگر تم نے کیا کیا؟؟" ۔۔۔نایاب نے افسوس سے اسے دیکھا۔۔۔اور سر جھٹک کے دوبارہ بولی۔۔"تم نے اسے وہی سب کرنے دیا جو وہ پہلے کرتی تھی۔۔پارٹیز، کلبنگ، لڑکوں سے دوستی، اتر نگے فیشن کبھی تم نے اسکی اصلاح کی۔۔۔"نہیں"(نایاب نے نفی میں گردن ہلائی) تم نے کبھی کچھ نہیں کہا ہوگا۔۔۔اور اب جب وہ اس سب کی عادی ہو چکی ہے تم ایک دم سے اتنے سخت بن گئے"۔۔۔اب وہ گیلی مٹی نہیں رہی شیشہ بن چکی ہے۔۔۔اب وہ تمہاری بات نہیں سنے گی"۔۔۔آخر میں لہجہ دھیما ہوا۔۔۔وہ بت بنا اسے سن رہا تھا۔۔۔نایاب کے چپ ہونے پر اسکے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔"چلو میں نے اسے پہلے نہیں روکا تو اب میں اسے مزید بھی غلط کرنے دوں۔۔۔اب بھی اسے غلط کرنے سے نہ روکوں"۔۔۔آنکھوں میں اضطراب لیے وہ بے چینی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔"تم اسے غلط کرنے سے منع بھی تو غلط طریقے سے کر رہے ہو"۔۔۔نایاب نے جتاتے ہوئے کہا تو اسنے جھنجھلا کے نایاب کو دیکھا۔۔۔۔"تو پھر کیسے روکوں۔۔۔تم ہی کوئی طریقہ بتا دو" ۔۔۔وہ ہار مانتے ہوئے اکتا کے بولا۔۔۔"ناہل تمہیں یہ تو پتہ ہی ہوگا کے شیشے کو کاٹنے

کے لیے کس چیز کا استعمال کیا جاتا ہے" ۔۔۔ لو جی پھر سے الٹا سوال ناہل کا دماغ گھوم گیا تھا مگر کیا فاہدہ ۔۔۔ نایاب نے کب سننی تھی اسلیے مصنوعی مسکراہٹ سے اسنے ڈھیروں غصہ صبط کیا تھا۔۔ "ہیرا۔۔۔ ہیرے کا استعمال کیا جاتا ہے" ۔۔۔ اسکے جواب پر نایاب کی آنکھیں چمکیں تھیں ۔۔۔ "مگر میں تو شیشہ پتھر سے بھی کاٹ سکتی ہوں" ۔۔۔ وہ اترا کے بولی ناہل کو سخت غصہ آیا ۔۔۔ بھلا پتھر سے کون شیشہ توڑ سکتا ہے ۔۔۔ "تمہارا دماغ چل گیا ہے نایاب ۔۔۔ پتھر سے شیشہ کیسے کاٹ سکتی ہو تم ۔۔۔ پتھر سے تو ٹوٹ جائے گا" ۔۔۔ وہ سخت خفا سا لگتا تھا ۔۔۔ "ایگزیلیٹی واٹ آئے مین ناہل ! " ۔۔۔۔ اب وہ دلچسپی سے مسکرائی آنکھوں کی چمک یک دم بڑھی ۔۔۔ ناہل نے چونک کے اسے دیکھا ۔۔۔ "شیشے کو کاٹنے کے لیے ہیرے کا استعمال کیا جاتا ہے ۔۔۔۔ سب سے مہنگا پتھر ایک معمولی سی چیز کو سنوارنے اور تراشنے کے لیے استعمال ہوتا ہے ۔ تو تم نے یہ کیسے سوچ لیا کے ایک انسان کو تم اپنے پتھر جیسے رویے سے ٹھیک کر لو گئے ۔۔۔۔ ایک انسان کا دل شیشے سے بھی نازک ہوتا ہے اسمیں سے برے حصے کاٹنے کے لیے تمہیں اپنا رویہ ہیرے سے بھی زیادہ قیمتی کرنا پڑے گا۔۔۔ اپنا اخلاق ہیرے سے قیمتی کرو ۔۔۔ اپنی زبان میں مٹھاس بھرو ۔۔۔۔ تب ہی تم شہرین کو واپس ٹھیک کر سکتے ہو ۔۔۔ اس پر چیخو گے چلاو گے تو تمہیں کچھ حاصل نہیں ہو گا ۔۔۔ بس وہ

ٹوٹ جائے گی۔۔۔اور شیشہ ٹوٹ جائے نا تو دوسروں کے ہاتھ بھی زخمی کر دیتا ہے" ۔۔۔محصوص نرم لہجے سے بولتی کافی سارا بولنے کے بعد وہ چپ ہوئی۔۔۔ ناہل کو لگا جیسے وہ کبھی ہل نہیں پائے گا۔۔۔چند منٹ میں اس لڑکی نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔۔۔۔وہ تھوڑی دیر اسے دیکھتی رہی پھر اٹھ کے دوبارہ پیکنگ شروع کی تو وہ ہڑبڑا کے اٹھا ۔۔۔اٹھ کر اسکے قریب آیا "ٹھیک ہے میں غلط ہوں۔۔۔مجھے ویسے بی ہیو نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔میں شہرین کو ٹھیک کر لوں گا۔۔۔ مگر تم تو مت جاو"۔۔۔وہ التجایہ لہجہ اپنائے نرمی سے بولا مگر وہ ویسے ہی اپنا کام کرتی رہی۔۔۔جیسے کچھ سنا ہی نہ ہو۔۔۔

"نایاب پلیز یار ! ! "۔۔۔(کیا بے بسی تھی) وہ رو دینے کو ہوا تو وہ غصے سے کپڑے بریف کیس میں کپڑے پٹخ کر جارحانا انداز پیچھے مڑی۔۔۔"تم سے کس نے کہا ہے کہیں جا رہی ہوں""۔۔۔اسکی بات سن کے وہ جو پریشان سا کھڑا تھا یک دم چونکا۔۔۔ماتھے پر بل ڈالے۔۔"تو پھر یہ پیکنگ کس خوشی میں کر رہی ہو۔۔۔(تنگ کے پوچھا)""شادی کا گھر ہے سارے کزنز آہیں گے۔۔۔اس روم میں اور بھی لڑکیاں رکیں گی۔۔۔اسلیے میں اپنا سامان پیک کر کے الگ رکھ رہی ہوں۔۔۔تاکے پرابلم نہ ہو"۔۔۔غصے سے جواب دیا ۔۔سر جھٹکا اور دوبارہ پیکنگ کرنے لگی۔۔۔۔"تو تم نہیں جا رہی"" ! ۔۔۔وہ یک دم خوشی سے چیخا۔۔۔۔"ناہل میرا سر مت کھاو مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں"۔۔۔جھنجھلا

کے کہتی اسنے بریف کیا بند کر کے بیڈ کے نیچے ڈال دیا۔۔۔اور گہری سانس لیتی وہ باہر کی جانب بڑھی۔۔۔یک دم دروازہ کھولا تو۔۔۔فروا اور بسما اوندھے منہ نیچے گریں۔۔۔وہ اچھل کے ایک قدم پیچھے ہوئی۔۔۔ناہل نے آگے آ کر جب دیکھا وہ بے اختیار زور ہنسنے لگا ۔۔۔وہ کھسیانی ہنسی ہنستی مصنوعی غصہ چہرے پے سجاتی وہ دونوں کھڑی ہوہیں ۔۔۔نایاب انہیں کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔"یہ دروازہ اتنی بری طرح کیوں کھولا تم نے نایاب..دروازہ کھولنے کے اداب نہیں آتے تمہیں۔۔۔فروا الٹا چور کو توال کو ڈانٹے کے مصادق اسی پر چڑھ دوڑی۔۔۔بسماء تو خیر کچھ کہنے کے قابل ہی نہ تھی ۔۔۔"یو نو واٹ تم تینوں پاگل ہوں"۔۔۔غصے سے کہتی دروازہ ٹھاہ سے بند کرتی وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔دروازہ اتنے زور سے بند ہوا کے تینوں نے بے اختیار کانوں پر ہاتھ رکھے۔۔۔"استغفراللہ ! ! "۔۔۔ناہل نے کانوں کو ہاتھ لگایا تو وہ دونوں اسے گھورتی آستینیں پیچھے کرتیں اس تک آہیں۔۔۔"بہت ہنسی آرہی تھی"۔۔۔فروا نے گردن زور سے ہلا کے اسے دیکھا۔۔۔جسنے ان دونوں کے تیور دیکھ کے پہلے ہی دوڑ لگائی تھی۔۔۔وہ اسکے پیچھے بھاگیں۔۔۔"اللہ آج ساری چڑیلیں میرے پیچھے ہی پڑ گئی ہیں ۔۔۔لگتا ہے نظر لگ مجھے پارٹی میں"۔۔۔اپنے کمرے کا دراوزہ بند کر کے وہ آئینے کے سامنے کھڑا مسلسل خود کو مختلف زاویوں دیکھتا بول رہا تھا۔۔۔۔"ہینڈسم بھی تو بہت ہوں

میں"۔۔۔۔(خوش فہمی بھی کوئی نہ پالے۔۔۔)۔۔باہر سے فروااور بسماء غصے سے دروازہ پیٹیں کچھ چلا بھی رہی تھیں۔۔۔۔"مگر اسے کیا؟؟؟اسنے آیت الکرسی پڑھ لی تھی۔۔۔اب چڑیلیں اس تک نہیں آ سکتی تھیں۔۔۔۔بڑابڑاتا وہ سونے لیٹ چکا تھا۔۔۔۔چڑیلوں کا خون کھول رہا تھا۔۔(استغفراللہ۔۔۔)"

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ لاپرواہی سے صوفے پے لیٹی موبائل پر سکرولنگ کررہی تھی.۔۔۔ایک ٹانگ نیچے لٹکا رکھی تھی جو مسلسل ہلا رہی تھی۔۔۔۔ناہید بیگم غصے میں کھولتی داہیں سے باہیں جانب لانگ مارچ کررہی تھیں۔۔۔ساتھ میں انکا لیکچر بھی جاری تھا۔۔۔(جو شہرین بلکل نہیں سن رہی تھی)"تم سے کچھ کہہ رہی ہوں تم سے سن رہی ہو؟؟"۔۔۔۔کچھ پل کے لیے وہ رکیں اور غصے سے چلاہیں۔۔۔شہرین پے کچھ اثر نہ ہوہاوہ ویسے ہی لیٹی رہی۔۔ناہید کا توبی پی ہی شوٹ کرگیا۔۔۔جارحانہ انداز میں شہرین تک آہیں۔۔۔اوراسکے ہاتھ سے موبائل اچک لیا۔۔۔وہ اس افتاد پر گڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔۔۔اور بدمزگی سے اپنی جلال میں آئی ماں کو دیکھا۔۔"میں کب سے تم سے بات کررہی ہوں دیواروں سے نہیں اور تم ہو کے اس موبائل پے لگی ہو"۔۔۔انھوں نے غصے سے اسکا مہنگا موبائل صوفے پر اچھالا۔۔۔"توکس نے کہا مجھ سے بات کرنے کے لیے مجھے

نہیں سننا آپکا فصول لیکچر"۔۔۔وہ ہاتھ جھلا کے کہتی دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔"واٹ تمہیں میری باتیں فصول لگ رہی ہیں"۔۔۔ناہید نے پٹی آوز میں صدمے سے اس سے پوچھا۔۔۔شہرین نے بدمزہ ہوکر آنکھیں میچیں۔۔۔غصے سے پاس پڑا کشن دور پھینکا۔۔۔"ہاں لگتی ہیں فصول۔۔۔میں آپکو پہلے ہی بتا رہی ہوں ممی کے اس معاملے میں میں کسی کی نہیں سنوں گی۔۔۔میں نے فلم کرنی ہے تو کرنی ہے ڈیٹس اٹ"۔۔۔غصے سے بولتی وہ اٹھ کھڑی ہوئی تو اسکی عقل پے ماتم کرتی ناہید نے اسے بازو سے پکڑ کر دوبارہ پاس بیٹھا دیا۔۔۔خود بھی اسکے سامنے سنگل صوفہ پے بیٹھیں۔۔۔"جب عقل بٹ رہی تھی شہرین تب تم کہاں تھی۔۔۔میں نے کب تم سے کہا کے فلم مت کرو۔۔۔میں تو بس اتنا کہہ رہی ہوں کے ناہل کی بات مان لو"۔۔۔۔ناہید بیگم اب تحمل سے بولیں مگر شہرین کو تو آگ ہی لگا گئیں "ممی مجھے لگتا ہے عقل سے آپکا بھی دوردور تک کوئی تعلق نہیں۔۔۔ایک طرف کہہ رہی ہیں فلم کرو۔۔اوردوسری طرف کہہ رہی ہیں کے ناہل کے بات مان لو"۔۔۔وہ کلس کر بولی۔۔۔تو ناہید نے بے بسی سے آسمان کو دیکھا ۔۔۔کب عقل آئے گی انکی بیٹی کو۔۔۔"شہرین میں تمہیں کیسے سمجھاوں"۔۔۔وہ سخت جھنجھنلا گئیں۔۔اور سر پکڑ کے اسے دیکھا۔۔"افف ممی آپ سیدھی طرح بول رہی ہیں کے میں جاوٗ روم میں"۔۔۔وہ تنگ ہی آگئی تھی۔۔۔۔اب مزید برداشت نہیں کر سکتی

تھی۔۔۔ "میری بات دھیان سے سنو بے وقوف لڑکی"۔۔۔ ناہید نے اسکے موڈ کی پرواہ نہ کرتے ہوئیے رازداری سے اسے کہا۔۔۔ اور اپنا رح سخن شہرین کے قریب کیا۔۔۔ شہرین نے سوالیہ آبرو اٹھا کے انہیں دیکھا۔۔۔ "تم ناہل سے کل، آج کے رویے کی معافی مانگوگی اور اسے یقین دلاوگی کے تم فلم نہیں کررہی"۔۔۔ "خدہ ہے پھر وہی ضد"۔۔۔ شہرین بیچ میں ہی جھنجھلا کے بول اٹھی تو ناہید نے ایک رکھ کے چپیڑا اسکے سر پر ماری۔۔۔ شہرین نے صدمے سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔ "میری بات مکلمل ہونے کے بعد بولنا"۔۔۔ ناہید بیگم نے سختی سے انگلی اٹھا کے اسے وارن کیا۔۔۔ وہ منہ بنا کے سیدھی ہو کے بیٹھی۔۔۔ "فل حال تم ناہل سے یہی کھوگی کے تم یہ فلم نہیں کررہی۔۔۔۔ ایک بار خیر سے شادی ہو جانے دو پھر تم جو مرضی آئے کرنا تب وہ کچھ نہیں کر پائے گا"۔۔۔۔ وہ شاطرانہ انداز میں بولتیں پیچھے ہو کے بیٹھیں۔۔۔۔ "کمال ہے ممی۔۔۔ وہ شادی سے پہلے مجھے فلم نہیں کرنے دے رہا تو شادی کے بعد تو وہ مجھے قید کر کے بھی رکھ سکتا ہے۔۔۔ تب وہ مجھے فلم کیوں کرنے دے گا"۔۔۔ شہرین غصے اور افسوس سے اپنی ماں کو دیکھ کر بولی جنکی منطق اسکی سمجھ سے باہر تھی۔۔۔۔۔ "کرنے دے گا لازمی کرنے دے گا"۔۔۔ ناہید مکاری سے مسکرائیں۔۔۔ شہرین نے الجھ کے انہیں دیکھا۔۔۔ "کیسے کرنے دے گا؟؟؟" "ہم حق مہر کی رقم پورے پچیس کروڑ رکھوائیں گے

۔۔۔۔شادی کے بعد وہ اتنی جلدی اتنی بڑی رقم تو مہیا نہیں کر پائے گا۔۔۔پھر تم جو دل میں آئے کرنا"۔۔۔۔ناہید نے چٹکی بجاتے مسئلہ حل کیا۔۔۔"اور ناہل تو چھوٹا بچہ ہے مان جائے گا"۔۔۔شہرین نے انہیں افسوس بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے عقل پر ماتم کر رہی ہو۔۔۔پھر اکتا کے سر جھٹکا۔۔"رہنے دیں ممی وہ ایک پل میں سمجھ جائے گا۔۔اسلیے بہتر یہی ہے کے میں خود ہی یہ رشتہ توڑ دوں"۔۔۔شہرین نے ہاتھ اٹھا کے قطعیت سے بات ختم کی۔۔ناہید بیگم نے بھڑک کے اسے دیکھا"چپ کرو تم رشتہ ختم کرو گی"۔۔۔چڑ کے اسکی نقل اتاری۔۔۔"ناہل جیسا ویل ایجوکیٹیڈ، ہینڈسم اور اکلوتا امیر لڑکا کدھر ملے گا تمہیں۔۔۔ارے ایسے لڑکوں کے تو خواب دیکھتی ہیں لڑکیاں"۔۔۔۔ناہید نے تحمل سے اسے سمجھایا۔۔۔"مگر وہ ہینڈسم امیر لڑکا مجھے کبھی فلم نہیں کرنے دے گا"۔۔۔۔اسکی تان وہیں آ کے ٹوٹی تھی۔۔۔"تم فل حال یہی کرو جو میں کہہ رہی ہو۔۔۔شادی تک صبر کرو۔۔۔""مگر حق مہر والی بات وہ کبھی نہیں مانے گا ممی"۔۔۔وہ اکتا کے چلائی۔۔۔آخر کوئی حل ہی نہیں مل رہا تھا۔۔۔"ہم اس سے کہہ دیں گے کے ہمارا رواج ہے۔۔۔ویسے بھی تب وہ مہمانوں سے سامنے اپنی اونچی ناک کی خاطر انکار نہیں کر پائے گا"۔۔۔ناہید سمجھداری سے بولیں تو وہ بھی چونکی۔۔۔"یہ حل بہتر تھا"۔۔۔گہری سانس لی "ٹھیک ہے آپ کہہ رہی ہیں تو میں یہ رسک بھی لے لیتی ہوں مگر

کوئی بھی گڑبڑ ہوئی تو آپ ذمہ دار ہوں گی"۔۔۔۔انگلی اٹھا کے اپنی ماں کو وارن کیا اور اپنا کلچ اور موبائل اٹھاتی اپنے کمرے میں چل دی۔۔۔۔ ناہید نے کچھ سمجھ کے سر ہلایا اور پاس پڑے لینڈلائن فون پے جلدی سے نمبر ملایا۔۔۔۔انھیں رانا شفقت سے بات کرنی تھے وہ بھی ابھی۔۔

وہ صبح کافی حبث زدہ سی تھی۔۔۔ بادلوں نے سورج کو ڈھک رکھا تھا۔۔آج کا دن کافی گرم ثابت ہونا تھا۔۔۔ایسے میں اگر سمار صاب کے بنگلے میں جھانک کے دیکھو تو وہ زینوں سے اترتی دیکھائی دیتی تھی۔۔۔۔ڈوپٹہ جو نماز کے لیے سر پر لپیٹ رکھا تھا اب ڈھیلا ہو کے گردن کے گرد لپٹا تھا۔۔۔۔ بال اوپر کر کے کیچر میں باندھ رکھے تھے۔۔ہلکے گلابی رنگ کے قمیص شوار میں وہ فریش سی کچن کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جہاں سے آتی کھٹ کھٹ کی آواز سے اندازا ہو رہا تھا کے پیارے میاں جاگ چکے ہیں۔۔۔

"اسلام علیکم پیارے میاں صبح بخیر"۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی انکے پیچھے آر کی۔۔۔۔

"و علیکم اسلام صبح بخیر"۔۔پیارے میاں جو چائے کے لیے پانی چڑھا چکے تھے اسکی آواز سن کر پلٹے۔۔۔"اٹھ گئی تم"۔۔۔۔ مسکرا کے اس سے پوچھا۔۔۔

"آف کورس میں زیادہ دیر نہیں سو سکتی"۔۔۔۔وہ فریج سے دادو کے لیے بریڈ نکالتے ہوئے مصروف سی بولی۔۔۔

"مجھے لگا رات کو دیر سے سوئی تھی تو نہیں اٹھو گی بڑی بی بی کو ناشتہ میں بنا دیتا ہوں۔۔۔"

"ارے نہیں دادو صرف میرے ہاتھ کا ناشتہ پسند فرماتی ہیں"۔۔۔۔اترا کے بولی۔۔۔پھر چونک کے سیدھی ہوئی۔۔۔۔اور آپ کو کیسے پتہ میں دیر سے سوئی تھی۔۔آپ تو کل جلدی چلے گئے تھے سونے"۔۔۔وہ آنکھوں میں حیرت لیے تشویش سے پوچھ رہی تھی۔۔۔پیارے میاں مبہم سا مسکرائے۔۔۔

"برسوں سے یہاں کام کر رہا ہوں بیٹا۔۔۔۔کوئی ایسا دن نہیں گزرا جب رات کو ایک آدھ بار کچن میں چکر نہ لگاؤں۔۔۔عادت سے مجبور جب کل آیا تو میں نے دیکھا تھا تمہیں کھانا لے کے جاتے ہوئے بہو بیگم کے کمرے میں"۔۔۔۔پیارے میاں نے بات مکمل کر کے اسے دیکھا وہ بریڈ ٹوسٹر میں ڈال کے اب دادو کی اسپیشل کشمیری چائے کے لیے پانی چڑھا رہی تھی۔۔۔انکی بات سن کے وہ مسکرائی۔۔۔

"ایکچلی شہرین اور ناہل کے جھگڑے کی وجہ سے کسی نے کھانا نہیں کھایا تھا ہمارا تو خیر جوان خون ہے مگر پھپھو اور پھپھا کو دوائیاں لینی ہوتی ہیں۔۔۔اسلیے انکا بھوکے پیٹ سو جانا بہتر نہیں تھا۔۔۔سو میں نے انہیں کھانا ڈال کے دے دیا۔۔۔کوئی انوکھا کام تو نہیں کیا"۔۔۔اسنے شرارت سے بول کے شانے سادگی سے شانے اچکائے۔۔۔اور ٹوسٹر سے بریڈ نکال کر پلیٹ میں رکھی تھی۔۔۔

پیارے میاں کی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی۔۔۔۔اسکی قریب آ کے اسکا سر تھپکا ۔۔"ہمیشہ خوش رہو۔۔۔اس جہاں کی لگتی ہی نہیں ہو۔۔۔۔ناجانے کیسے آ گئی یہاں"۔۔۔۔وہ خوبصورتی سے مسکرائی سبز آنکھیں کانچ کے مانند چمکنے لگیں ۔۔۔پیارے میاں کا سر پے رکھا ہاتھ اٹھا کے دونوں ہاتھوں میں تھاما۔۔۔"اب اتنی بھی کوئی اچھی نہیں ہوں میں۔۔۔صرف دادو کے لیے ناشتہ بنا رہی ہوں میرا ناشتہ آپ کو ہی بنانا پڑے گا۔۔۔۔آپ کی ان باتوں میں نہیں آنے والی میں۔۔۔۔رعب سے گردن اکڑا کر کہا"۔۔۔انکا ہاتھ چھوڑا۔۔اور مسکراہٹ دباتی چائے کی جانب مڑی (باقی سارے مثالحے ابا نلتے پانی میں ڈالے)۔۔۔۔پیارے میاں تو سن ہی رہ گئے تھے۔۔۔وہ تو جواب میں کچھ اچھا سننے کے منتظر تھے انہیں کیا سننے کو ملا تھا۔۔۔ساری ہمدردی پل بھر میں ہوا ہوئی۔۔۔

"اسی جہاں کی ہو تم۔۔۔۔لگ گیا پتہ مجھے"۔۔جل کے کہتے وہ فریج سے آٹا نکالنے لگے ۔۔۔۔

"گڈ۔۔۔اگر سمجھ گئے ہیں تو"۔۔۔ویسے ہی اترا کے کہا چائے کپ میں ڈالی۔۔۔دونوں چیزیں بڑی ڈش میں سیٹ کیں۔۔۔۔"میں جاگنگ سے آوں تو ناشتہ تیار ہونا چاہیے رعب سے حکم صادر کرتی وہ ڈش پکڑے دادو کے کمرے میں چل دی"۔۔۔۔پیارے

میاں نے بری نظروں سے اسکی پشت کو گھورا۔۔۔پھر سر جھٹک کے مسکرائے ۔۔۔بڑی بی بی ٹھیک ہی کہتی ہیں۔۔۔"ہیرا ہے یہ لڑکی"۔۔۔۔مسکرا کر آٹے کے پیڑے بنانے لگے۔۔۔

وہ دادو کو ناشتہ کروانے کے بعد جاگنگ کے لیے نکل گئی۔۔۔۔ایک گھنٹہ جاگنگ کے بعد وہ واپس آئی تو پھپو جاگ چکیں تھیں۔۔۔اور ناشتہ میز پر لگا رہیں تھیں۔۔۔سمار صاب سربراہی کرسی پر بیٹھے اخبار دیکھ رہے تھے۔۔اس نے رک کے ان دونوں کو سلام کیا اور فریش ہونے کمرے میں گئی۔۔۔فروا اور بسماء اسی طرح سو رہیں تھیں۔۔۔۔ناہل کے کمرے کا دروازہ بھی بند تھا۔۔۔شاید وہ بھی سو رہا تھا۔۔۔اسنے سوتی ہوئی لڑکیوں کو دیکھ کے سر جھٹکا۔۔۔۔اور پیلے رنگ کا ہلکا سا جوڑا بریف کیس سے نکال لینے کے بعد واش روم فریش ہونے چل دی۔۔۔

فریش ہو کے جب وہ نیچے آئی تو سمنیہ اور سمار صاب میں بحث سی چھڑی تھی۔۔۔وہ ماتھے پر بل ڈالے ایک کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"وہ لڑکی اتنا کچھ بول کے چلی گئی سمینہ اور آپ سب خاموش رہے"۔۔۔۔سمار صاب سخت خفا لگتے تھے۔۔۔

"میں کیا کہتی وہ کسی کو بولنے ہی نہیں دے رہی تھی"۔۔۔۔ سمینہ نے جیسے اکتا کر کہا
۔۔۔۔

"میں نے کال کر لی ہے ناہید کو دس بجے تک وہ لوگ آجائیں گے۔۔۔۔ تب تک اپنے نواب صاب کو اٹھاو۔۔۔۔ پہلے اسکی خبر لیتا ہوں۔۔۔ صاب زادے باہر سے پڑھ کر سارے اخلاقیات بھول گئے ہیں۔۔۔ میڈیا کے سامنے کیا ڈارمہ لگایا واہ، (انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھا کے اسے داد دی)"اور نخوت سے سر جھٹکا۔۔ سمینہ بیھٹی آرام سے انکی جلی کٹی سن رہی تھیں۔۔۔ سال میں انہیں ایک ہی بار غصہ آتا تھا وہ بھی شدید۔۔۔ایسے میں سب خاموش رہنا ہی بہتر سمجھتے تھے۔۔۔

"پھوپھا پلیز آپ ہاپیر نہ ہوں۔۔۔۔ نایاب مصلحتاً بیچ میں بول پڑی۔۔۔۔ ناہید آنٹی اور شہرین کو آلینے دیں سب مل کر آرام سے بات کریں گئے"۔۔۔وہ نرم مسکراہٹ سے بول رہی تھی۔۔۔۔اسکی بات پر سمار صاب نے تشکر سے اسے دیکھا غصہ یک دم کم ہوہا
۔۔۔

"تھینک یو بیٹا رات جو اگر آپ نہ ہوتیں تو نہ جانے وہ ڈارمہ کب تک چلتا۔۔ایک نظر چائے پیتی سمینہ پر ڈالی۔۔۔ سمنیہ نے بتایا مجھے شہرین نے کافی انسلٹ کر دی تمہاری

۔۔۔اسکی طرف سے میں سوری بولتا ہوں"۔۔شرمندگی سے اسے دیکھتے وہ لجاجت سے بول رہے تھے۔۔۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔رشتوں میں سوری تھنک یو جیسی کوئی بات نہیں ہوتی۔۔۔۔اور رہی بات شہرین کی تو وہ غصے میں تھی۔۔۔میں نے اسکی بات کا برا نہیں منایا"۔۔نایاب نے مسکرا کر انہیں کہا تو وہ بھی مسکرائے۔۔۔

"کاش میرے بیٹے کی عقل نے کام کیا ہوتا۔۔۔تو آج شہرین کی جگہ تم ہوتی میری ہونے والی بہو"۔۔۔پھپھا اتنی صاف گوئی سے بولے کے نوالہ اسکے گلے میں ہی اٹک گیا۔۔۔آنکھیں پھاڑ کے خیرت سے انہیں دیکھا۔۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتے آخری بچا ٹوسٹ کھا رہے تھے سخت افسوس میں لگتے تھے۔۔۔۔۔نایاب نے سر جھٹکا اور جو نظر پھپھو پر پڑی تو۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے معنی خیز نظروں سے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔اسنے کوفت سے آنکھیں گھمایں۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔آنکھوں ہی میں انہیں باور کرانے لگی۔۔۔توانہوں لاپرواہی سے شانے اچکائے (میں نے کیا کہا)۔۔۔نایاب نے جل کے منہ بنایا اور ناشتہ کرنے لگی۔۔۔یہاں تو آوے کا آوا ہی بگڑا تھا۔۔۔وہ بے چاری بری پھنسی تھی۔۔۔۔

....

لاونج کا ماحول شدید تناو سے بھرا تھا۔۔۔شہرین اور ناہید آ چکیں تھیں۔۔۔دونوں شرمندہ سی تھری سیڑ صوفے پر بیٹھی تھیں۔۔شہرین آج سادہ سے شلوار قمیص میں ملبوس تھی ۔۔۔میک بھی نہ ہونے کے برابر تھا۔۔۔ناہید بھی سادی سی فل بلاوزروالی ساڑھی میں ملبوس تھیں۔۔۔۔بسماء اور فرواکے تو منہ ہی کھل گئے تھے ان دونوں کو دیکھ کے ۔۔۔۔بھلا یہ راتورات کیسی کایا پلٹ تھی۔۔۔۔فروانے جھرجھری لی۔۔۔۔

وہ سب لاونج میں لگے صوفوں پر آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔ناہید بیگم نے گلا کھنگھارا تو سب انکی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

"میں بہت شرمندہ ہوں کل شہرین کے بی ہیویر کی وجہ سے۔۔۔یہ بے وقوف ہے نادان ہے آپ پلیز اسے معاف کردیں"۔۔۔۔وہ نہایت شرمندگی سے بول رہیں تھیں ۔۔۔انکھوں میں مصنوعی آنسوں بھی تھے۔۔۔۔

"اووورررایکٹینگ"۔۔۔۔۔فروانے بسما کے کان میں سرگوشی کی تو بسماء نے اسے آنکھیں نکال دیکھا اور کہنی اسکے پیٹ میں ماری ٹھوکا۔۔فرفرادانت کچکچا کے رہ گئی (بعد میں سیدھا کرتی ہوں اسے سوچ کر) سیدھی ہوئی۔۔۔(بورنگ)

"دیکھوناہید کل رات ان دونوں نے جوڈرامہ کیا ہے ابھی تک فون کالز آرہی ہیں لوگوں کی۔۔۔سمار نے سنجیدگی بولتے ہوئے ایک نظر اکتائے سے بیٹھے ناہل پر بھی ڈالی۔۔۔
"ان دونوں کی امیچورٹی دیکھ کے لگتا ہی نہیں کے یہ شادی کرنے جارہے ہیں شہرین تو شہرین یہ ناہل بھی میچیور نہ ہوسکا"۔۔۔۔۔سخت افسوس سے انہوں نے بات میں مزید اضافہ کیا۔۔۔ناہل کرنٹ کھا کے سیدھا ہوا۔۔۔
"میں نے کون سی امچیورٹی دیکھائی ہے"۔۔۔۔وہ جھٹ سے جل کر بولا تو نایاب نے بے بسی سے سر ہلایا۔۔۔رات کے لیکچر کا کوئی اثر نہیں تھا۔۔
"آپ تو چپ ہی رہیں ناہل میاں۔۔۔سمار صاب نے داہیاں ہاتھ اٹھا کے اسے قطعیت سے ٹوکا۔۔۔وہ ہڑبڑا کے چپ ہوا۔۔۔میں تو تمہاری کلاس الگ سے لینے کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ تو شکر کرو نایاب نے مجھے روک لیا۔۔۔ورنہ کل جو تماشہ تم لوگوں نے میڈیا کے سامنے کیا۔۔۔اسکے لیے تمہاری اچھی خاصی ٹھکائی بنتی تھی"۔۔۔۔سمار صاب نے سختی سے بات مکمل کی تو ناہل کا سب کے سامنے اتنی انسلٹ پر منہ ہی کھل گیا۔۔۔۔بے بسی سے ہونٹ لٹکا کر ماں کو دیکھا۔۔۔جو آج۔۔۔"نہ تم ہمارے نہ ہم تمہارے کی" عملی تصویر بنی بیٹھی تھیں۔۔۔وہ مزید اداس ہوا۔۔۔مگر کیسے فرق پڑنا

تھا۔۔۔ نایاب نے بمشکل مسکراہٹ روکی۔۔ بسماء اور فروا کی ہلکی ہلکی مسکراہٹ ناہل کے لیے جلتی پے تیل کا کام کر رہی تھی۔۔۔

"میں بہت سخت شرمندہ ہوں سمار صاب۔۔۔۔ ناہید پھر سے بولیں۔۔۔ آپ پلیز شہرین کو معاف کر دیں ساری غلطی اسی کی ہے۔۔۔۔ ماتھے پر بل ڈال کے شہرین کو دیکھ کے سر جھٹکا۔۔۔ نہ یہ فلم سائن کرتی نہ ناہل وہ سب کرتا"۔۔۔ محبت بھری نظر سڑے سے منہ بنائے ناہل پر ڈالی

ناہل کی اسمیں کوئی غلطی نہیں ہے"۔۔۔۔ وہ گردن اکڑاتا سیدھا ہوا۔۔۔ (اور کوئی نہیں تو کیا اسکی کبھی نہ ہونے والی ساس اسکے ساتھ تھیں)۔۔۔۔ شہرین نے آنکھیں پھاڑ کے اپنی گرگٹ ماں کو دیکھا۔۔ اور پھر جل کڑھ کے ناگواری سے سے سر جھٹکا۔۔۔

"واہ جی کیا پیار ہے ساس کا"۔۔۔ نایاب نے دلچسپی سے ناہل کو دیکھ کے دل میں سوچا۔۔۔

"ہمم"۔۔۔۔ سمار صاب نے کچھ سمجھ کے سر ہلایا۔۔ بس یہیں انہیں ناہل تھوڑا کم قصو وار لگتا تھا۔۔۔ "دیکھو ناہید ہم لوگ لاکھ ماڈرن سہی مگر ہم کبھی نہیں چاہیں گے کے ہمارے گھر کی بہو بیٹی فلموں میں کام کرے"۔۔ انھوں نے دو ٹوک الفاظ میں اپنا موقف بیان کیا۔۔۔

"جی جی جیسا آپ کہیں ویسا ہی ہوگا شہرین کسی فلم میں کام نہیں کرے گی۔۔۔۔کیوں شہرین بتاو نا سب کو۔۔تم نے رانا صاب کو کال کے کے فلم کے لیے انکار کر دیا ہے "۔۔۔انھوں نے شیریں لہجے میں بولتے پاس بیھٹی منہ بناتی شہرین کو ٹھوکا دیا تو وہ ہڑبڑا کے سیدھی ہوئی۔۔۔۔۔"جی جی میں نے منع کر دیا ہے۔۔۔اگر ناہل کو پسند نہیں کے میں فلموں میں کام کروں تو میں نہیں کروں گی"۔۔۔وہ اعتماد سے گردن اکڑا کر حتمی لہجے میں بولی۔۔۔نایاب نے شکر کا سانس لیا۔۔۔فروا اور بسماء نے ناک سکوڑا۔۔۔(اسی ڈرامے کی ہپی اینڈنگ ہونی تھی بھلا)۔۔۔۔

"فلموں میں کام تو ویسے بھی میں نے نہیں کرنے دینا تمہیں"۔۔۔ناہل ڈھیٹ پنے سے بولا تو سمار صاب نے کچکچا کے اسے دیکھا۔۔۔وہ بنا اثر لیے مزید بولا۔۔۔"کل تم نے جو نایاب پر الزام لگایا ہے اسنے مجھے بھی بہت ہرٹ کیا ہے تمہیں اس سے معافی مانگنی چاہیے تب ہی میں معاف کروں گا"۔۔۔۔سرد مہری لیے بولتا وہ چپ ہوا تو۔۔۔شہرین نے دل میں اس پر اور نایاب دونوں پر لعنت بھیجی۔۔۔

"شیور"۔ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائے نایاب کے جانب مڑی جو غصے سے ناہل کو گھورتی شہرین کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

"آئے ایم سوری نایاب۔۔۔میں کل غصے میں جانے کیا کیا بول گئی۔۔پلیز آپ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ مصنوعی آنسوں میں سجائے وہ باقی سب کی جانب مڑی۔۔۔آپ سب بھی پلیز معاف کر دیں مجھے۔"۔۔۔کیا اداکاری تھی۔۔۔(اس سال کا آسکر تو اسے ہی ملے گا)۔۔۔فروا نے کڑھ کر سوچا۔۔۔جبکہ سادہ دل نایاب کا تو دل ہی دکھ گیا۔۔۔

"ارے نہیں شہرین ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔یہ ناہل تو ایسے بول رہا ہے۔۔۔دانت پیس کے ناہل کو دیکھا۔۔۔مجھے زرا بھی برا نہیں لگا۔۔۔اور باقی سب کو بھی نہیں"۔۔۔اسکے نرمی سے بولتی اسنے باقی ساری عوام پر بھی نظر ڈالی۔۔۔جیسے اپنی بات کی تاہید چاہتی ہو۔۔۔۔اور پھر اخر کار سب مسکرا اٹھے۔۔۔لاونج کا ماحول یک دم بدلا۔۔۔۔شہرین نے ڈرامائی انداز میں نزاکت سے اپنی انگلی کے پور سے آنکھوں کے کنارے صاف کیے اور محبت سے سب کو دیکھا۔۔۔

"تو پھر طے ہوا کے سارے گلے شکوے ختم۔۔۔نایاب مسکرا کر ہاتھ جھاڑ کے بولی۔۔۔"رات گئی بات گئی"۔۔۔اب کوئی کل والے واقعے کی بات نہیں کرے گا"۔۔۔وہ حتمی لہجے میں بولتی سب کو لوازمات سرو کرنے لگی جو ابھی پیارے میاں چھوڑ کر گئے تھے۔۔۔

فروااور بسماء تو جل بھن کے کوہلہ ہی بن گئیں۔۔۔انکی مدر ٹیریسا نے کبھی نہیں سدھرنا تھا ۔۔۔یہ تو طے تھا۔۔۔

ناہل کے کمرے میں اس وقت وہ تینوں نیچے کارپٹ پر چوکڑی مارے بیٹھے تھے ۔۔۔ساتھ انکی تکون میز کانفرس بھی جاری تھی جسکا صرف ایک ہی ایجنڈا تھا کیسے ان دونوں مگرمچھ کے آنسوں بہاتی پھاپھے کٹنیوں کے ڈرامے کا کلا ہیمکس کیا جائے ۔۔۔کہیں تجاویز پیش کی جا چکیں تھیں۔۔۔۔جو ناہل مسلسل رد کر رہا تھا.

"ارے یار کیسے انسان ہو تم۔۔۔کوئی آہیڈیا پسند نہیں آرہا تمہیں"۔۔۔فروا اب کی بار تنک بولی۔۔۔رل کر رہا تھا کے نایاب کا غصہ بھی اسی پر نکال دے

"ہمارے آہیڈیاز پسند نہیں آرہے تو خود ہی کوئی آہیڈیا دو"۔۔۔بسماء نے بھی اکتا کر اسے وارنگ دیتے کہا۔۔۔

"تم دونوں بھی تو کوئی ڈھنگ کا آہیڈیا دو جانتی ہو نا نایاب کو ایک منٹ میں پکڑ لے گی ۔۔۔کوئی ٹوس پلان ترتیب دینا ہوگا."۔۔وہ جھنجھلاتا ہوا آخر میں پر سوچ انداز میں بولا۔۔

"تو کب بناوگے پلان؟؟؟۔۔۔۔جیسی تمہاری رفتار ہے شادی کے بعد پالان بناوگے" ۔۔۔فروا نے ناک سکوڑ کر اسے دیکھا

"تم تو چپ کرو چھپکلی کہیں کی"۔۔۔ناہل کو فروا کی بات بلکل پسند نہیں آئی تو برہمی سے بولا۔۔۔۔فرواکے تو تلوں پے لگی سر پے بجی۔۔۔دانت پیستی وہ بسماء کا ہاتھ پکڑے تیزی سے وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔۔۔"ہونہہ سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔اب خود ہی اکیلے پلان بنانے دو"۔۔۔وہ بڑبڑاتی آگے جا رہی تھی اور بسماء مسکراتی ہوئی پیچھے کھنچی چلی جا رہی تھی۔۔۔

وہ اب کمرے میں اکیلا رہ گیا تھا۔۔۔کچھ سوچتا ہوا کافی مصروف دکھائی دیتا تھا سی آئی ڈی کی ساری اقساط اسکے دماغ میں گھوم رہیں تھیں۔۔۔۔کاش اسنے جہان سکندر کو بھی پڑھا ہوتا تو اسے بھی زارا اگلوانے آتے۔۔۔۔مگر وہ رہا انگلینڈ پلٹ اسٹوڈینٹ ایک نالائق عاشق۔۔۔(بے چارہ)......

**********************"**************

اگلے دن وہ چاروں شاپنگ پے آئے تھے۔۔۔۔فروا اور بسما گہری سہلیوں کی طرح ساتھ چپکیں مال کا ایک ایک کونہ چھان رہیں تھیں۔۔۔۔نایاب اکتائی ہوئی انکے ساتھ چل رہی تھی۔۔۔۔فروا اسے بھی ساتھ گھیسٹ لائی تھیں۔۔۔(اور عورتوں کے لانگ مارچ کی وجہ سے جو ٹریفک میں خوار ہوئے ہوا الگ)۔۔۔چل چل کے اسکی ٹانگیں جواب دینے لگیں

تھیں۔۔۔"پتہ نہیں وہ دونوں کیسے چل لیتی تھیں"۔۔۔۔دبی آواز میں بڑبڑاہی اور سر جھٹک کے ناہل کو دیکھا۔۔اوریک دم زور سے امنڈتی ہنسی کا گلا اسنے منہ پے ہاتھ رکھ کے گھونٹا تھا۔کیونکہ ناہل تو بے چارہ شاپنگ بیگز سے لدا بھدا بمشکل چل رہا تھا۔۔۔آگے چلتی لڑکیاں جو خوب انجوائے کر رہیں تھیں انہیں دیکھ کے اسکا خون بھی کھول رہا تھا۔۔۔مگر نایاب ساتھ تھی اسلیے ان دونوں کو صرف برداشت کر رہا تھا۔۔۔اور دل ہی دل میں گھر جا کر ان چڑیلوں کو سبق سیکھانے کے منصوبے بھی بنا رہا تھا۔۔۔۔

"لاو آدھے بیگز مجھے دے دو"۔۔۔۔نایاب نے بے چارے پر ترس کھا کر اسکی مدد کرنی چاہی تو وہ انسے بے اختیار اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔(گہرے جامنی رنگ کی شاور قمیص میں وہ بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔۔ڈوپٹہ ہمیشہ کی طرح سر پے لے رکھا تھا۔۔۔بالوں کی اونچی پونی بنی تھی)۔۔۔۔وہ مسکرا کے ناہل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"نہیں یار میں اٹھا لوں گا اب اتنا بھی بھاری نہیں ہے"۔۔۔اسنے نفی میں سر ہلایا اور آگے چلنے لگا۔۔۔(اسکے ہوتے نایاب مشقت کرے نہ بھئی وہ ایسا کیسے ہونے دے سکتا تھا)۔۔۔۔فروا اور بسماء انکے رکنے کی وجہ سے کافی آگے نکل گئیں تھیں ۔۔۔۔نایاب ویسے ہی مسکراتی اس تک آئی اور زبردستی اسکے ہاتھ سے شاپنگ بیگ لے لیے۔۔۔ناہل نے گھور کے اسے دیکھا۔۔۔

"ماناکے بھاری نہیں ہیں تم اٹھا سکتے ہو مگر تم ہینڈل نہیں کر پا رہے۔۔۔۔کچھ معاملے طاقت سے نہیں مصلحت سے حل کیے جاتے ہیں"۔۔۔۔اور اگر پھر بھی حل نہ ہوں تو کسی سے مدد لے لینے میں کوئی برائی نہیں"۔۔۔۔سادگی سے کہتی وہ آگے آگے چل رہی تھی۔۔۔پتہ نہیں وہ اسے نصیحت کر رہی تھی یا پھر سے کچھ سمجھا رہی تھی۔۔۔۔وہ دلکشی سے مسکرایا۔۔۔۔(نایاب کو سننا ہمشہ ہی ایک پلیر ہوتا تھا اسکی اطمینان سے اسکے ساتھ چلنے لگا۔۔۔۔فروا اور بسماء انہیں فوڈ سیکشن کے جانب جاتیں دیکھائی دیں تو وہ بھی وہیں چلے گئے۔۔۔وہ دونوں ایک ٹیبل سلکیٹ کر کے بیٹھ گئیں تھیں جب۔۔۔ناہل اور نایاب بھی انکے ساتھ ہی بیٹھ گئے۔۔۔۔ناہل نے بیٹھتے ساتھ سارے بیگز میز پر جارحانہ انداز میں پٹخے فروا نے دہل کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔۔

"ہائے اللہ ظالم لڑکے اسمیں میں میری خوبصورت کانچ کی چوڑیاں بھی ہیں آرام سے نہیں چھوڑ سکتے تھے"۔۔۔۔فروا نے صدمے سے چوڑیوں والے شاپر میں جھانکا چوڑیاں سلامت تھیں۔۔۔اسکا اٹکا سانس بحال ہوا۔۔

"ہاں چوڑیوں کی فکر ہے اور میں جو گدھوں کی طرح سارا سامان اٹھا کے گھوم رہا تھا اسکا کچھ نہیں"؟؟۔۔۔۔وہ تو تپ ہی گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"آہ ہاہ احسان تو ایسے جتا رہے ہو جیسے بہت بھاری سامان تھا۔۔۔(فروا اور اسکا احسان مانے۔۔۔"ناممکن")۔۔۔۔"اور ہم نے دیکھا تھا آدھا سامان تم سے نایاب نے بھی لیا تھا اسنے تو آرام سے چھوڑا"۔۔۔۔غصے سے اسے گھورا اور محبت سے نایاب کو دیکھا ۔۔۔۔جو گہری سانس لیتی کرسی پر ٹیک لگا کے بیٹھی۔۔(ٹانگوں کو آرام ملا)۔۔۔۔۔۔

"اب ہر کوئی نایاب تھوڑی ہوتا ہے"۔۔۔۔ناہل نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔۔"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟"۔۔۔فروا تو بھڑک ہی گئی۔۔۔

"یار تم لوگ گھر جا کے لڑلینا۔۔۔ابھی کچھ کھانے کو آڈر کرو"۔۔۔۔اس سے پہلے یہاں دنگل ہو جاتا بسماء بیچ میں بول پڑی۔۔۔۔فروا منہ بناتی سیدھی ہوئی۔۔اور ناگواری سے سر جھٹکا۔۔۔۔ناہل نے ایک ہونہہ والی نظر اس پر ڈالی۔۔۔۔

ان لوگوں نے کھانے کے لیے سینڈوچیز اور جوس منگوا لیے تھے۔۔

"شہرین میڈم کدھر ہیں آج؟؟۔۔۔جو ناہل کی جان چھوٹی ہوئی ہے""۔۔۔۔بسماء اپنا سینڈوچ ختم کرنے کے بعد جوس پیتی سرسری سا بولی۔۔۔۔

"عورتوں کے لانگ مارچ میں گئی ہے"۔۔۔ناہل نے لاپرواہی سے سینڈوچ کا آخری نوالہ کھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔پھر چونک کے سیدھا ہوا۔۔۔"تم لوگ بھی تو عورتیں ہو تم

کیوں نہیں گئی عورتوں کے لانگ مارچ میں"؟؟۔۔۔۔ نوالہ حلق سے اتار کے اسنے حیرت سے ان سب کو دیکھا۔۔۔

"او ہیلو مسٹر عورتیں کس کو بولا ہم تینوں لڑکیاں ہیں۔۔۔ وہ بھی خوبصورت والی"۔۔۔ بسماء جوس کا گھونٹ بمشکل سے گلے سے اتارتی صدمے سے چیخی تھی۔۔۔ (توبہ وہ انکو سرعام عورتیں بول رہا تھا حد ہی ہو گئی تھی آج)۔۔

"بلکل۔۔۔ خبردار جو ہم کو عورتیں بولا تو"۔۔۔ فروا بھی دوبدو بولی۔۔۔۔ ناہل نے سر پکڑ لیا۔۔۔ چڑیلیں پھر سے جان کو آگیئں۔۔۔ نایاب مسکراہٹ دبائے سب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"اور رہی بات ہماری لانگ مارچ میں نہ جانے کی تو ہم لڑکیاں ہیں اور وہ عورتوں کا مارچ ہے اسلیے ہم نہیں گئے"۔۔۔ فروا نے معلومات میں مزید اضافہ کیا۔۔۔ اور شا نے اچکاتی واپس ٹیک لگا کے بیٹھی۔۔۔ بسماء نے اسکی تاہید میں زور سے سر دھنا۔۔۔

"اچھا لڑکیووو (لڑکیوں کو زور دے کر لمبا کھینچا)۔۔۔ تم لوگوں کو شوق نہیں ہے کے عورتوں کو انکے حقوق دلانے نکلو"۔۔۔ ناہل تپی ہوئی مسکراہٹ لیے چبا کے بولا۔۔۔

"یار اب کون دھکے کھائے۔۔۔۔ ہماری جگہ باقی ساری گئی تو ہیں۔"۔۔ فروا نے ہاتھ جھلا کے ناک سکوڑا۔۔

"مطلب کے تم تینوں کو مردوں کے برابر حقوق نہیں۔ چاہیں ؟؟؟"۔۔۔ ناہل نے حیرت سے سوالیہ آبرو اٹھا کے فروا کو دیکھا۔۔۔

"بلکل"۔۔۔ فروا فوراً سے پہلے بولی۔۔۔۔ عورتوں کو مردوں کے برابر حقوق ملنے چاہییں۔۔۔اس معاملے میں ہم ان عورتوں کے ساتھ ہیں"۔۔۔ وہ گردن اکڑا کر اپنی بات پر رعب دیتی بولی۔۔۔

"مگر مجھے لگتا ہے کے عورتوں کو پہلے سے ہی مردوں سے بہتر مل رہا ہے۔۔۔ اور کیا برابری چاہیے"۔۔۔ ناہل فل بحث کے موڈ میں آچکا تھا۔۔۔

"کیا مل رہا ہے بے چاری عورتوں کو؟؟۔۔۔ ہر چیز میں پیچھے ہیں۔۔۔ مردوں کو ہمیشہ طاقت ور کہا جاتا ہے۔۔۔۔ حاکم کہا جاتا ہے۔۔۔ عورتیں بے چاری صدا کی غلام" ۔۔۔ فروا نے جزباتی انداز میں ٹیبل پر ہاتھ مارا اس وقت ساری عورتوں کی ترجمانی وہ اکیلی کر رہی تھی۔۔۔ انداز ایسا تھا۔۔۔ کے جیسے اقوام متحدہ کے وفد سے تقریر کر رہی ہو ۔۔۔ (نایاب اکتا کے ان دونوں کو سن رہی تھی یہ ایسی بحث تھی جو آج کل سب کی زبان پر تھی۔۔۔جس کا کوئی حاصل بھی نہیں تھا)۔۔۔

"مگر یہ حقوق اللہ نے مرد کو خود عطاء کیے ہیں۔۔۔ قرآن میں واضح ارشاد ہے کے مرد کو عورت پر حاکم بنایا گیا ہے"۔۔۔۔۔۔ ناہل اسے پوری طرح لاجواب کرنے چکر میں تھا

آحر نایاب کے ساتھ کا اثر تھا۔۔۔۔اور واقعی فروا کچھ پل کے لیے لاجواب ہوگئ ۔۔۔بات قرآن کی آگئ تھی اب وہ کیا لاجک دیتی۔۔۔اسنے سپٹپٹا کے نایاب کی جانب دیکھا۔۔۔(فوراآنکھیں چمکیں)۔۔۔آخراس سے بہتر جواب کون دے سکتا تھا۔۔۔فروا نے اطمینان سے کرسی سے ٹیک لگائی۔۔۔"میرا جواب نایاب دے گی" ۔۔۔مزے سے کہا آور آنکھیں ٹپٹپا کے نایاب کو دیکھا۔۔۔جو اسکی بات سن کے اسے (تو باہر مل مجھے بتاتی ہوں) والی نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔فروا کے گلے میں گلٹی ڈوب کے ابھری۔۔۔مگراب تیر کمان سے نکل چکا تھا نایاب کی انسلٹ وہ جھیل لے گی مگر ناہل سے ہار۔۔۔کبھی نہیں۔۔۔سووہ بنا اثر لیے اسے ویسے ہی دیکھتی رہی۔۔۔ ناہل اور بسماء نے بھی اسے دلچسپی سے دیکھا۔۔۔"میں نایاب کا جوب سننا پسند کروں گا" ۔۔۔ناہل نے آرام سے کہتے کرسی سے ٹیک لگائی۔۔۔نایاب نے قابل فہم نظروں اسے دیکھا پھر بسماء کو۔۔۔"تمہیں بھی میرا ہی جواب چاہیے"؟؟۔۔۔سوالیہ آبرو اٹھا کے اس سے پوچھا۔۔۔

"ہاں بلکل مجھے بھی چاہیے"۔۔۔وہ جھٹ سے بولی۔۔۔آحر اسے بھی مسلے کا حل جاننا تھا ۔۔۔۔نایاب نے تاہیدی انداز میں سر ہلایا۔۔۔ایسا ہے تو پھر ایسا ہی سہی۔۔۔کرسی پر

تھوڑآ آگے ہو بیٹھی۔۔۔کہنیاں میز پر ٹکاہیں۔۔۔ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پیوست کیں۔۔۔

"توتم لوگوں کو جواب چاہیے"۔۔۔استہفامیہ نظروں سے سب کو دیکھا۔۔۔

"یس"۔۔۔سب کا یک لفظی جواب فوراً حاصر تھا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر پہلے میں جو پوچھو اسکا جواب تم سب بھی دو گے"۔۔۔(سب نے زور سے اثبات میں سر ہلایا)

"تو میرا پہلا سوال"۔۔۔اسنے شہادت کی انگلی سب کو دیکھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔"ایک مرد CSS کا امتحان پاس کرتا ہے تو وہ اسٹنٹ کمشنر لگ جاتا ہے۔۔۔مطلب ستھرویں گریڈ کا افسر؟؟؟۔۔۔۔سوالیہ نظروں سے سب کو دیکھا(سب نے پھر سر زور سے ہلائے)۔۔۔"اور ایک عورت پبلک سروس کمشن کا امتحان پاس کر کے کسی کالج یا ویونیورسٹی میں لیکچرر لگتی ہے توسکا گریڈ بھی ظاہر ہے سیم ہی ہوگا؟؟؟۔۔۔۔اسنے خاموش بیٹھی عوام سے اپنی بات کی تاہید چاہی.(سب نے پھر سے سر ہلائے)۔۔۔

"اب دیکھو ان دونوں مرد اور عورت کا گریڈ بلکل سیم ہے"مگر اختیارات کس کے پاس زیادہ ہوں گے؟؟.۔۔۔سوالیہ آبرو پھر سے اٹھی۔۔۔

"اسسٹنٹ کمشنر کے پاس"۔۔۔۔ناہل سکول کے بچوں کی طرح پر جوش ہو کے بولا۔۔۔

"ایگزیکٹلی"۔۔۔نایاب کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی۔۔۔۔"دونوں کا گریڈ سیم ہے مگر جس طرح اختیارات AC کے پاس زیادہ ہوتے ہیں بلکل اسی طرح ایک ٹیچر کے پاس ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں۔۔۔۔AC کو اپنے ماتحت بندوں سے کام نکلوانا ہوتا ہے تو ایک ٹیچر کو بچوں کو اس قابل بنانا ہوتا ہے کے کل وہ بھی AC لگ سکیں۔۔۔۔بلکل اسی طرح مرد اور عورت کا معیار ہے۔۔۔مرد کے پاس اگر اختیار زیادہ ہے تو عورت کے پاس زمہ داریاں زیادہ ہیں۔۔۔مرد کے پاس طاقت زیادہ ہے تو عورت کے پاس برداشت زیادہ ہے۔۔۔مرد کھانے کا سامان لا سکتا ہے مگر اس سامان کو "کھانے لائق "ایک عورت بنا سکتی ہے۔۔۔مرد مکان بنا سکتا ہے مگر اسے "گھر" ایک عورت ہی بناتی ہے۔۔۔جیسے یہ "معاشرا" مرد کا ہے ویسے ہی معاشرے کے سارے "گھر" عورت کے ہیں۔۔۔۔سادہ لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کے دونوں کے گریڈز سیم ہیں مگر اختیارات الگ الگ۔۔۔اسلیے عورت اور مرد میں کمپیریزن نہیں کرنا چاہیے ان دونوں میں کمپیریزن بنتا ہی نہیں۔۔۔سادگی سے کندھے اچکائے گہری سانس لیتی وہ پانی پینے رکی۔۔۔آرام سے تین سانس میں پانی ختم کیا اور گلاس واپس میز پے رکھا۔۔۔کرسی سے ٹیک لگا کے بیٹھی اور سلسلہ کلام دوبارہ شروع کیا۔۔۔۔۔رہی بات کے مرد کو عورت پر حاکم بنا کے بھیجا گیا ہے؟؟۔۔سوالیہ آبرو اٹھا کے ناہل کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔۔جھک

کے اسے چہرے کے قریب آئی۔۔۔۔"حاکم کون ہوتا ہے نا ہل۔۔۔۔؟؟"چیلینجنگ انداز میں اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا ویسے ہی حیران نظروں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔(بول بھی کیسے سکتا تھا۔۔ سارے الفاظ تو اس ساحرہ نے جیسے قید کر لیے تھے)۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتی واپس پیچھے ہوئی۔۔۔"کتنی عجیب بات ہے کسی بھی مرد کو قرآن کی کوئی دوسری آیت آئے نہ آئے یہ آیت ضرور یاد ہوتی"۔۔۔تلخی سے مسکرائی۔۔"لیکن تم مردوں کو اگر حاکم کی ڈیفینیشن آجائے تو تم لوگ دعا کرو کے ہمیں کے حاکم نہیں غلام ہی بنایا جائے"۔۔۔۔"حاکم" (زور دے کے بولا) جسکے اوپر سب کی ذمہ داری ہوتی ہے۔۔۔جو سب کے اچھے برے کا جواب دہ ہوتا ہے۔۔۔جو خود سے پہلے عوام کو سہولیات مہیا کرتا ہے۔۔۔(حاکم بننا آسان نہیں نفی میں سر ہلایا) یہ ایک سنہری تاج سر پے سجانے جیسا نہیں۔۔ایک کسے ہوئے شکنجے جیسا ہے"۔۔ہاتھ کی مٹھی مصبوطی سے بند کر کے دیکھائی۔۔۔"جس میں حاکم کو اپنا سر پھسانا ہوتا ہے اور عوام کو آزاد رکھنا ہوتا ہے۔۔۔(پھر خاموش ہوئی) ایک گہرا وقفہ لیا "اور ایک آخری بات اللہ کے علاوہ کوئی ایسا حاکم نہیں جو خود بنا ہو۔۔۔دنیاوی حاکم عام عوام ہی بناتے ہیں"۔رعب سے کہا۔۔۔"اور عام عوام ہی انہیں تحت سے واپس سڑک پے بھی لا پھینکتے ہیں"نا ہل ! ! ! ! !

Urdu Novels Ghar

۔۔اب اسنے حتمی لہجے میں بات ختم کی اور مسکرا کر سب کو دیکھا۔۔۔اسکے چپ ہونے سے ایک سحر سا ٹوٹا۔۔۔ بت بنے ان تین لوگوں میں جنبش ارد گرد کھڑے لوگوں کی تالیوں کی آواز سے آئی۔۔۔وہ تینوں بھی بے اختیار کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے تھے ۔۔۔ان تینوں کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔اسکے لیے فخر سا تھا۔۔۔اور وہ جو لاپرواہ سی بیٹھی تھی اس افتاد پر گھبرا کے چاروں طرف دیکھا۔۔۔لوگوں کا جم گفیر اکھٹا سا تھا۔۔۔ کرنٹ کھا کے کھڑی ہوئی۔۔(اب ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا اسنے)۔۔۔۔"آپ سب کا شکریہ مگر میں ان سب کو بس سمجھا رہی تھی "nothingelse۔۔۔وہ شرمندہ سی بولی ۔۔۔تالیاں مزید بڑھ گئیں۔۔۔اسنے کوفت سے آنکھیں میچیں۔۔۔"پبلک فیم "اسے کبھی نہیں چاہیے تھی۔۔۔مگر اسے مل جاتی تھی" اپنے آپ ہی"۔۔۔۔۔شاید یہ اسکے رب کی عطا کردہ عزت تھی۔۔اور وہ "اچھے بندوں "کو ایسا ہی اجر عطا کرتا ہے۔۔۔۔۔ ناہل کو آج اپنی پسند پے رشک آیا تھا۔۔۔۔بے شک وہ ایک نیک عورت تھی۔۔۔اور نیک عورت کی ذمہ داری بھی تحت سنبھالنے سے بھی زیادہ مشکل تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی لیپ ٹاپ کھولے کچھ ڈریسز کے ڈیزائنز کو فائنل ٹچ دے رہی تھی۔۔۔نظریں لیپ ٹاپ کی روشن سکرین پر ٹکائے اسنے اپنے زوروں سے بجتے فون کو

بنا دیکھے اٹھایا گردن جھکائی کان اور کندھے کے درمیان رکھا۔۔۔ "ہیلو"۔۔۔ نظریں سکرین پر ٹکائے وہ مصروف سی بولی۔۔۔

"اسلام علیکم میم"۔۔۔۔ شہروز کی آواز سن کے اسنے لیپ ٹاپ کی سکرین سے نظریں ہٹاہیں۔۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ ہاں شہروز بولو"۔۔۔ لپ ٹاپ کو فولڈ کر کے وہ فون کی جانب متوجہ ہوئی۔۔۔

"میم وہ ڈیل جو آپ نے کینسل کرنے کو کہا تھا۔۔۔ وہ لوگ مان نہیں رہے انہیں ڈریسز آپ سے ہی ڈیزاہن کروانے ہیں"۔۔۔ شہروز تذبب سے کہتا کافی پریشان لگتا تھا۔۔۔ نایاب کے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

"کیا مطلب ہے مجھ سے ہی ڈیزاہن کروانے ہیں۔۔ کوئی غنڈاراج ہے کیا؟؟۔۔۔ ان سے دو ٹوک بات کرو۔۔۔ ہم ویسے کپڑے ہر گز ڈیزاہین نہیں کریں گے"۔۔۔۔ بمشکل اپنے امنڈتے غصے کو کنڑول کرتے وہ تحمل سے بولی۔۔۔ مگر لہجے میں سحتی نمایاں تھی۔۔۔

"میم میں کتنی بار بول چکا ہوں وہ لوگ سنتے ہی نہیں ۔۔۔ایک ہی ضد کیے جا رہے ہیں" ۔۔۔۔شہروز بے چارہ تو جھنجھلا ہی گیا تھا ۔۔۔ نایاب نے مٹھیاں بھینچ بمشکل خود کو مشتعل ہونے سے بچایا ۔۔۔

"ٹو دا ہیل وددیم ۔۔۔۔ نمبر دو مجھے خود بات کرتی ہوں" ۔۔۔غصے میں بول کے ٹھک سے فون کاٹ کے میز پر پٹخا ۔۔۔۔شدید سے کو کنٹرول کرنے میں اسے کچھ لمحے لگے تھے ۔۔۔فون کی میسج رنگ ٹون بجی تو جھنجھلا کے فون اٹھایا ۔۔۔میسج کھولا تو شہروز نے اس آدمی کا نمبر سینڈ کیا تھا (رانا شفقت) ۔۔۔نایاب حیرت سے زیرے لب بڑبڑائی ۔۔۔ بھلا رانا سفقت اس سے کیوں اس سے ڈریس ڈیزاہن کروانا چاہتا تھا۔۔۔ نایاب نے چند گہری سانسیں لیں ۔۔۔اور وہ نمبر ڈاہل کیا. تیسری بیل پر فون اٹھانے والی کوئی لڑکی تھی شاید اسکی سیکرٹری ۔۔۔۔

"میں نایاب فاروق بول رہی ہوں رانا صاب سے بات کرواہیں میری" ۔۔۔وہ رعب سے بولی تو لڑکی نے بنا کچھ کہے اس کی کال رانا صاب کو ڈاہیورٹ کر دی ۔۔۔

"زہے نصیب ،زہے نصیب ۔۔۔بڑی دیر کر دی آپ نے کال کرنے میں میں تو پچھلے دو دن سے انتظار کر رہا ہوں" ۔۔۔وہ اپنے ازلی ٹھرکی انداز میں بولا۔۔۔شاید ہر لڑکی سے ایسے ہی بات کرتا تھا ۔۔۔

"جب میرے مینجر نے آپ سے کہا ہے کے ہمیں کوئی ڈیل نہیں کرنی آپ کے ساتھ تو کیوں دماغ خراب کر کے رکھا ہے"۔۔۔۔ سخت غصے اور آگ برساتے لہجے میں بولتی وہ رانا کو بھی بوکھلا گئی۔۔۔اسے کیا پتہ تھا۔۔۔ مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ دے ڈالے گا۔۔۔

"مگر کیوں ڈیل نہیں کرنی لاکھوں کی نہیں کروڑوں کی ڈیل ہے"۔۔۔ وہ یک لحت بولا ۔۔۔ مگر اب پہلی بار والی شوخی ناپید تھی۔۔۔

"آپ اپنے کروڑوں کی ڈیل اپنے پاس رکھیں۔۔۔۔ میں کسی قیمت پر ویسے کپڑے نہیں ڈیزاہن نہیں کروں گی"۔۔۔۔ نایاب کا لہجہ اٹل وہ مصبوط تھا۔۔۔

"کس قسم کی لڑکی ہیں آپ۔۔۔ میں پوری فلم کے کپڑے آپ دے ڈیزاہن کروانا چاہتا ہوں۔۔۔اور آپ ہیں کے نخرے کر رہی ہیں"۔۔۔وہ جھنجھلایا۔۔۔ "میری اگلی فلم بہت بڑی ہے۔۔۔ اور جو میری ہیرون ہے شہرین اسے آپ کی بوتیک کے کپڑے ہی پسند ہیں۔۔۔۔اسلیے میں آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کے آپ ہی مجھے ڈیرسز ڈیزاہن کر کے دیں"۔۔۔ آحر میں تحمل سے بولا۔۔۔ مبادہ وہ اور ہی نہ بھڑک جائے۔۔ نمگر دوسری طرف نایاب جو بے زاری سے سن رہی تھی اسکی شہرین کے نام پے چونکی تھی ۔۔۔

"شہرین کررہی ہے فلم۔۔۔۔۔؟؟؟" نایاب بے یقینی سے یک دم بولی۔۔۔ بلکل شہرین ہی کررہی ہے۔۔۔۔ وہ پراعتماد تھا۔۔۔

نایاب کو کچھ پل لگے تھے ساری بات سمجھنے میں۔۔۔۔ مطلب وہ یہاں سب کے سامنے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔۔افف اسنے کوفت سے آنکھیں بند کیں۔۔۔۔

"میں آپ سے بعد میں بات کروں گی"۔۔۔۔ بولتے ہی اسنے فون کاٹا اور سر تھام کے بیٹھ گئی۔۔۔۔ شہرین بے وقوفی کررہی تھی۔۔۔۔اسے سمجھانا تھا۔۔۔۔کیسے بھی اسے روکنا تھا۔۔ وہ بھی جلدی پرسوں اسکی مہندی تھی۔۔۔۔ رانا صاب کو عہ بعد میں سبق سیکھا سکتی تھی۔۔۔ کچھ سوچ کر اسنے شہرین کا نمبر ملایا تھا۔۔۔۔ جو اسنے کل ہی پھپھو سے لیا تھا ۔۔۔ وہ مصطرب سی موبائل کان سے لگائے بیٹھی تھی مگر شہرین نے کال نہیں اٹھائی ۔۔۔اسنے ایک گہری سانس لے کے دوبارہ نمبر ملایا۔۔۔"آپ کے مطلوبہ نمبر سے جواب موصول نہیں ہورہا"۔۔۔۔۔ آحر میں وہی ریکاڈڈ آواز سن کی اسکا بی پی ہی شوٹ کرگیا ۔۔۔

"جہنم میں جاو تم منحوس لڑکی۔۔۔ ہر بار ایک ہی بکواس کرتی ہو"۔۔۔۔ رانا اور شہرین کا غصہ ریکاڈڈ آواز پے اتار کے اسنے فون زور سے میز پر پٹخا۔۔۔۔ "پرفیکٹ اب فون نہیں اٹھا رہی۔۔۔افف مجھے آنا ہی نہیں چاہیے تھا اس شادی میں"۔۔۔ سر پکڑ کے خود کو

بھی کوسا۔۔ موبائیل پھر سے اٹھایا۔۔۔ مگراب اسنے نمبر نہیں ملایا۔۔۔ایک لمبا سا میسج ٹاہپ کیا۔۔۔اور شہرین کے نمبر پر سینڈ کردیا۔۔۔اور پر سکون ہو کے بیٹھی۔۔۔ کل اسے شہرین سے مل کر ساری بات کلھیر کرنی تھی۔۔۔اور اسے پتہ تھا وہ ضرور آئے گی۔۔۔شہرین ابرو قوف تھی اس سے کوئی بھی بات جان لینا نایاب کے باہیں ہاتھ کا کھیل تھا۔۔۔اسنے مسکرا کر لیپ ٹاپ دوبارہ کھول لیا۔۔۔ تھوڑی دیر میں اسکی امی آنے والی تھی۔۔۔اور اگر حووہ اسکو شادی والے گھر میں آرام سے اپنا کام کرتے دیکھ لیتیں تو۔۔۔۔استغفر اللہ۔۔۔اسنے یہیں تک سوچ کر جھر جھرلی۔۔۔اور جلدی جلدی کام نپٹانے لگی۔۔۔

اور شام کو جو اسکی امی آہیں گھر میں الگ ہی رونق لگ گئی۔۔۔ دیگر پھوپیاں اور مما نیاں بھی آچکیں تھیں۔۔۔سارے کزنز اکٹھے ہو چکے تھے۔۔۔ گھر پوری طرح چڑیا گھر بنا تھا۔۔۔۔ابھی لاونچ میں ایک طرف نوجوان پارٹی محفل سجائے بیٹھی تھی تو ایک طرف ساری حواتین کی اسپیشل عیبت کانفرنس بھی جاری تھی۔۔۔سارے مرد حضرات باہر لان میں محفل سجائے بیٹھے تھے۔۔۔ایسے میں ایک وہ تھی۔۔۔جو اکتائی ہوئی لگتی تھی۔۔۔۔کزنز میں وہ پہلے سے ہی روڈ اور سڑی ہوئی مشہور تھی۔۔۔اسلیے ان سب نے بھی اس سے کوئی خاص بات کرنے کی کوشش نہیں کی تھی ہاں البتہ وہ ان کی ساہیڈ پر ہی بیٹھی تھی

۔۔۔ کیونکہ عورتوں کی غیبتوں میں اسے کوئی انڑسٹ نہیں تھا۔۔۔ اور اگر کہیں وہ غلطی سے امی کو ٹوک دیتی تو انکا کا دو گھنٹے پر مشتمل ایموشنل لیکچر کون سنتا۔۔۔ اسلیے دور ہی رہی تھی۔۔۔۔ مگر حیرت والی بات تھی ناہل کا اسکی امی کے ساتھ چپک کے رہنا۔۔۔۔ وہ انکے آگے اتنی فرمابردای دیکھا رہاتھا کے سمینہ بھی حیران رہ گئی تھیں۔۔۔ انکی ہر بات میں ہاں میں ہاں ملاتا انکے سارے کام وہ کر رہا تھا۔۔۔۔ اور ثریا تو خوشی سے پھولے نہ سما رہی تھیں۔۔۔ ایسی فرماں برداری نایاب نے کبھی نہیں دیکھائی تھی۔۔۔ بقول انکے انکی بیٹی ایک نمبر کی پھوہڑ،سست، کام چور اور منہ پھٹ تھی۔۔۔ اور ناہل ہائے ایسی ہی تو بیٹا چاہیے تھا انہیں وہ بھی اسکے صدقے واری جا رہیں تھیں۔۔۔۔ نایاب نے کوفت سے سے جھٹکا بسماء اور فروا کو ایک نظر دیکھا جو اسکے کزنز کے ساتھ خوشگپیوں میں حد درجہ مصروف تھیں۔۔

"نایاب آپی آپ ہم سب کے ساتھ آکے بیٹھیں نا"۔۔۔ اسکی دیکھنے پر ایک کزن خوشی سے چہکا اور لپک اسکے پاس آیا۔۔۔ نایاب نے مسکرا کے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"میں تم لوگوں کے ساتھ ہی تو بیٹھی ہوں"۔۔۔ محبت سے اسکے ماتھے پر آئے بال پیچھے کیے۔۔ وہ احمر تھا تیرا سال کا لڑکا۔۔۔۔ اسکی چھوٹی پھپھو کا بیٹا۔۔۔۔

"مگر آپ بات کیوں نہیں کرتی؟؟"" ۔۔۔۔ وہ منہ بسور کر بولا تو نایاب بے اختیار مسکرائی ۔۔۔ "بات کر تو رہی ہوں تم سے" ۔۔۔۔ وہ اسکے ساتھ ہی جگہ بنا کے بیٹھ گیا تھا ۔۔۔

"مجھ سے کر رہی ہیں باقی سب سے بھی کریں نا جیسے یہ سب لڑکیاں کر رہی ہیں" ۔۔۔ اسنے اپنی بات پے زور دیتے ہوئے باقی لڑکیوں کی جانب بھی اشارہ کیا ۔۔۔

"مجھ سے اتنا نہیں بولا جاتا" ۔۔۔ نایاب نے مسکرا کے شانے اچکائے ۔۔۔ "ایک بات بھی لڑکیوں والی نہیں ہے آپ میں" ۔۔۔ وہ تو جیسے نایاب سے سخت خفا ہو چکا تھا ۔۔۔ منہ بنا کے دوسری جانب مڑا اور فروا کے ساتھ باتیں کرنے لگا ۔۔۔۔ جو انتہائی باتونی ہونے کا پورا ثبوت دے رہی تھی ۔۔۔۔

"ارے یار کیا فائدہ زارون ہی نہیں آیا آج کی محفل میں" ۔۔۔۔ مجمعے سے ایک خوبصورت سی لڑکی سخت مایوسی سے بولی تو نایاب بھی اسکی جانب مڑی ۔۔۔ وہ زرمین تھی احمر کی بڑی بہن ۔۔۔ اسکی بات پر محفل میں بیٹھیں سارلڑکیاں بھی اداس ہو گئیں وہ جواب اتنا تیار ہو کے آ ہیں تھیں صوف زارون کی وجہ سے وہ آیا ہی نہیں تھا ۔۔۔

"ہاں یار میں اتنا تیار ہو کے آئی تھی ۔۔۔ کے ایک نظر وہ ظالم مجھے بھی دیکھ لیتا تو دل کو آسرا سا ہو جاتا" ۔۔۔ ایک اور لڑکی مزید اداسی سے بولی تو نایاب کا دل کیا ان لڑکیوں کو حلائی شٹل میں بیٹھا کے مریخ بھیج دے ۔۔۔۔ انہی لڑکیوں کی وجہ سے وہ زارون خود کو

شہزادہ گلفام سمجھتا تھا۔۔۔ نایاب نے ایک منٹ باقی باتوں سے دیھان ہٹا کر زارون کو سوچا تھا۔۔۔ وہ اسکی سب سے بڑی پھپھو کا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔ اونچا لمبا قد، کسرتی جسم، خوبصورت کالے بال، شوخ سا اسکے لیے ایک لفظ مناسب تھا

۔۔۔ ہینڈسم۔۔۔۔ نایاب نے تھک کے جھرجھری لی۔۔۔ وہ اسے کبھی بھی پسند نہیں رہا تھا انتہائی بدتمیز مغرور اور اکھڑ دماغ کا مالک۔۔۔ لیکن لڑکیوں کے لیے الگ ہی مخصوص جان لیوا ادا رکھتا تھا۔۔۔ کوئی بھی لڑکی حاصل کرنا اسکی لیے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا

۔۔۔ نایاب نے گہری سانس لے کر اسے سوچنا بند کیا۔۔۔ "اسکی بلا سے جتنا بھی ہینڈسم ہو"۔۔۔ ایک تھکی ہوئی نظر سارے لاونج پے ڈالتی وہ امی سے نظر بچاتی اپنے کمرے میں چل دی تھی۔۔۔۔ پہلے زینے پے قدم رکھتے ہی اسے زارون کے آنے کی خبر سنائی دی تھی۔۔۔۔ لاونج میں ایک کھلبلی سی مچ گئی تھی اسکی بڑی پھپھو تشریف لا چکیں تھیں

۔۔۔۔ وہ پیچھے نہیں مڑی تھی۔۔۔۔ مگر اسے مڑنا پڑا تھا کیوں کے اسکی امی اسے پکار رہیں تھیں۔۔

"نایاب اوپر کدھر جا رہی ہو ادھر آو ملو پھپھو سے"۔۔۔ کہا تو انھوں نرمی سے تھا مگر انکے لہجے کی تنبہی وہ واضح جانتی تھی۔۔ اسلیے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجاتی وہ ان سب کی جانب مڑی۔۔۔ کیونکہ وہ سب سے الگ جگہ پے کھڑی تھی۔۔۔ اسلیے سب اسے ہی

دیکھ رہے تھے۔۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی ان تک آئی۔۔۔۔"اسلام علیکم پھپھو"
۔۔۔مسکرا کے انکے گلے لگی۔۔۔۔"وعلیکم سلام۔۔۔کیسی ہو میری بچی"۔۔۔وہ اتنے پیار سے بولیں کے نایاب کے گلے میں کچھ اٹکا۔۔۔انھوں نے مسکرا اسے اپنے سامنے کیا دونوں ہاتھوں کے ہالے میں اسکا چہرا تھاما اور اسکی پے شانی چومی۔۔۔وہ تو بے ہوش ہونے کے بلکل قریب تھی۔۔۔"۔میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں""۔۔۔زبردستی مسکراہٹ سجائے وہ بمشکل بولی۔۔۔اور قدرے حیران نظروں سے اپنی ان پھپھو کو دیکھا جو محبت سے بات کرنا تو دور محبت سے دیکھتی بھی نہیں تھیں۔۔۔۔

"ماشاء اللہ کتنی بڑی ہو گئی ہو۔۔محبت سے اسے دیکھا۔۔پھر سریا کی جانب مڑیں ۔۔۔بھئی سریا اسکی شادی کے بارے میں کچھ سوچا کے نہیں۔۔۔شادی کے لائق تو ہو گئی ہے اب"۔۔شامل پھپھو کی اس بات پر نایاب تو نایاب پورے لاونج میں سناٹا چھا گیا ۔ایک بیٹے کی ماں یہ کیوں پوچھ رہیں ہیں یہ سب اچھے سے سمجھ سکتے تھے۔۔۔ناہل کے دل پر تو کسی نے کند ھی چھری چلادی تھی۔۔۔بسماء اور فروا ہمدردی سے اسکے ساتھ اکے کھڑیں ہوہیں۔۔۔

"ارے بھابھی ساری باتیں یہیں کھڑے کھڑے کریں گی آہیں آرام کرلیں تھوڑی دیر" ۔۔۔سمنیہ نے ناہل کہ اڑتی رنگت دیکھ کر بات بدلی تھی (کچھ تو وہ بھی سمجھ چکی تھیں)

۔۔"نایاب بچے جاو جا کے پیارے میاں کو بولو کے بڑی بھابھی کے لیے اچھی سی چائے لے کر آہیں"۔۔۔انہوں نے نایاب کو بھی وہاں سے ہٹانا چاہا تھا۔۔۔وہ بمشکل وہاں کھڑی تھی۔۔۔فورا کچن جانے کے لیے لپکی تھی

"ارے پی لیں گئے چائے بھی۔۔۔بڑی پھپھو نے اسے بازو سے پکڑ کر جانے سے روکا تھا۔۔۔"پہلے زارون سے تو مل لو"۔۔۔انہوں نے محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھا ۔۔۔اور نایاب کو اسکے مقابل کھڑا کیا۔۔۔نایاب نے رسمی سا مسکرا کر اسے سلام کیا ۔۔۔جسکا جواب اسنے ہلکا سا سر خم کر کے دیا اپنی سحر انگیز شخصیت کے ساتھ وہ اسکے بلکل سامنے تھا۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر باندھے پر شوق نظروں سے نایاب کو دیکھ رہا تھا ۔۔۔وہ صبح والے لباس میں ہی تھی ڈوپٹہ سر پر اوڑھے اپنی خوبصورت سبز آنکھوں سے اسے گھور کر ایک نظر دیکھا پھر سر جھٹکا اور جو نظر ناہل پر پڑی تو۔۔۔۔وہ شکوہ کناہ نظروں سے اسے دیکھتا الٹے قدم اٹھاتا وہاں سے باہر نکل گیا۔ نایاب کے ماتھے پر بل پڑے ۔۔۔اسے کیا ہوا تھا بھلا؟؟۔۔

"کیسی ہو نایاب؟؟"۔۔۔زارون کی شوخ آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی تو وہ اسکی جانب مڑی۔۔۔کیسی بے باک نظروں سے گھور رہا تھا وہ۔۔۔

"میں بلکل ٹھیک ہوں زارون بھائی۔۔۔۔آپ آرام کریں میں چائے بھجواتی ہوں"۔۔ اسکی برادشت یہیں تک تھی۔۔۔تپی ہوئی مسکراہٹ سے اسے بھائی بولتی وہ کچن کی جانب مڑ گئی۔۔۔زارون نے دلچسپ مسکراہٹ سے اسکی پشت کو گھورا تھا۔۔۔"بھائی تو بلکل نہیں میں تمہارا۔۔۔اور یہ بہت جلد تمہیں پتہ چل جانا ہے"۔۔۔مسکرا کے سوچا اور سر یا ممانی سے جھک کے ملا جو نایاب کی حرکت پے دانت کچکچا رہیں تھیں۔۔۔۔فروا اور بسماء کے دلوں پر کسی نے ٹھنڈی پھوار سی ڈال دی تھی۔۔۔بھلے ہی وہ ہینڈسم تھا۔ مگر نایاب کے لیے تو ناہل ہی پرفیکٹ تھا۔ ہونہہ آیا بڑا۔ فروا نے منہ چڑھا کے اس مغرور شہزادے کو دیکھا جسکو وہاں موجود ہر لڑکی حسرت سے دیکھ رہی تھی۔۔اور بسماء کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کچن کی جانب گھیسٹا۔۔۔۔

پھپھو اور زارون کے لیے پیارے میاں کو چائے بھجوانے کا بولنے کے بعد وہ ناہل کو تلاش کرتی باہر نکلنے لگی تو سامنے سے آتی دونوں لڑکیوں سے ٹکرا گئی۔۔۔نایاب نے جھنجھنلا کے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔۔

"فروا کب چلنا آئے گا تمہیں؟"۔۔۔زارون کا سارا عصہ ان دونوں پے نکلا تھا

"ارے کیا ہوگیا؟۔۔۔ ہم کوئی جان کے تھوڑی ٹکرائے ہیں جو یوں بھڑک رہی ہو"۔۔۔ فروا منہ بسورتی ناراضگی سے بولی تو وہ بھی نارمل ہوئی۔۔۔چند گہری سانسیں لے کر امڈ آیا غصہ ٹھنڈا کیا۔۔۔

"سوری یار بس وہ تھک گئی ہوں"۔۔۔ شرمندہ نظروں سے فروا کو دیکھا۔۔

"تھک گئی ہو یا زارون کا غصہ ہم پے نکال رہی ہو"۔۔۔ فروا نے دونوں بازو سینے پر باندھ کے تیکھی نظروں سے نایاب کو گھورا۔۔

"دفع کرواسے۔۔۔ بھاڑ میں جائے میری طرف سے"۔۔۔ اسنے ناگواری سے سر جھٹکا ۔۔۔

"تم بھاڑ میں بھیج رہی تو کیا۔۔۔ تمہاری پھپھو تو کچھ اور ہی سوچ رہیں ہیں"۔۔۔ فروا نے مزے سے کہتے شانے اچکائے۔۔۔ تو نایاب نے بری نظروں سے اسے گھورا۔

"وہ کیا سوچتی ہیں کیا نہیں مجھے فرق نہیں پڑتا سمجھی۔۔۔"

"اور انکا بیٹا جو سوچتا ہے اس سے فرق پڑے گا تمہیں؟؟؟۔۔۔ فروا نے سوالیہ آبرو اٹھا کے نایاب کو دیکھا۔۔۔

"واٹ ایور"۔۔۔اسنے ہاتھ جھلا کے ناگواری سے کہا۔۔۔"اسے میں بعد میں سیدھا کروں گی پہلے اس ناہل سے نپٹ لوں"۔۔۔ڈوپٹہ سر پے جماتی وہ باہر نکلی تو فروا اور بسماء اسکے پیچھے لپکیں۔۔۔ناہل نے کیا کیا؟؟ بسماء نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔

"کیا تو کچھ نہیں۔۔۔مگر کچھ عجیب بی ہیویر تھا اسکا۔۔۔کچھ پریشان لگا مجھے۔۔۔۔دیکھتی ہوں جا کے کیا ہوا اسے"۔۔۔۔وہ نارمل انداز میں بولتی باہر کی جانب بڑھ رہی تھی ۔۔۔فروا نے بسماء کا بازو پکڑ کر اسے نایاب ک پیچھے جانے سے روکا۔۔۔"انہیں کچھ دیر اکیلا رہنے دو"۔۔۔بسماء کی سوالیہ نظروں کے جواب میں بولتی ہوئی ان سارے مسلوں کا حل سوچنے لگی تھی۔۔۔۔جو اسکی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

نایاب اسے ڈھونڈتی باہر سوئمنگ پول کی جانب آئی تھی۔۔۔توقع کر عین مطابق وہ وہیں تھا۔۔۔دونوں ہاتھ پیچھے فرش پر ٹکائے دونوں پاوں پانی میں لٹکائے وہ آسمان پر جانے کیا تلاش رہا تھا۔۔۔۔(وہ مسکرائی تھی پتہ نہیں کیوں؟۔۔۔اسنے پہلی بار کسی لڑکے کی فکر کی تھی وہ بھی نہ جانے کیوں۔۔۔اتنے سارے کیوں تھے اسکی زندگی میں)۔۔۔اسنے سارے خیالات کو ذہن سے جھٹکا اور پائینچے اوپر کرتی اسکے داہیں جانب بیٹھی تھی۔۔۔

"اہم اہم"۔۔۔جب کافی دیر تک ناہل نے اسکے آنے کا نوٹس نہیں لیا تو اسنے گلا گھنگھارا ۔۔۔وہ چونک کے اسکی جانب مڑا۔۔۔اسے دیکھ کے ساری اداسی ہوا ہوئی آنکھوں کی

چمک مزید بڑھی۔۔۔"تم کب آ ہیں؟؟"مسکرا کے پوچھتا وہ سیدھا ہو کے بیٹھا۔۔۔ہاتھ اب گود میں تھے۔۔۔

"جب تم اپنے خیالوں کی دنیا میں کھوئے تھے۔۔۔وہ شرارت سے مسکرا کے بولی۔سچ سچ بتاؤ کسے ڈھونڈ رہے تھے آسمان میں شہرین کو؟؟"۔۔وہ تشویش سے آنکھوں میں شرارت لیے پوچھ رہی تھی۔۔۔ناہل نے بے اختیار اسے دیکھا۔۔۔اور پھر اداسی سے مسکرایا۔۔۔"ہاں شاید اسے ہی یاد کر رہا تھا"۔۔مدہم آواز میں بڑبڑایا

"کیا ہوا ناہل تم پریشان لگ رہے ہو۔۔۔کوئی بات ہوئی کیا شہرین سے۔۔کہیں تم نے پھر سے جھگڑا تو نہیں کیا""۔۔وہ یک دم پریشان ہوئی تھی۔۔۔(کہیں ناہل کو پتہ تو نہیں چل گیا کے شہرین فلم کر رہی ہے)۔۔۔

"ہاں بہت شدید لڑائی ہوئی ہے میری۔۔۔وہ کیوں نہیں جانتی کے میں کیا چاہتا ہوں۔۔۔۔وہ کیوں کسی اور سے بات کرتی ہے"۔۔۔وہ اتنی شدت سے دکھ بھرے لہجے میں بول رہا تھا کے نایاب کی بے چینی مزید بڑھ گئی۔۔۔ظاہر ہے وہ اسکی بات کا اصل مطلب نہیں سمجھ پا رہی تھی۔۔۔"جب کسی اور کی نظر اس پر پڑتی ہے تو میرا دل دکھ جاتا ہے نایاب۔۔میں کیا کروں؟؟"شدید بے بسی تھی اسکی آواز میں۔۔۔نایاب کے دل کو کچھ ہوا۔۔

"ناہل تم پریشان مت ہو میں بات کروں گی شہرین سے وہ فلم نہیں کرے گی۔۔۔۔وہ نادان ہے تھوڑی "۔۔۔نایاب نے ہمدردی سے بولتے اسکے شانے پر ہاتھ رکھے ۔۔۔ناہل نے چونک کے اسے دیکھا۔۔۔مگر وہ بول رہی تھی بنا اس پر دھیان دیے ۔۔۔"تم یہ سب باتیں اتنی ہی محبت سے اسے سمجھاو گئے تو وہ سمجھ جائے گی.۔۔۔ہر لڑکی ایسا ہی ہمسفر تو چاہتی ہے جوان پر کسی کی بری نظر بھی "براداشت نہ کرپائے" ۔۔۔۔اب اپنا ہاتھ اسکے کندھے اٹھا کے واپس گود میں رکھا۔۔۔ناہل کو کچھ منٹ لگے تھے اسکی ساری بات کا مطلب سمجھنے میں۔۔۔۔مطلب کے شہرین ان سب کو بے وقوف بناگئ تھی۔۔۔۔شدید غصے سے اسکے ماتھے کی رگیں تن گئیں تھیں۔۔۔

"تم اسے کچھ نہیں سمجھاوگی۔۔۔میں خود اس سے بات کروِ گا"۔۔ حتمی لہجے میں بولتا وہ دوسری جانب مڑگیا۔۔۔نایاب نے حیران نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"ارے واہ ابھی تو اس سے جھگڑے کی وجہ سے اداس بیٹھے تھے اور اب ہو کے غصہ دکھا رہے ہو"۔۔۔نایاب نے مصنوعی غصے سے بولتے ہوئے اسکے کندھے پر دھپ رسید کی ۔۔۔

"میں اس سے جھگڑا کرنے پر اداس نہیں ہوں۔۔۔نا ہی اسکے فلم کرنے سے مجھے اب کوئی ایشو ہے"۔۔۔وہ حفا سا بولا تھا۔۔۔نایاب نے چونک کے اسے دیکھا

"پھر کون سی وجہ ہے۔۔۔؟؟؟"

"چھوڑو مجھے تم بتاو کے یہ زارون کا کیا چکر ہے۔۔۔۔شماہل ممانی کیا کہہ رہی تھیں اندر "۔۔۔وہ بھڑک کے اسکی جانب مڑا تھا۔۔۔آنکھوں حد درجہ ناگواری تھی۔۔۔نایاب نے کوفت سے آنکھیں گھماہیں۔۔۔

"تم بھی مجھ سے ہی پوچھو۔۔۔۔پتہ تو ہے تمہیں شماہل پھپھو کا ہر جگہ فصول بولنے کی عادت ہے انہیں"۔۔۔وہ جل کر بولی تھی۔۔۔سر نفی میں ہلایا۔۔۔

"مجھے تو لگتا ہے وہ تمہارا رشتہ مانگ رہی تھیں اپنے بیٹے کے لیے"۔۔۔لہجہ انتیہائی سرسری سا رکھا۔۔دل پے جو گزری سو گزری۔۔۔۔

"مجھے بھی یہی لگا"۔۔۔اسنے صاف گوئی جواب دیا۔۔۔ناہل نے کھنکھیوں سے اسے دیکھا اسکا نیم رح واصح تھا۔۔۔نظریں سامنے پانی پر ٹکاہیں تھیں۔۔۔اسکے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا نہ خوشی کا نہ دکھ کا۔۔۔

"اگر انھوں نے باقاعدہ تمہارا رشتہ مانگ لیا تو تم ہاں کر دو گی؟؟"۔۔۔کافی دیر سے مچلتا سوال اسکی زبان پر آ ہی گیا تھا۔۔۔نایاب نے قابل فہم نظروں سے دیکھا۔۔۔اسکی آنکھوں میں بہت سی امیدیں جگمگا رہیں تھیں۔۔۔۔

"مجھے وہ کبھی کبھی پسند نہیں رہا۔۔۔میں صاف انکار کردوں گی"۔۔۔۔اسنے حتمی لہجے میں بولتے شانے اچکائے۔۔۔اسکے جواب پر وہ جو زمین میں دھنسا جا رہا تھا ہواہوں میں اڑنے لگا تھا۔۔۔۔ہلکا سا ہو گیا۔۔۔مگر پھر اپنی خوشی کو قابو کیا۔۔۔"اور اگر سر یا ممانی نے انکار کی وجہ مانگی تو؟؟"

"تمہیں اتنا اچھا لگا کیا جو وہ اسے ہی ڈسکس کرنا چاہ رہے ہو تم؟؟"۔۔۔نایاب نے بات گھمانی چاہی اس سوال کا جواب تو خود بھی اسکے پاس نہیں تھا۔۔۔

"ہمم اچھا تو ہے وہ۔۔۔گڈلکنگ ہے،ہینڈسم ہے،اپنا خود کا بزنس ہے اسکا۔۔۔وہ کسی بھی لڑکی کا آہیڈیل ہو سکتا ہے۔۔۔"

"ہو گا آہیڈیل۔۔۔مگر مجھے اسکی نظریں عجیب لگتی ہیں۔۔۔ایسے لگتا تھا جیسے ایکسرے کر رہا ہو"۔۔۔نایاب نے انکھیں میچ کے جھرجھری لی۔۔۔نائل ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

"تو تم اسکے سامنے مت جایا کرو"۔۔۔پتہ نہیں مشورہ تھا کے اسکے دل کی آرزو۔۔۔نایاب نے آنکھیں سکیڑ کے اسے دیکھا۔۔۔وہ سر جھکائے پانی میں اپنے پاوں ہلا رہا تھا۔۔۔پول کے پانی میں لہریں سی اٹھ رہیں تھیں۔۔۔اس پل نایاب کو وہ بہت اچھا لگا تھا۔۔۔اپنے بہت قریب۔۔اسکی فکر کرتا ہوا اپنا اپنا سا۔۔۔بس کچھ لمحوں کا سحر تھا وہ چونکی اور فورا اسے پہلے دوسری جانب مڑی۔۔۔"حد ہے میں کیوں گھور رہی ہوں اسے

"۔۔۔دل میں بڑبڑائی۔۔۔اور خود کو نارمل کرتی واپس اسکی جانب مڑی۔۔۔۔"میں کب جاتی ہوں خود آگیا آج سامنے"۔۔۔ہاتھ جھلا کے لاپرواہی سے کہا تو ناہل نے محظوظ مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔۔۔اسکا کچھ لمحوں کے لیے کھو جانا اسنے بھی نوٹ کیا تھا ۔۔۔دل میں ایک دم ہی خوشگوار سا احساس جاگا تھا۔۔۔

"ہمم مگر اب وہ یہیں رہے گا تو دھیان رکھنا"۔۔۔سرسری سا بول کے اسنے نایاب کے جانب دیکھا۔۔۔

"تم کیوں چاہتے ہو کے میں اسکے سامنے نہ جاؤں ؟"؟۔۔۔نایاب نے جانچتی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔تو وہ دلکشی سے مسکرا کر اسکے چہرے کے قریب جھکا۔۔۔اسکی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔"تم جانتی ہو کے کیوں بول رہا ہوں"۔۔محظوظ سا بولا تو نایاب نے سٹپٹا کے دوسری جانب دیکھا۔۔۔ناہل نے اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر دوبارہ سامنے کیا ۔۔۔اتنی جرات پے نایاب کی آنکھیں باہر ابلنے کو تھیں۔۔۔۔"تم پر کسی کی بری نظر مجھ سے برداشت نہیں ہوتی نایاب۔۔۔اپنا خیال رکھا کرو"۔۔۔دھونس سے بات مکمل کی اور اسکی تھوڑی چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔نایاب نے پھٹی آنکھوں سے اسے سر اٹھا کے دیکھا۔۔۔وہ سر جھٹکتا اندر کی جانب بڑھا۔۔۔نایاب نے بے اختیار اپنی تھوڑی کو چھوا ۔۔۔سب کچھ سمجھ میں آیا تھا اسے مگر پھر بھی کچھ سمجھنا نہیں تھا اسے۔جھرجھری لیتی وہ بھی

اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔گہری سانس لیتی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔سب سونے جا چکے تھے لاونج اب حالی تھا۔۔

"اسکی شادی ہونے والی ہے۔۔۔اگر یاد نہیں ہے تو یاد کرلو کے اسی کی شادی میں تم آئی ہو"۔۔۔نایاب نے جیسے ہی پہلے زینے پر قدم رکھا تو زارون کی آواز نے اسکے اٹھتے قدم روک لیے وہ بے اختیار اسکی جانب مڑی۔۔۔سینے پر بازو باندھے وہ تیکھی نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔وہ گہری سانس لیتی ایک قدم نیچے اتری۔۔۔سینے پر بازو باندھے تندھی سے اسے دیکھا۔۔۔"مجھے اچھی طرح یاد ہے کے میں یہاں کس لیے آئی ہوں آپکو مجھے یاد کروانے کی صرورت نہیں زارون بھائی"۔۔۔جتاتے ہوئے تنگ کے بولی تو وہ یک دم مشتعل ہوا۔۔۔

"میں تمہارا بھائی نہیں ہوں جتنی جلدی یہ بات ہوسکے اپنے دماغ میں بیٹھا لو"۔۔۔وہ شدید غصے سے بولتا ایک قدم اسکے مزید قریب آیا۔۔۔۔۔

"اور میں آپکی کوئی بھی بات نہیں مانوگی یہ بات آپ اپنے دماغ میں بیٹھا لیں"۔۔۔۔وہ دوبدو بولی۔۔۔"اور میرے ساتھ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔انگلی اٹھا کے اسے وارن کیا اور واپس اپنے کمرے کے جانب پلٹی۔۔۔زارون نے غصے سے اسے بازو سے پکڑ کر واپس اپنی جانب کھینچا۔۔۔وہ اچانک سے سینے سے ٹکرائی تو چکرا کے

رہ گئی۔۔۔ باہیں ہاتھ سے سر پکڑ کر سیدھی ہوئی۔۔۔اور شعلے برساتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"میں فری نہ ہوں اور جو باہر اسکے ساتھ بیٹھی فری ہو رہی تھی اسکا کیا؟۔۔۔وہ غصے سے یک دم دبا دبا غرایا۔۔

نایاب نے زور سے جھٹک کے بازو اسکی قید سے آزاد کیا۔۔۔

"آج تو آپ نے مجھے ٹچ کرنے کی غلطی کر دی ہے آج کے بعد اگر مجھے ٹچ کیا تو منہ توڑ دوں گی"۔۔۔شدید غصے سے اسکی آنکھوں میں نمی آگئی تھی۔۔۔آواز بھی پھٹ گئی تھی ۔۔۔زارون نے مشتعل ہو کر اسکا چہرہ اپنے سحت ہاتھوں میں جکڑا۔۔۔"کیوں میرا چھونا کیوں برا لگ رہا ہے جب اسنے چھوا تھا تو تو برا نہیں لگا۔۔۔اسکا تو منہ نہیں توڑا"۔۔۔وہ وحشی پن پے اتر آیا تھا۔۔۔۔اس سے پہلے کے نایاب کچھ کہتی۔۔۔اچانک سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی تھی۔۔۔زارون نے اسے گھما کے اسکے منہ پے سحتی سے ہاتھ رکھا اور زینوں کے نیچے چھپ گیا۔۔۔نایاب نے اتنا بے بس خود کو پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔۔۔منہ پر اسکے ہاتھ کی وجہ سے دم گھٹنے لگا تھا۔۔۔وہ دم سادھے کھڑا تھا ۔۔۔جب قدموں کی آوز دور ہوئی تو نایاب نے اسکی سانسیں اپنے کان کی لوں پر محسوس کی تھیں۔۔۔"تم صرف میری ہو آج کے بعد مجھے ناہل کے ساتھ نظر نہ آو"۔۔۔بہک کے

کہتا وہ اسے مشتعل کر گیا نایاب نے اپنے ہونٹوں پے رکھا اسکا ہاتھ بری طرح اپنے دانتوں میں جکڑلیا۔۔۔درد کی شدت سے وہ بلبلا اٹھا فوراً اسے چھوڑا۔۔۔نایاب نے اچھا خاصہ زخم دینے کے بعد اسے چھوڑا تھا

"مجھے کمزور سی لڑکی سمجھ کر دھونس جمانے کی کوشش کی تو انجام کے ذمہ دار آپ خود ہونگے۔۔۔مجھ سے دور رہیں۔۔۔"آئے ایم وارنگ یو"۔۔۔۔غصے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا اور ایک بری نظر ہاتھ سہلاتے زارون پر ڈال کے اپنے کمرے میں چل دی ۔۔۔کمرے میں پہنچ کے فوراً واش روم گھسی۔۔۔سینک پر جھک کر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے اپنی آنکھوں پر مارے۔۔۔اور آئینے میں اپنے عکس کو دیکھا۔۔۔سرخ بھیگی آنکھیں۔۔۔اسے شدت سے اپنی بے بسی پر رونا آیا تھا۔۔۔مگر اسے رونا نہیں تھا ۔۔۔وہ نایاب تھی ٹوٹ نہیں سکتی تھی۔۔۔ایسے ہی کسی مرد کے آگے کمزور نہیں پڑ سکتی تھی۔۔۔ایک عظم سے آنکھیں رگڑیں۔۔۔اور خود کو نارمل کر کے واپس کمرے میں آئی۔۔۔بسماء اور فروا جانے کہاں تھیں۔۔۔وہ بیڈ پر داہیں کروٹ لیتی لیٹ گئی تھی ۔۔۔"سب ٹھیک ہو جائے گا خود کو تسلی دیتی آنکھیں موند گئی"۔۔۔مگر اس بات سے انجان کے اب اسکی زندگی میں کچھ ٹھیک نہیں ہونا تھا۔۔۔۔۔

روز کی طرح اس صبح بھی وہ دادو کو ناشتہ کروانے کے بعد جاگنگ کے لیے گئی تھی ۔۔۔ مطلوبہ پارک پہنچ کر نظریں "اسکی" تلاش میں پورے پارک پر دوڑاہیں ۔۔۔ معمول کے مطابق کچھ بزرگ اور کچھ نوجواں لڑکے لڑکیاں رننگ ٹریک پر بھاگتے نظر آرہے تھے ۔۔۔ وہ اسے دود سنگی بینچ پر بیٹھی دیکھائی دی تھی ۔۔۔ اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے مناسب قدم اٹھاتی اس تک آئی تھی ۔۔۔ گرے جینز کے ساتھ ریڈ ٹاپ پہنے وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی تھی ۔۔۔ سن گلاسز بالوں پر ٹکا رکھے تھے جھنجھنلائی ہوئی بار بار گھڑی دیکھ رہی تھی ۔۔۔ نایاب کو دیکھ کے یک دم چونکی ۔۔۔ منہ ایسا بن گیا جیسے "کڑوا بادام" کھا لیا ہو ۔۔ کل پارٹی سے آنے کے بعد جب سے اسنے نایاب کا میسج پڑھا تھا اسکا خون کھول رہا تھا ۔۔۔ نایاب نے مسکرا کر سر جھٹکا اور اسے سلام کرتی اسکے ساتھ ہی بینچ پر بیٹھ گئی ۔۔۔

"وسلام" ۔۔۔ اسنے ناک سکوڑ کر ناگواری سے جواب دیا ۔۔۔۔ "کیوں بلایا ہے مجھے یہاں ؟ ۔۔۔ ایک نفرت بھری نظر نایاب پر بھی ڈالی ۔۔۔

"میں نے تمھیں یہاں کیوں بلایا ہے شہرین یہ میں میسج پے بتا چکی ہوں" ۔۔۔ نایاب لاپرواہی سے شانے اچکا کر بولی تو چڑ ہی گئی ۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے فلم والی بات پے مجھے بلیک میل کرو گی تو میں تمہاری بات مان لوں گی" ! ۔۔۔ طنزً مسکرائی ۔۔۔ "میں وہ فلم کسی حال میں نہیں چھوڑوں گی ۔۔۔ چاہے اسکے لیے مجھے کچھ بھی کیوں نا کرنا پڑے" ۔۔۔ نفرت سے کہتی وہ نایاب کو قابل رحم لگی

"کیا تم اس سے پیار نہیں کرتی ؟؟ اسکی خاطر ایک فلم نہیں چھوڑ سکتی ؟؟ "نایاب نے سوالیہ آبرو اٹھا کے بے یقینی سے اس سے پوچھا ۔۔۔

"یہ پیار محبت سب فلمی باتیں ہیں ۔۔۔ میں پریکٹیکل لڑکی ہوں میرے لیے میرا کیریر ذیادہ اہم ہے" ۔۔۔ اسنے گردن اکڑا کے اعتماد سے جواب دیا

"تو تم ناہل کو چھوڑ دو گی ؟؟؟"

"میں اسے کیوں چھوڑوں گی شادی کے بعد اسکی اجازت سے فلم کروں گی* ۔۔۔ وہ اتنے یقین سے بولی کے نایاب نے الجھ کے اسے دیکھا

"وہ شادی سے پہلے فلم نہیں کرنے دے رہا تو شادی کے بعد کیوں کرنے دے گا ۔۔۔ ؟؟؟"

"ابھی ہمارا کوئی رشتہ نہیں ہے شادی کے بعد ہم مضبوط رشتے میں بندھ جاہیں گے ۔۔۔ تب وہ کبھی بھی مجھے چھوڑ نہیں پائے گا ۔۔۔ اور مجھے فلم بھی کرنے دے گا" ۔۔۔ وہ حد سے زیادہ پر اعتماد تھی ۔۔۔

"شادی کے بعد اسنے تمہیں طلاق دے دی تو؟؟"؛ ! ۔۔۔نایاب نے آنکھیں بڑی کر کے کے اسے دیکھا۔۔۔۔

"نہیں دے گا"۔۔۔گردن ہنوز اکڑی تھی۔۔۔

"کیوں نہیں دے گا؟؟؟"

"کیوں کے ہم حق مہر ! ! "۔۔۔وہ یک دم بولتے ہوئے چپ ہوئی گڑبڑا کے نایاب کو دیکھا۔۔۔"میرا مطلب ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے مجھے نہیں چھوڑے گا"۔۔۔لہجہ مضبوط کر کے بات مکمل کی مگر اب پہلے والا اعتماد نہیں تھا۔۔۔نایاب آرام سے ٹیک لگا کے بیٹھی اسکی توقع کے عین مطابق شہرین بے وقوفی کر گئی تھی پوری بات سمجھنے میں اسے دو منٹ لگے تھے۔۔۔

"رہیلی شہرین "تمہیں لگتا ہے کے ناہل اتنا بچہ ہے کے تم لوگ اسے حق مہر کی رقم میں پھنسا لو گے۔۔۔۔تم یہ چالیں مت چلو۔۔۔انکا انجام اچھا نہیں ہوتا۔۔۔سمجھداری اسی میں ہے تم فلم نہ کرو"۔۔۔اسنے تحمل سے اسے سمجھاتے ہوئے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا وہ کرنٹ کھا کر کھڑی ہوئی۔۔۔"تمہارے یہ مورل لیکچرز ناہل کو ہی اچھے لگتے ہوں گے مجھے نہیں۔۔۔اسلیے مجھ پے اپنا وقت ضائع مت کرو۔۔۔اور ناہل کو میں خود ہینڈل کر لوں گی تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔کروفر سے بات مکمل کی سن گلاسز

آنکھوں پر ٹکائے۔۔۔اور نفرت بھری نظر نایاب پر ڈالتی اپنی کار کی جانب بڑھ گئی ۔۔۔نایاب افسوس سے اسکی پشت کو گھورتی رہی۔۔۔وہ منظر سے غاہب ہوئی تو اسنے تھک کر سر جھٹکا۔۔۔"وہ کیسے بھول گئی کے نصیحت تو وہی قبول کرتا ہے.جس کے دل پے اللہ نے "مہر" نہ لگائی ہو"۔۔۔۔

گہری سانیس لیتی وہ واپس گھر کو پلٹی آج کا دن بہیت اہم تھا آج نا ہل کی ڈھولکی تھی اسے جلدی سے گھر پہچنا تھا۔۔۔۔

گھر پہنچنے پر الگ ہی افراتفری کا سامنا کرنا پڑا تھا اسے ملازم یہاں وہاں بھاگ کرے سب کو ناشتہ سرو کررہے تھے۔۔۔کچھ مہمان ڈاہننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے۔۔۔کچھ ابھی سو رہے تھے اور کچھ کو ناشتہ انکے کمروں میں دیا جا رہا تھا۔۔اسکی نظر کچن سے نکلتی اپنی "امی" پر پڑی تو بے اختیار بڑے پلر کے پیچھے ہوئی۔۔۔

"ارے پیارے میاں یہ نایاب اماں کو ناشتہ کروانے کے بعد گدھے کے سر سے سینگ کی مانند کدھر غاہب ہو گئی ہے۔۔۔اتنا کام پڑا ہے اور اس لڑکی کا کوئی اتا پتہ ہی نہیں ہے "۔۔۔سریا غصے سے اونچا اونچا چلا رہی تھیں۔۔۔وہ بے اختیار سمٹ کے کھڑی ہوئی تھی ۔۔۔(اگر جو امی اسے ٹریک سوٹ میں دیکھ لیں۔۔۔تو مہمانوں کا لحاظ کیے بنا اسکی درگت بنا دیں)۔۔۔اسنے ڈر کر جھرجھری لی۔۔۔امی کی آواز آنا بند ہوئی تو۔۔۔اسنے

کچھوے کی طرح گردن نکال کر دیکھا وہ واپس کچن میں جا چکیں تھیں ۔ ۔ ۔ اسنے اللہ کا شکر ادا کیا اور دبے پاوں سب سے بچتی اپنے کمرے کی جانب دوڑی ۔ ۔ ۔ ۔ مگر اسکی قسمت خراب تھی کیونکے زارون اسے دیکھ چکا تھا ۔ ۔ ۔

"ارے نایاب تم کہاں گئی تھی ""اسکی حیرت بھری آواز سنائی دی تو نایاب دانت کچکچاتی اسکی جانب مڑی ۔ ۔ ۔ "اوہ تو تم جاگنگ کرنے گئی تھی" ۔ ۔ ۔ اسکا ٹریک سوٹ دیکھتے معصومیت سے اتنا اونچا بولا کے سریا ممانی سن سکیں ۔ ۔ ۔ نایاب نے کوفت سے آنکھیں گھمائیں ۔ ۔ ۔ وہ رات کا بدلہ لے رہا تھا ۔ ۔ ۔ اور پھر وہی ہوا جسکا ڈر تھا سریا بیلن پکڑے کچن سے اگلے ہی باہر آئیں ۔ ۔ ۔ نایاب کو ٹریک سوٹ میں دیکھ کے ان کا خون ہی کھول گیا ۔ ۔ ۔

"آج کے دن بھی تم دوڑنے چلی گئی نایاب ۔ ۔ ۔ کوئی احساس ذمہ داری ہے تم میں کے نہیں؟؟" ۔ ۔ ۔ مہمانوں کا لحاظ کرتے ہوئے وہ شاہستہ انداز میں اسے ڈانٹ رہیں تھیں ۔ ۔ ۔

امی ! اگر مجھ میں زرا سی بھی احساس ذمہ داری نہیں ہے ۔ ۔ ۔ تو آپ مجھ پے اپنا وقت کیوں ضائع کر رہی ہیں لے آئیں کوئی ذمہ دار لڑکی" ۔ ۔ ۔ ۔ وہ ہاتھ ہوا میں لہرا کر ڈھیٹائی سے بولی تو سریا نے مہمانوں کا لحاظ کیے بنا بیلن رکھ کے اسے مارا وہ بروقت نیچے ہوئی اور

بیلن اسی کو لگا جس نے ساری "حرکت" کی تھی۔۔ کیونکہ وہ اسکے بلکل پیچھے کھڑا تھا اور امی آگے وہ درمیاں میں تھی اسلیے جب وہ نیچے ہوئی تو بیلن زارون کے سر پے لگا۔۔۔

"آوچ"۔۔۔ زارون کی درد بھری اونچی آواز آئی تو نایاب نے بمشکل ہنسی روکتی کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔ سر یا کو نایاب بھول گئی تھی بھاگ کر اس تک آہیں تھیں۔۔۔

"ارے بیٹا لگی تو نہیں تمہیں۔۔ سوری میں نے دیکھا نہیں"۔۔ شرمندگی سے بولتیں اسکا سر سہلانے لگیں جہاں چھوٹا سا سینگ بھی نکل آیا تھا

"نہیں آنٹی اتنی چوٹ سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ ڈونٹ وری ! میں ٹھیک ہوں "۔۔ لجاجت سے بولتا وہ انکی شرمندگی کم کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔۔ جبکہ وہ مزید شرمندہ ہو رہی تھیں۔۔

"ایسے کیسے نہیں لگی دیکھو گھومڑ نکل آیا ہے۔۔ آو میرے ساتھ دوا لگا دوں"۔۔ وہ اسے بازو سے پکڑ کر اندر کمرے کی جانب لے گئیں۔۔۔

نایاب نے اطمینان سے دونوں ہاتھ جھاڑے تھے۔۔۔

"ہونہہ آیا بڑا مجھے ڈانٹ پڑوانے خود بیلن پڑ گیا۔۔۔ "گڈ" آئے ایم پراوڈ آف یو امی "۔۔۔ دل ہی دل میں امی کو داد دیتی وہ کمرے میں آئی۔۔۔ وہاں الگ ہی سین کریٹ تھا۔۔۔ ناہل بیڈ پر سر پکڑے بیٹھا تھا۔۔ بسماء اور فروا صوفے پے اداس بیٹھی تھیں

۔۔۔اپنی دھن میں آتی ان تینوں کو دیکھ کے ٹھٹکی۔۔""۔کیا ہوا کوئی مر گیا ہے جو تم لوگ "صبح غریباں" منا رہے ہو؟؟۔۔۔لاپرواہی سے کہتی وہ الماری سے آج کے کپڑے نکالنے بڑھی۔۔۔

فروا اور بسماء نے ناہل کو دیکھا تھا۔۔۔"تم دونوں جاو میں خود اس سے بات کروں گا" ۔۔۔وہ اتنی سنجیدگی سے بولا کے نایاب بے اختیار ان تینوں کی جانب مڑی۔۔۔"کیا ہوا ہے؟؟""۔۔۔سوالیہ نظروں سے ان سب کو گھورا۔۔۔فروا اور بسماء ایک خاموش نظر اس پر ڈالتیں کمرے سے نکل گئیں۔۔۔وہ حیرت سے ناہل کی جانب مڑی جو اب کھڑا سینے پر ہاتھ باندھے اسے گھور رہا تھا۔۔۔

"ناشتہ نہیں ملا کیا جو مجھے کھانے کے چکر میں ہو"۔۔۔وہ شرارت سے بولی تو بھڑک اسکے قریب ہوا وہ ڈر کے ایک قدم پیچھے ہٹی۔۔۔"ناہل کیا ہوا ہے۔؟؟۔۔

"تم سے کل رات اسنے تم سے بدتمیزی کی اور تم نے مجھے بتایا بھی نہیں"۔۔۔وہ بے یقینی سے بولتا سخت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کس نے بدتمیزی کی ہے میرے ساتھ"۔۔۔نایاب نے انجان بن کر پوچھا رات والا واقع اسے یکسر بھول چکا تھا۔۔۔

"زارون نے بدتمیزی کی تمہارے ساتھ اور تمہیں ہراساں کرنے کی کوشش بھی کی ۔۔۔ وہ تو اچھا ہوا فروا اور بسماء نے سب دیکھ لیا اور مجھے سب بتا دیا ورنہ تم تو مجھے کسی قابل سمجھتی ہی کب ہو ! ""۔۔۔ غصے میں بولتا آخر میں ناراضگی سے بڑبڑاتا صوفے پر جا بیٹھا ۔۔۔

نایاب کو کچھ پل لگے تھے ساری بات سمجھنے میں ۔۔۔ مطلب کل رات وہ دونوں تھیں وہاں ۔۔۔ ان دونوں کی پیٹ میں کوئی بات نہیں رکتی تھی ۔۔۔ نایاب دل میں ان کو کوستی خود کو نارمل کرتی بیڈ کی پاہیتنی پر آ کے بیٹھی ۔۔۔

"ناہل ! ۔۔۔ تمہیں سچ میں لگتا ہے کوئی مجھے ہراساں کر سکتا ہے ۔۔۔ کل رات میری ہی غلطی تھی کے وہ مجھے قابو کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا ۔۔۔ مگر میں نے بھی اچھا سبق سیکھایا تھا اسے ، روبارہ ایسی کوئی حرکت نہیں کرے گا وہ"۔۔۔ وہ اعتماد سے بولی تو ناہل نے ہونہہ والی نظر اس پر ڈالی ۔۔۔

"اسنے دوبارہ تمہیں چھونے کی کوشش کی تو نایاب میرے ہاتھوں مرے گا وہ"۔۔۔ وہ سحتی سے چبا کر بولا تو نایاب نے مسکراہٹ دبائی ۔۔۔

"نہیں کرے گا کچھ تم خواہ مخواہ ہی پوزیسیو ہو رہے ہو"۔۔۔ لاپرواہی سے ہاتھ جھلا کے کہتی وہ الماری سے کپڑے نکالنے بڑھی ۔۔۔ کپڑے نکال کر پلٹنے ہی لگی تھی کے اسے اپنے

پیچھے کسی کی موجودگی کا گماں ہوا۔۔۔ "پرفیوم" کی خوشبو بتاتی تھی کے وہ ناہل ہی ہے ۔۔۔ وہ اسکی بلکل پیچھے کھڑا تھا اتنا کے وہ پلٹتی وہ یقیناً اس سے ٹکراتی۔۔ دل کی دھڑکن ایک دم سے بڑھی تھی۔۔۔ وہ اسکے کان کے نزدیک جھکا تھا۔۔۔ "اسے دوبارہ کبھی مت چھونے دینا نایاب ورنہ میں سچ میں کچھ کر بیٹھوگا۔۔۔ تمہارے لیے میں اتنا پوزیسیو ہوں کے کسی کا سایہ بھی تمہارے نزدیک برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔۔ گھمبیر لہجے میں سختی سے بولتا وہ اگلے ہی پل کمرے سے باہر تھا۔۔۔ نایاب نے دل پر ہاتھ رکھ کے اکھڑی سانسوں کو بحال کیا تھا۔۔ بری پھنسی تھی وہ۔۔۔ ایک طرف وہ تھا "زارون" جسکی نظروں ہوس ٹپکتی تھی۔۔۔ جو وحشی پن پے اتر آتا تھا۔۔ اور یہ تھا "ناہل" جسکی نظروں ہمیشہ اسکے لیے عزت ہوتی تھی۔۔۔ جو غصے میں بھی اسے سخت بات نہیں کہتا تھا۔۔ ایک اس سے شادی کا خواہشمند تھا اور ایک کی شادی میں وہ آئی تھی۔۔۔ "افف"۔۔۔ اسنے سر جھٹک کے سارے خیالات کو ذہن سے نکالا اور فریش ہونے گئی۔۔۔ فل حال وہ یہی کر سکتی تھی۔۔۔

آج کا سارا دن مصروف گزرا تھا۔۔۔ امی نے ایک منٹ کی فرصت نہیں دی تھی ۔۔۔ اس وقت وہ تھکی ہاری سی کمرے میں آئی تھی۔۔۔ دھپ سے صوفے پر بیٹھی تھی ۔۔۔ آنکھیں مسل کے ایک نظر کمرے پے دوڑائی تھی۔۔۔ کمرا تھا کے کباڑ خانہ

۔۔۔ "جا بجا بکھرے کپڑے ،جوتے اور میک اپ کا سامان" ۔۔۔اسکی صفائی پسند فطرت پر ناگوار گزر رہے تھے مگر ابھی وہ اتنا تھکی تھی کے ۔۔ ایسے ہی صوفے کی پشت پر سر ٹکا کے آنکھیں موند گئی ۔۔۔ تھوڑی دیر میں کچھ یاد آنے پر وہ چونک کے سیدھی ہوئی ۔۔۔ موبائیل اٹھا کے انباکس کھولا تو شہروز کے ڈھیروڈھیر میسج پڑے تھے ہے اور سارے میسیجز میں ایک ہی بات تھی ۔۔۔ "کے رانا صاب کی ڈیل کا کیا کرنا ہے ؟؟" ۔۔۔ (ایک تو یہ رانا شفقت) ۔۔۔ وہ جی بھر کے بدمزہ ہوئی ۔۔۔ "کاش کے اسکے پاس ایٹم بم ہوتا وہ لازمی رانا کے سر پر گراتی ۔۔۔ آہ ہ ! ! "آنکھیں بند کر کے کے ڈھیروں غصہ اندر اتارا ۔۔۔ پھر "وٹس ایپ " پے جا کے رانا شفقت کی آئی ڈی کھولی ۔۔۔ "واہس میسج "کا آپشن دبایا اور نہایت تحمل سے بولی ۔۔۔ "مجھے آپ سے کوئی ڈیل نہیں کرنی رانا صاب اسلیے دوبارہ مجھے یا میرے مینجر کو تنگ کیا تو آپ کے حلاف مقدمہ داہر کر دوں گی عدالت میں" ۔۔۔ سختی سے کہہ کر میسج سینڈ کیا اور پہلی فرصت میں رانا کا نمبر بلاک سلٹ میں لگایا ۔۔۔ گہری سانس لیتی وہ صوفے پر گری ۔۔۔ایک مصیبت سے تو جان چھوٹی. تھوڑا دل کو سکون ملا ۔۔۔ مسکرا کر آنکھیں بند کیں "میں تمہارے لیے اتنا پوزیسیو ہوں کے کسی کا سایہ بھی تم پر برداشت نہیں کر سکتا" ۔۔۔ خوبصورت آواز کانوں میں رس گھول گئی اسکی مسکراہٹ مزید بڑھی ۔۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ کرنٹ کھا کے اٹھ

بیٹھی۔۔۔"وہ کیوں اسے یاد کر رہی تھی بھلا؟؟""۔۔۔اسکی شادی ہونے والی تھی ۔۔۔"ناہل اور شہرین ایک پرفیکٹ کپل" وہ کیوں بیچ میں آ رہی تھی۔۔۔"ایسا کچھ نہیں ہے"سر جھٹک کے خود کو تسلی دی اور اٹھ کے نیچے چلی آئی اسکا مصروف رہنا ہی ضروری تھا۔۔۔(خالی دماغ تو وہ خواسوں پے چھا رہا تھا)

وہ نیچے کیا آئی شماہل پھپھو اسے اپنے ساتھ لے کی بیٹھ گئیں۔۔۔اور کچھ اسطرح اپنے ساتھ چپکایا کے اگلے ایک گھنٹے تک ہلنے نہ دیا۔۔اوپر سے اس زارون کی ایکسرے کرتی نظریں۔۔۔اور رہی سہی کسر ناہل تھوڑی تھوڑی دیر بعد اسے بری نظروں سے گھور کر پوری کر دیتا۔۔۔"بل آخر اسنے فروا کو مدد طلب طلب نظروں سے دیکھا"۔۔۔پہلے تو اسنے ہونہہ کر کے "ناک سکوڑا"اور پھر اسکی سات نسلوں پر احسان کرنے والے انداز میں اس تک آئی۔۔۔چہرے پر ایک دم شاک کے تاثرات قاہم کر کے نایاب کو دیکھا ۔۔۔"ارے نایاب تم یہاں کیا کر رہی ہو دادو بلا رہی ہیں کمرے میں چلو میرے ساتھ "۔۔۔بنا کسی کی پرواہ کیے اسنے نایاب کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتی ہوئی دوسرے رستے سے پول کی جانب لائی۔۔۔شماہل پھپھو اور زارون پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہی رہ گئے ناہل اور بسماء نے بمشکل ہنسی روکی تھی۔۔۔بسماء ان دونوں کی پیچھے لپکی تھی۔۔۔

"تھنک یو یار۔۔۔میرا تو دل خراب ہو گیا تھا وہاں"۔۔۔نایاب اسے تشکر سے دیکھتی دونوں پاوں پول کے پانی میں لٹکا کی بیٹھ گئی۔۔۔

"بچپن سے ہی ٹیلنٹڈ ہوں بس کبھی غرور نہیں کیا"۔۔۔فروا نے شوخی سے بولتے فرضی کالر جھاڑے اور اسکی باہیں جانب وہ پاوں پانی مہں ڈال کے بیٹھ گئی۔۔۔انکی دیکھ بسماء بھی ویسے ہی انکے ساتھ آ بیٹھی تھی۔۔۔

"ہاں سچ میں ٹیلنٹڈ تو تم ہو۔۔ورنہ کون ٹودی پوہنٹ اتنی نیچرل ایکٹینگ کر سکتا ہے؟؟"۔۔۔نایاب نے اثبات میں سر ہلا کے اسے داد دی۔۔

"تو پھر مان گئی نا میری صلاحیتوں کو جانی؟؟"۔۔۔فروا نے مزید گردن اکڑائی۔۔۔

"بس یہ موالیوں والی لیگویج نہ بولا کرو میرے سامنے"۔۔۔نایاب نے اسکے جانی کہنے پر ناگواری سے اسے گھورا تو وہ دونوں ہاتھ کمر پے رکھتی اسکی جانب مڑی۔۔۔

"ہاں بلکل اب تو میری لینگویج موالیوں جیسی ہی لگے گی نا تمہیں۔۔۔روما نٹک باتیں کرنے والا جو مل گیا ہے"۔۔۔فروا نے آنکھیں مٹکا کے مزے سے کہا تو نایاب نے کرنٹ کھا کے اسے دیکھا۔۔۔"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟"۔۔۔اسکے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔

"مطلب چھوڑو یہ بتاؤ کل رات کیا بات کیا ہوئی ناہل سے ؟؟"۔۔۔فروا نے اشتیاق سے پوچھتے اسے ایک ٹھوکا دیا۔۔۔

"کیا بات ہونی ہے۔۔۔بس ایسے ہی وہ پریشان تھا اور میں نے بس تسلی دی تھی" ۔۔۔نایاب نے اعتماد سے بول کر چہرہ دوسری جانب موڑا۔۔۔"وہ کچھ بھی تھی مگر ایک اچھی اداکار نہیں تھی"۔۔۔اسکے چہرے کی اڑتی رنگت نے فروا کو محظوظ کیا تھا۔۔۔اسنے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی اور سنجیدہ شکل بنا کر نایاب کا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر سامنے کیا ۔۔۔"تم پر کسی کی بری نظر مجھ سے برداشت نہیں ہوتی نایاب اپنا خیال رکھا کرو "۔۔۔۔مردوں کی آواز میں انتہائی جذب سے کہتی وہ نایاب وہ ورطہ حیرت میں ڈال گئی ۔۔۔نایاب نے بے بسی سے دانت پیس کے ان دونوں کو دیکھا جواب ہاتھ پے ہاتھ مارتی ڈھیٹھوں کی طرح قہقہے لگا رہیں تھیں۔۔

نایاب کو ایک دم ڈھیر ساری شرمندگی نے آ گھیرا۔۔وہ کیسے بھول گئی کے اس گھر میں یہ دو آفتیں بھی موجود ہیں۔۔۔کوفت سے آنکھیں بند کر کے کھولی اور سپاٹ چہرہ لیے اب دونوں کی جانب مڑی جنکی ہنسی بند ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

ا" نتہائی کوئی بدتہذیب لڑکیاں ہو تم دونوں۔۔۔وہ تپ کے بولی مگر "اثر ندار"۔۔۔"کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے"۔۔۔۔ ! !

"اور ہم دونوں کو بلکل نہیں پتہ کے وہ کیا ہوتی ہے"۔۔۔فروا نے اسکا جملہ اچک کے بے شرمی سے مکمل کیا تو وہ غصے میں بھنا اٹھی۔۔۔فوراً پانی سے پاوں باہر نکالتی کھڑی ہوئی چپل اڑسیے اور پاوں پٹختی اندر کی جانب بڑھی۔۔۔جلتی پے تیل کا کام پیچھے کھڑے ناہل کی مسکراہٹ نے کیا تھا۔۔۔وہ آندھی طوفان بنی دادو کے کمرے میں گئی تھی۔۔۔ابھی وہی اسکا غصہ کم کر سکتیں تھیں۔۔۔

اسکے جاتے ہی ناہل نے ان دونو چڑیلوں کے کان بھی کھینچے تھے اور انسے یہ وعدہ لے کر ہی انہیں بخشا تھا کے وہ نایاب کو دوبارہ تنگ نہیں کریں گئ۔۔۔۔

رات کو ناہل کی ڈھولک کی محفل باہر لان سج چکی تھی۔۔ساری لڑکیوں نے مل کے اسٹیج بنایا تھا۔۔۔جو انھوں نے گیندے اور موتیا کے پھولوں سے سجایا تھا۔۔۔ناہل کو ان لوگوں نے زبردستی سٹیج پر لا کے بیٹھا دیا تھا۔۔۔لڑکے اور لڑکیاں دو گروہوں میں تقسیم ہو کر بیٹھے تھے۔۔اور اب ان میں گانوں کا مقابلہ جاری تھا۔۔۔رنگ برنگے کپڑوں میں جلوے بکھیرتی لڑکیاں۔۔۔ہر طرح کا ٹھرک جھاڑتے لڑکے محفل کی جان بنے ہوئے تھے۔۔۔وہ "آنٹیاں" جنکے بیٹے شادی کے قابل تھے وہ ہر لڑکی کو اپنی مخصوص نظروں سے تاڑ رہی تھیں۔۔۔اور ان لڑکیوں کی بھی کوشش تھی کے کسی لڑکے کی ماں کو تو وہ لازمی

پسند آہیں۔۔۔ کل ملا کے مچھلی منڈی کا سا سماں تھا۔۔۔ شور اتنا تھا کے کسی آواز سننا محال تھا۔۔۔

ناہل کی" بے تاب نظریں" تو اسے ہی ڈھونڈ رہیں تھیں وہ اب تک نہیں آئی تھی ۔۔۔ بے تابی سے نظریں گھماتے اسے تھوڑی دوری پے کھڑی بسماء اور فروا دیکھی۔۔۔ اسنے فروا کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے لیے پاس پڑے گیندے کے دو تین پھول مارے تھے۔۔۔ "پہلا پھول" مارنے پر وہ چونکی تھی اور پھر چمکتی آنکھوں سے شرما کر ایسے اِدھر اُدھر دیکھا تھا کے جیسے سچ میں اسکے کسی عاشق نے اسے پھول مارا ہو۔۔۔۔ "ناہل سے پکڑ کے رہ گیا"۔۔۔ پورا ڈارمہ تھی وہ لڑکی۔۔۔ "کاش اسکے پاس پھولوں جگہ پھول دان ہوتا اور وہ رکھ کے اسکے سر پر مارتا"۔۔۔ مگر افسوس ابھی تو پھول ہی "یسر" تھے۔۔۔ اسنے گہری سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور ایک اور پھول زور سے اسکے چہرے مارا۔۔۔ پھول کا لگنا تھا کے وہ خوشی سے اچھلی تھی اور آنکھیں بڑی کیے بسماء کو کچھ کہا تھا۔۔۔ جو ناہل نہیں سن پایا تھا۔۔۔ وہ رو دینے کو ہوا مگر ہمت نہیں ہاری اور پھر سے ایک پھول اسے رکھ کے دے مارا مگر اس بار بسماء نے اسے پھول مارتے دیکھ لیا تھا (اسنے شکر کا سانس کیا تھا اور ان دونوں کو اپنے پاس بلایا تھا)۔۔۔ اس سے پہلے فروا خوشی سے بے ہوش ہوتی بسماء نے اسکے سر پر چپیڑ مار کر ناہل کی طرف اشارہ کر

کے کچھ کہا۔۔۔وہ جواچھل رہی تھی یک دم ساکت ہوئی۔۔۔اور کرنٹ کھا کر ناہل کی جانب مڑی چہرے پر ناگواری کے تاثرات ناہل نے وہاں سے بھی دیکھے تھے۔۔۔وہ غصے میں تن فن کرتی پل میں اس تک آئی۔۔۔

"کیا بدتمیزی ہے ناہل؟؟۔۔۔میں نایاب نہیں ہوں جس پر تم پھول نچھاور کر رہے ہو"" ۔۔۔غصے سے کہتی وہ اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔

"پھول نہیں نچھاور کر رہا تھا تمہیں یہاں بلا رہا تھا"۔۔۔ناہل نے تپ کے جواب دیا ۔۔۔تو وہ ہونہہ کر کے چہرہ گھما گئی۔۔۔ناہل نے سوالیہ نظروں سے بسماء کو دیکھا جو اسکے داہیں جانب بیٹھی تھی۔۔۔

"ایکچلی اسے لگا کے کوئی ہینڈسم سا لڑکا اس پر مر مٹ چکا ہے اور محبت کے اظہار کے لیے پھول نچھاور کر رہا ہے."بسماء بات مکمل کرتے ہی زور سے ہسنے لگی۔۔۔ناہل بھی اسکے ساتھ ہی ہنسنے لگا تھا۔۔۔

"سیریسلی یار"۔۔۔"تم ایسے بھی سوچتی ہو"۔۔۔وہ ہنستے ہوئے بمشکل بولا تو فروا نے ان دونوں کو کاٹ کھانے والی نظروں سے گھورا۔۔۔دونوں کی ہنسی کو یک دم بریک لگی تھی" کیوں بلا رہے تھے مجھے.؟؟""وہ ویسے ہی غصے سے سے گھورتی بولی تو ناہل کو یاد آیا کے اس نے ان دونوں کو کیوں بلایا ہے۔۔۔

"یار میں تم سے پوچھ رہا تھا کے تم دونوں یہاں ہو تو نایاب کہاں ہے۔۔۔؟؟" اسنے تشویش سے کہا تو وہ دونوں بھی چونکیں۔۔۔
"اور یہ زارون بھی نظر نہیں آرہا ہے"۔۔۔ بسماء نے سارے لان پے نظر دوڑا کر پریشانی سے کہا تو ان دونوں کی آنکھیں پھٹ سے کھلیں۔۔۔ "کہیں پھر سے تو وہ نایاب کو" ۔۔۔ اسے آگے ناہل سے سوچا نہیں گیا غصے سے ماتھے رگیں تن گئیں۔۔ اسنے فوراً سے اٹھنا چاہا مگر فروا نے سختی سے اسکا بازو پکڑ کر واپس بیٹھا دیا۔۔ اسنے برہمی سے فروا کو گھورا ۔۔۔ "ناہل تمہارا جانا ٹھیک نہیں ہے ہو سکتا ہے ایسا کچھ نہ ہو جیسا ہم سوچ رہے ہیں ۔۔۔ میں اور بسماء جا کر دیکھتے ہیں آگر کچھ گڑبڑ ہوئی تو ہم تمہیں فوراانفارم کر دیں گے" ۔۔۔ فروا سمجھداری سے بولی۔۔۔ "یہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ پہلے ہم دونوں جا کے دیکھتے ہیں"۔۔۔ بسماء نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔ ناہل نے آنکھیں بند کر کے ڈھیروں غصہ اندر اتارا۔۔۔ "اچھا ٹھیک ہے تم لوگ جلدی جاو۔۔۔ اور اگر اسنے کچھ بھی"۔۔۔ اسنے نفرت سے سر جھٹکا یہ کہنا بھی کے "وہ نایاب کے ساتھ ہے" اسکے لیے تکلیف دہ تھا۔۔۔ "تم لوگ بس مجھے فون کر دینا۔۔۔ اب جاو جلدی"۔۔۔ بمشکل خود کو نارمل کرتا وہ بولا تو وہ دونوں اندر کو بھاگیں۔۔۔ وہ سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔ اگر زارون نے پھر سے کوئی ویسی حرکت کی تو وہ اسے ہر گز نہیں چھوڑے گا۔۔۔ ! !

***************************************تقریباً آدھا گھنٹا

پہلے وہ اپنے کمرے میں تیار ہونے گئی تھی۔۔۔پیلا جوڑا فروا اسکے لیے نکال کر رکھ گئی تھی۔۔۔اسنے بے دلی وہ جوڑا پہنا تھا۔۔۔اور جب وہ آہینے کے سامنے کھڑی بالوں کو فرنچ ناٹ میں باندھ رہی تھی تب ہی زارون وہاں چلا آیا تھا۔۔۔"بنا ناک" کیے وہ سیدھا اسکی پشت پے آرکا۔۔۔آہینے میں اسکا عکس دیکھنے کے بعد وہ کرنٹ کھا کر پیچھے مڑی۔۔۔بالوں کی چٹیا ادھوری رہ گئی۔۔۔بھاگ کے اپنا بیڈ پر پڑا ڈوپٹہ اٹھایا اور اچھی طرح پھیلا کے اوڑھا۔۔۔گہرہ سانس لیتی وہ اسکی جانب مڑی تھی جو پر شوق نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"انتہائی بدتمیز تو آپ پہلے سے تھے۔۔۔آج اندازہ ہوا "ill" mannered" بھی ہیں"۔۔۔وہ تنظریہ نظریں اس پر گاڑے سخت نفرت سے بولی تو اسنے سے جھکا کے خم کیا۔۔۔"مائے پلیر مائے لیڈی"۔۔۔محظوظ مسکراہٹ سے بولتا سیدھا کھڑا ہوا۔۔۔نایاب نے ناگواری سے سر جھٹکا اور باہر جانے کے لیے مڑی۔۔۔اس جاہل انسان سے بحث کرنے سے بہتر تھا وہ اسے اگنور ہی کرے۔۔۔لیکن اسکا اگنور کرنا تو زارون کو بھڑکا ہی گیا۔۔۔"مانا کے بہت بے صبری ہو رہی ہے اسے دیکھنے کی۔۔۔مگر کچھ دیر میرے پاس بھی بیٹھ جاو۔۔۔میں بھی کزن ہی ہوں تمہارا"۔۔۔ذومعنی مسکراہٹ

سے کہتا وہ اسکور کنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔۔وہ پلٹی اور سرد نظروں سے اسے دیکھا ۔۔۔"آپ کی سوچ بھی بلکل آپ کے جیسی ہی ہے "گھٹیا"۔۔ نفرت سے چبا کر کہا تو زارون کے چہرے کا رنگ یک دم بدلا۔۔آنکھوں میں خون اتر آیا جارحانہ انداز میں اس پر جھپٹا۔۔۔اسکا بازو زور سے پکڑ کے اپنے سامنے کیا۔۔۔وہ جھنجھنلا ہی گئی تھی۔۔۔اسکی پکڑ اتنی سحت تھی کے اسے لگا اسکے بازو کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔۔۔

"گھٹیا کہا مجھے اب بتا تا ہوں تمہیں کے گھٹیا ہوتا کیا ہے"۔۔۔نفرت سے بولتا وہ باہیں ہاتھ سے اسکا ڈوپٹہ اتارنے لگا تھا۔۔وہ اسکی غزت پے ہاتھ ڈال رہا تھا۔۔۔نایاب کو اپنا درد بھول گیا یاد رہا تو اتنا کے اسے اس وحشی سے خود کو بچانا تھا اسنے بھی اپنے باہیں ہاتھ کا استعمال کر کے ایک رکھ کے تپھڑ اسکے منہ پر مارا تھا۔۔۔اتنے زور کا تھپڑ شاید ہی کبھی زندگی میں اسے کسی نے مارا ہو۔۔۔۔۔۔اسنے نایاب کا بازو چھوڑ کر ششدر نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"تم سے کل کہا تھا کے مجھے بھول کر بھی ہاتھ مت لگانا نہ ہی مجھے کمزور سی کے لڑکی سمجھ کے میرے ساتھ کچھ بھی غلط کرنے کی کوشش کرنا"۔۔۔وہ کسی پھپھری ہوئی شیرنی کی طرح دھاڑ رہی تھی۔۔۔زارون نے کسی بھی لڑکی کا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔فروا اور بسماء

بھی اسی وقت وہاں آہیں تھی۔۔۔نایاب کا زارون کے گال پر پڑتا تھپڑ وہ دیکھ چکیں تھیں
۔۔۔
فروا نے بمشکل آگے بڑھ کر غصے میں کھولتی نایاب کو کندھوں سے پکڑا تھا۔۔۔وہاں ان لڑکیوں کو دیکھ کر زارون کا دماغ مزید خراب ہوا تھا ایک بری نظر ان پر ڈالتا وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔بسماء منہ پے ہاتھ رکھے ششدر سی کھڑی تھی زارون کے باہر جانے پر وہ بھی نایاب کی جانب لپکی تھی فروا نے اسے بیڈ پر بیٹھایا تھا اور بسماء نے ٹھنڈا پانی دیا تھا۔۔۔جو اسنے ایک ہی سانس میں سارا ختم کیا تھا۔۔۔لمبی لمبی سانسیں لیتی وہ خود کو نارمل کررہی تھی۔۔۔
"نایاب تم ٹھیک ہو؟؟" فروا نے تشویش سے پوچھا تو اسنے اپنی سرح آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا۔فروا کے دل کو تو جیسے کسی نے مسل کررکھ دیا تھا۔۔۔۔ایسی حالت اسنے کب دیکھی تھی نایاب کی۔۔۔فروا نے بے اختیار اسے گلے سے لگایا تھا۔۔۔وہ بری طرح رونے لگی تھی۔۔۔شاید زندگی میں پہلی بار وہ کسی کے سامنے یوں ٹوٹی تھی۔۔۔بسماء نم آنکھوں سے اسے دیکھتے نا ہل کو میسج کررہی تھی وہی تھا جو اسکو سنبھال سکتا تھا ۔۔"وہاں کیا ہوا تھا اسکا اندازہ ان دونوں کو ہورہا تھا"۔۔

"شش ! ! نایاب پلیز چپ ہو جاو تم تو کتنی ہمت والی ہو۔۔۔ تم ایسی نہیں رو سکتی "۔۔۔ فروا نے اسے نرمی سے پکڑ کر سامنے کیا تھا اسکے آنسوں پونچھے تھے۔۔۔ "نہیں ہوں میں ہمت والی۔۔۔ ایک عام سی لڑکی ہوں۔۔ اور عام لڑکیاں روتی ہیں" ۔۔۔ وہ زکام زدہ سانس اندر کھینچتی بول رہی تھی ساتھ بے دردی سے اپنے آنسوں بھی صاف کر رہی تھی۔۔۔ فروا اسکی پیٹھ سہلاتی اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی بسماء اسکے داہیں جانب آ کر بیٹھی اور نرمی سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ "تم عام لڑکی نہیں ہو نایاب ! "۔۔ وہ اس قدر یقین سے بولی کے نایاب اور فروا نے ایک ساتھ اسے دیکھا تھا۔۔۔ (اسنے مسکرا کر اپنی بات جاری رکھی تھی) "تم وہ ہو جسنے اپنے ابو کی پیرالاہزیشن کے بعد اپنے پورے گھر کی ذمہ داری اٹھائی، ایک عام سی بیکری کو آسمان کی "بلندی" تک پہنچا دیا۔۔۔ تم وہ ہو نایاب جسنے "اکیلے" ہوتے ہوئے بھی کبھی ہمت نہیں ہاری۔۔۔ جسنے کبھی اپنے "اصولوں" پے سمجھوتا نہیں کیا۔۔۔ تم وہ ہو نایاب جسنے "اولڈ فیشن کپڑے" ڈیزائن کر کے بھی اتنی شہرت کما لی جتنا کوئی دوسرا "فیشن ڈیزاہنر" نہ کما سکا۔۔۔ تم ہم سب کنزنز میں سب سے زیادہ روڈ اور نک چڑی ہو (نایاب نم آنکھوں سے مسکرائی)۔۔۔ مگر پھر بھی ہم سب "تم جیسا" بننا چاہتے ہیں۔۔۔ باہمت، مصبوط ۔۔۔ جس بات کرتے ہوئے کوئی بھی لڑکا دس بار سوچے کے کہیں سر تو نہیں توڑ دے گی

"۔۔۔۔بسماء نے شرارت سے اسے دیکھا تو اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔"تم صرف نام سے ہی نایاب نہیں ہو تم سچ میں نایاب ہو"گوہرے نایاب" بسماء نے محبت سے بولتے اسکی پے شانی چومی۔۔۔فروا نے اپنی آنکھوں سے بے اختیار بہنے والے آنسوں صاف کیے۔۔۔

"اللہ نایاب دیکھو دو دن میرے ساتھ رہی ہے لڑکی اور کتنا اچھا بولنا آگیا ہے اسے" ۔۔۔فروا نے اترا کر ہمیشہ کی طرح سارا کریڈٹ اپنے نام کیا تو تو ان دونوں نے مشترکہ اسے گھورا وہ گڑبڑا کے سیدھی ہوئی۔۔۔"اچھا نا پہلے سے ہی اچھا بولتی ہے وہ"۔۔۔وہ گھسیا کے بولی وہ دونوں نم آنکھوں سے ہنسنے لگیں۔۔۔

"لو تم تینوں یہاں بیٹھ کے قہقہے لگا رہی ہو۔۔۔اور وہاں میرا دو کلو خون خشک ہو کے رہ گیا کے جانے کیا ہوا ہو گا اوپر؟ !"۔۔۔ناہل نے جوں ہی بسماء کا میسج پڑھا تھا گرتے پڑتے اوپر آیا تھا۔۔۔اور یہاں آکر ان تینوں کو ہنستا دیکھ وہ تو تپ ہی گیا تھا۔۔۔

"ناہل تم نہیں جانتے یہاں۔۔۔۔؟؟"اسے پہلے فروا اپنا جملہ مکمل کرتی نایاب نے اسکا ہاتھ پکڑ کر دبایا تھا۔۔۔وہ بے اختیار اسکی جانب مڑی تھے۔۔۔نایاب نے التجائی نظروں سے اسے دیکھتے صرف ہونٹ ہلا کے اس سے "پلیز" کہا تھا۔۔۔فروا نے گہری سانس لے کر تنے اعصاب ڈھیلے کیے تھے۔۔۔ناہل سائیڈ ٹیبل پر رکھی پانی کی بوتل سے پانی پی

رہا تھا اسلیے ذیادہ دھیاں نہیں دیا۔۔۔جب تک اسنے پانی پیا وہ تینوں نارمل ہو چکیں تھیں ۔۔۔۔

"ہاں اب بتاو جب کوئی مسلہ نہیں تھا تو کیوں بلایا مجھے اوپر"۔۔۔پانی پیتے ہی وہ بسماء کے سر ہوا۔۔۔"تمہیں پتہ ہے میرا دل ہول گیا تھا"۔۔۔وہ اسے ہلکی چت لگا تا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔اور گہری سانس لی اللہ کا شکر تھا کے نایاب ٹھیک تھی۔۔"۔نایاب "وہ چونک کے اٹھا تھا۔۔۔اور اس پر ایک نظر ڈالی پیلے رنگ کے کام دار سوٹ میں وہ اچھی لگ رہی تھی مسکرا رہی تھی۔۔۔مگر اسکی رنگ اتنا "زرد" کیوں پڑا تھا۔۔۔اسکی مسکراہٹ اسکا ساتھ کیوں نہ دیتی تھی۔۔۔وہ فروا کی جانب مڑا تو وہ بھی نظریں چرا گئی ۔۔بسماء تو تھی ہی کمزور دل کی مالک۔۔وہ تو اسکی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔ناہل نے بغور تینوں کو دیکھا "کچھ تو ہوا تھا"۔۔۔

"کیا ہوا ہے یہاں؟؟"۔۔۔اسنے ایک دم سخت لہجے میں پوچھا تو تینوں گڑبڑا گئیں۔۔۔"کچھ بھی تو نہیں ہوا۔۔۔یہ فروا مزاح کر رہی تھی تمہارے ساتھ"۔۔۔نایاب نے فروا کے سر پر ہلکا سا تھپڑ لگا کے شرارت سے اسے دیکھا۔۔۔"میں تو ویسے ہی تنگ کر رہی تھی تمہیں"۔۔۔فروا نے بھی نارمل انداز کہتے ہوئے شانے اچکائے۔۔۔وہ کچھ نہیں بولا ویسے ہی جانچتی نظروں سے تینوں کو گھورتا رہا۔۔۔نایاب گڑبڑا گئی تھی۔۔۔"مجھے لگتا ہے

ہمیں نیچے جانا چاہیے۔۔سب انتظار کررہے ہوں گے "۔۔۔نایاب فروا کا ہاتھ پکڑتی فوراً سے کھڑی ہوئی۔۔۔بسماء ان دونوں سے پہلے باہر بھاگی۔۔۔"رکو تم دونوں ! ! ""۔۔۔وہ اس قدر رعب اور سختی سے بولا کے وہ دونوں بے اختیار رکیں ۔۔۔"تم جاو فروا مجھے بات کرنی ہے نایاب سے "۔۔۔اسکے اگلے حکم پر فروا سکھ کا سانس لیتی باہر کو بھاگی نایاب اسے پکارتی ہی رہ گئی۔۔۔اس سے پہلے وہ بھی باہر بھاگتی ناہل اسکے سامنے آکھڑا ہوا۔۔۔نایاب نے دل میں خود پر سو بار لعنت بھیجی وہ کیوں آئی تھی اس شادی میں۔۔۔انکھیں بند کرکر خود کو نارمل کیا

"کیا بات کرنی ہے جلدی کرو مجھے کام ہیں بہت"۔۔۔وہ گردن اکڑا کر نارمل انداز میں بولی ۔۔۔

"ادھر آو تم "۔۔۔وہ اسکی کلائی پکڑتا اسے صوفے تک لے کر آیا۔۔۔اور آرام سے وہاں بیٹھایا۔۔۔خود اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیھٹا۔۔۔"کیا ہوا ہے یہاں نایاب ؟؟۔۔۔وہ اتنے مان سے ہوچھ رہا تھا۔۔۔نایاب نے بے بسی سے دیکھا۔۔۔"کیا پھر سے بدتمیزی کی ہے اسنے۔۔۔؟؟"

نایاب نے کچھ نہیں کہا بس اثبات میں سر ہلایا۔۔۔کچھ آنسوں بے اختیار ہی پلکوں کی باڑ توڑ کر نکلے تھے۔۔۔۔۔

ناہل کا تو دل ہی کانپ گیا۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔اسنے بے اختیار اسکے آنسوں پونچھے تھے۔۔۔

"کیا کیا اسنے؟؟مجھے بتاؤ نایاب ! ! "۔۔۔دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ بھر کے وہ بلکل بچوں کی طرح پوچھ رہا تھا۔۔۔

"اسنے میرا ڈوپٹہ اتارنے ! ! "۔۔۔اس سے بولا نہیں گیا ایک دم سے شدید رونا آیا تھا۔۔۔۔۔۔ناہل کچھ پل کے لیے بلکل تھم سا گیا تھا۔۔۔بے جان نظروں سے اسے روتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔پھر یک دم آنکھوں میں وحشت اتر آئی تھی۔۔۔۔ماتھے کی تنی رگیں اسکے شدید غصے کا پتہ بتاتی تھیں۔۔۔اسنے اسکا چہرا چھوڑا اور جھٹکے سے کھڑا ہوا۔ نایاب نے اسے جنونی روپ لیتے دیکھا تو رونا. بھول کے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر جانے سے روکا۔۔۔۔

"پلیز ناہل تم کچھ نہیں کرو گے تمہاری ڈھولکی ہے آج۔۔۔میں نہیں چاہتی کے کوئی بد مزگی ہو"۔۔۔

"اور جو اسنے تمہارے ساتھ گھٹیا حرکت کرنے کی کوشش کی ہے میں اسے ایسے ہی جانے دوں"۔۔۔غصے میں وہ یک دم چلایا تھا۔۔۔نایاب نے ڈر کے اسے دیکھا۔۔۔"پلیز ناہل تم لوگ میری وجہ سے لڑو گے تو سب کیا سوچیں گے میرے بارے

میں۔۔۔لڑوگے تم لوگ اور نام میرا بدنام ہوگا""۔۔۔وہ التجاہیہ نظروں سے اسے دیکھتی بول رہی تھی۔۔۔ناہل نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔۔(اسکی بات بلکل درست تھی اسکا نام واقعی حراب ہوتا)۔۔۔نایاب نے دونوں ہاتھوں سے اسکا بازو پکڑ رکھا تھا۔۔۔ہاتھوں میں لرزش واصح تھی۔۔۔(وہ ڈررہی تھی۔۔اسے ابھی ٹھیک کرنا لازمی تھا اس زارون سے وہ بعد میں نمپٹ سکتا تھا)

ناہل نے گہری سانس لی اسکی جانب گھوما۔۔۔"تم پہلے رونا تو بند کرو یار میں تمہیں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا ایک دم چڑیل لگ رہی ہو"۔۔۔وہ مسکرایا اسکے آنسوں پونچھے اور آحر میں اسکی ناک دبا کے شرارت سے کہا۔۔۔وہ آنسوں صاف کرتی زبردستی مسکرائی ڈونٹ وری میں کچھ نہیں کروں گا۔۔مگر اس سے پہلے تمہیں مسکرانا پڑے گا وہ بھی اصلی والا یہ نقلی والا نہیں چلے گا۔۔۔اسنے مان سے رعب دیکھا کر کہا تو وہ بے احتیار مسکرائی

۔۔۔

"نرے ڈارمے ہو تم سب۔۔۔نایاب نے مسکرا کر سر جھٹکا۔۔۔"اب چلو نیچے سب ویٹ کر رہے ہوں گے"۔۔۔۔لاپرواہی سے کہیتی سر پے ڈوپٹہ سیٹ کرتی وہ باہر نکل گئی۔۔۔ناہل کے چہرے تاثرات یک دم بدلے تھے۔۔۔۔زارون کا کچھ تو کرنا تھا وہ بھی جلدی۔۔۔۔۔۔

"سمجھتا کیا ہے خود کو یہ زاروں کا بچہ، نایاب کے کچھ بھی کرے گا ابھی بتاتی ہوں اسے" ۔۔۔فروا آستینیں اوپر کرتی غصے میں تن فن کرتی زاروں کی تلاش میں نکلی تھی۔۔۔"آج تو نہیں چھوڑوں گی اسے۔۔۔میری دوست کے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کوشش کی، اسے رلایا"۔۔۔تیز تیز زینے اترتی وہ خود سے بڑبڑا رہی تھی۔۔۔۔ابھی اسنے آخری زینے پر قدم رکھا ہی تھا باہیں جانب کارنر کے کمرے سے کچھ آوازیں سناہیں دیں۔۔۔اسکے کان فورا کھڑے ہوئے تھے۔۔۔نچلا لب دانتوں میں دبائے داہیں باہیں دیکھتی وہ دبے پاوں اس کمرے کی جانب بڑھی۔۔۔۔جوں ہی کمرے کے پاس پہنچی آوازیں بلند ہونے لگیں۔۔۔۔کمرے کے باہر پہنچ اسنے اپنا باہیاں کان دروازے سے لگایا تو آواز صاف سنائی دی۔۔۔

"ممی مجھے کسی بھی صورت "نایاب" چاہیے۔۔۔آپ آج ہی سریا ممانی سے بات کریں" ۔۔۔۔زروان غصے اور بے بسی سے دھاڑ رہا تھا۔۔۔فروا کا دل یک دم کانپ گیا تھا ۔۔۔

"آواز آہستہ رکھو زاروں کوئی سن لے گا تو کیا سوچے گا ! ! ۔۔۔شمائل پھپھو کی تنبہی بھری آوز سنائی دی تو فروا نے ایک آنکھ بند کر کے "کی ہول" سے اندر جھانکا

۔۔۔"پورے خاندان میں ایک سے ایک لڑکی ہے اور تم ہو کے اس نک چڑی کے پیچھے پاگل ہو۔۔۔ سمجھ نہیں آتا مجھے کیا جادو کر دیا ہے اسنے تم پر؟؟ ! "۔۔۔

زروان "سرح چہرہ" لیے کھڑا تھا اور شماہل پھپھو اسے کندھے سے پکڑے بول نفرت سے بول رہیں تھی۔۔انکی بات سن کر وہ ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔۔۔انکا بازو زور سے جھٹکا ۔۔۔

"ہاں کیا ہے اسنے جادو۔۔۔وہ میرے حواسوں پے چھائی ہے ممی۔۔۔میں بتا رہا ہوں آپکو اگر آپ نے کچھ نہ کیا تو میں کچھ کر بیٹھوں گا ! ۔۔۔۔

"میں کیا کروں؟؟"شماہل پھپھو نے تنک کے کہتے سر جھٹکا۔۔۔۔"تمہاری حاطر اس سر پھری لڑکی کو سر آنکھوں پے بیٹھا رہی ہوں"۔۔۔ہاتھ سے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا ۔۔۔مگر وہ اتنی زیادہ چلاک ہے۔۔۔ہاتھ ہی نہیں آتی"۔۔۔

"آپ سریا مامی سے بات کریں ہمارے رشتے کی۔۔۔وہ انکی بات نہیں ٹالے گی" ! ۔۔۔وہ ایک دم انکے دونوں ہاتھ پکڑ کر منت سے کہنے لگا۔۔۔(فروا کا تو دل بند ہونے کو تھا نایاب کی شادی زارون سے)۔۔۔نہیں نہیں ایسا نہیں ہوگا۔۔۔فروا نے بے احتیار نفی میں گردن ہلا کے جھرجھری لی۔۔۔اور واپس کی ہول سے جھانکا۔۔۔

"دیکھوزارون میری بات سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔ہم ابھی ناہل کی شادی میں آئے ہیں یہ شادی آرام سے ہو لینے دو پھر میں "سریا" سے خود بات کروں گی بس کچھ دنوں کی ہی تو بات ہے، صبر کر لوں"۔۔۔وہ اسے استفامیہ نظروں سے دیکھتی نرمی سے سمجھا رہیں تھیں۔۔۔

نہیں ممی تب تک دیر ہو جائے گی "اس ناہل" کے ارادے مجھے ٹھیک نہیں لگتے۔۔۔اگر اسنے نایاب سے شادی کر لی تو میں کیا کروں گا"۔۔(بولتے ہوئے اسکی آنکھوں یک دم ڈھیر ساری چھبن اتر آئی تھی)۔۔۔"میں تو مر جاوں گا"۔۔۔۔وہ بے چینی سے نفی میں سر ہلاتا صوفے پے دھڑام سے بیٹھا تھا۔۔"پاگل ہو گئے ہو خبردا جو آہیندہ مرنے کی بات منہ سے نکالی تو"۔۔۔۔شماہل پھپھو نے دہل کے اسے دیکھا اور اسکے ساتھ بیٹھ کے اسکا سر اپنے کندھے سے لگایا۔۔۔"ممی وہ "ناہل "اسے مجھ سے چھین لے گا ! ۔۔۔میں کیا کروں گا ممی؟۔۔۔۔وہ بچوں کی طرح انسے لپٹ کے رونے لگا تھا۔۔۔

"زارون "میرے بچے "ناہل کی شادی ہو رہی ہے وہ کیسے نایاب کو تم سے چھینے گا؟؟ ! "۔۔۔انہوں نے نرمی سے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کے پوچھا تھا" ۔۔"نہیں ممی میں نے ناہل کی آنکھوں میں صاف اسکے لیے محبت دیکھی ہے۔۔۔اور "نایاب "جو کسی اور کزن سے بات نہیں کرتی وہ صرف اسی سے بات کرتی ہے۔۔۔میں

نے خود دیکھا ہے ان دونوں کو ساتھ میں باتیں کرتے "۔۔۔اپنی ماں کے دونوں ہاتھ پکڑ کے جزب سے کہتا وہ کوئی "دیوانہ "لگتا تھا اسکی آنکھوں سے بہتے آنسوں اسکی دیوانگی کا پتہ دیتے تھے۔۔۔

"زارون یہاں دیکھو میری طرف "۔۔۔شمائل پھپھو نے اسکا چہرہ اپنی طرف موڑا ۔۔۔"تمہیں اپنی ماں پر بھروسہ ہے نا؟؟ "۔۔۔۔انھوں نے یقین سے کہتے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو وہ یک دم پرسکون ہوا۔۔۔کچھ دیر انکی آنکھوں دیکھنے کے بعد اثبات میں سر ہلایا تو پھپھو نے گہری سانس لی۔۔

۔۔"تو پھر مجھ پے بھروسہ رکھو کے نایاب صرف تمہاری ہے۔۔۔"اوکے"۔۔۔اسنے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلایا۔۔۔اب وہ پرسکون تھا مگر کچھ پل کے لیے ہی۔۔۔اگلے ہی پل وہ پھر سے بے چین سا ہو کے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"اب کیا ہوا؟"۔۔۔پھپھو اس نئی افتاد پر گھبرا کے کھڑی ہوئیں۔۔۔"مجھے اس سے آج کے رویے کی معافی مانگنی ہے ممی۔۔۔پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا؟۔۔۔اسکی آنکھوں میں جب اپنے لیے نفرت دیکھتا ہوں تو میرا سر پھٹنے لگتا ہے "۔۔۔وہ اپنا سر پکڑے بے بسی سے بول رہا تھا۔۔۔"مجھے اس سے معافی مانگنی ہے ہر حال میں "بے چینی سے بولتا وہ باہر کی جانب بڑھا تو فروا فورا سے پہلے سائیڈ پے رکھے ٹیبل کے نیچے چھپی۔۔۔وہ

تیزی سے لبے لمبے قدم اٹھاتا باہر کہ جانب بڑھا۔۔۔"زارون ایک منٹ بیٹا میری بات تو سنو ! ! "۔۔۔شماہل پھپھو بھی اسکے پیچھے چلاتی ہوئی باہر نکلیں تو فروا ٹیبل کے نیچے سے باہر آئی۔۔۔اسکے لیے یہ سب دیکھنا ناقابل یقین تھا۔۔۔وہ جلدی باہر بھاگی تھے سب سے پہلے ناہل کو آگاہ کرنا ضروری تھا۔۔۔

فروا باہر آئی تو ناہل کو صوفے پر بیٹھا پایا۔۔۔اسکے ساتھ دادو بیٹھی تھیں۔۔۔اور دادو نے نایاب کو اپنے پاس بیٹھا رکھا تھا۔۔۔"زراون" تھوڑی دوری پے کھڑا نایاب کو بس گھور رہا تھا اپنی نانو کہ وجہ سے اس وقت وہ نایاب کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔۔۔شدید بے بسی اسکے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔۔فروا لڑکیوں کی ٹولی سے راستہ بناتی ناہل تک آئی تھی اور اسکے داہیں جانب بیٹھی"بسماء"کو زبردستی ہٹا کر اسکی جگہ بیٹھی تھی۔۔۔بسماء منہ بناتی کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"ناہل مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے تم سے ! ! ۔۔۔وہ اسکے کان میں جھک کے بولی تو ناہل نے ماتھے پر بل ڈالے چونک کے اسے دیکھا وہ خد سے زیادہ سنجیدہ تھی ۔۔۔"بسماء نے بھی کان اسی جانب کیے"

"اس وقت؟"۔۔۔ناہل نے سوالیہ آبرو اٹھائی تھی۔۔۔

"نہیں اس وقت نہیں رات کو چھت پے آ جانا میں اور بسماء وہیں ملیں گے تمہیں" ۔۔۔ وہ مصنوعی مسکراہٹ چہرے پے سجائے جھک کے اس سے کہہ رہی تھی ۔۔۔ دور سے ایسا ہی لگتا تھا کے وہ نائل کو چھیڑ رہی تھی ۔۔۔

"ایسی کیا بات ہے ؟؟ ۔۔۔ تم مجھے پریشان کر رہی ہو" ۔۔۔ نائل پریشانی سے اسکی جانب گھوما ۔۔۔ *بہت بڑی پریشانی ہے نائل" ۔۔۔ فروا نے شرارت سے کہتے ایک رکھ کے اسکے سر پر چپیڑ ماری ۔۔۔ "منہ ٹھیک کروا پنا کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے ۔۔ کے ہم کیا باتیں کر رہے ہیں" ۔۔۔ فروا نے مسکرا کر سارے لان پر نظر دوڑائی ۔۔۔ تو وہ بھی حود کو نارمل کرتا سیدھا ہو کے بیٹھا ۔۔

پورے فنگشن میں اپنے اوپر زارون کی "جلتی نگاہوں "کی تپش وہ محسوس کرتی رہی تھی ۔۔۔ مگر پھر بھی ڈھیٹ بنی اسے اگنور کرتی رہی ۔۔۔ اسے کمزور نہیں پڑنا تھا "ایک لمحے کے لیے بھی نہیں" ۔۔۔۔ اسکا فون بار بار بجتا رہا تھا جسے اسنے ایک بار بھی "زارون کا نام پڑھنے" کے بعد کھول کے نہیں دیکھا تھا وقفے وقفے سے کچھ میسیجز بھی موصول ہوتے رہے تھے ۔۔۔ جو اسنے کالز کی طرح ہی نظر انداز کر دیے تھے ۔۔۔ فنگشن جیسے ہی حتم ہوا ۔۔۔ نایاب دادو ہو لیے انکے ساتھ انکے کمرے میں ہی آ گئی ۔۔ اس ساری سچویشن میں یہی ایک جگہ زارون سے محفوظ تھی ۔۔۔ ایسا نہیں تھا کے وہ ڈرتی تھی مگر وہ کسی قسم کا

Urdu Novels Ghar

کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔ دادو کو سلانے کے بعد وہ انکے ساتھ ہی بیڈ پر داہیں کروٹ لیٹ گئی تھی۔۔۔اسکی سمجھ سے باہر تھا زارون کا رویہ۔۔۔"آخر یک دم وہ کیوں اسکے پیچھے پڑ گیا؟؟"۔۔۔اس سے پہلے بھی تو۔۔۔"ایک منٹ"۔۔۔ سوچتے سوچتے یک دم چونکی۔۔۔اس سے پہلے وہ کب کسی فیملی فنکشن میں گئی تھی؟؟ زارون سے اسکی ملاقات بہت کم ہی ہوتی تھی۔۔۔ مگر اسکی آنکھوں ہمشہ کچھ "عجیب سا تاثر" ہوتا تھا۔۔۔"شٹ" میں پہلے کیوں نہیں سمجھی؟؟ خود سے بولتی وہ اٹھ بیٹھی۔۔۔ دادو سو چکیں تھیں۔۔۔اسنے دونوں ہاتھوں پے اپنا سر گرایا تھا۔۔۔آگے کیا کم پریشانیاں تھیں کے یہ زارون بھی نہا دھو کے پیچھے پڑ گیا تھا۔۔۔؟؟ وہ گہری سانس لیتی واپس چت لیٹ گئی۔۔۔"کوئی بات نہیں جب اتنا سب اکلیے سہا ہے تو یہ ایک اور پرشانی سہی"۔۔ خود سے بڑبڑاتی وہ آنکھیں موند گئی۔۔۔

********************"*****************"

رات کے پچھلے پہر وہ تینوں چھت پر موجود تھے۔۔۔ بسماء "ادھ سوئی" سی ایک کرسی پے بیٹھی اونگھ رہی تھی۔۔۔ البتہ وہ دونوں پوری سے جاگ رہے تھے۔۔۔ نائل چھت کی ریلنگ مصبوطی سے پکڑے صبط سے کھڑا تھا۔۔۔ فروا اسکے ساتھ کنھی ریلنگ سے ٹکائے اسکی جانب مڑ کے کھڑی کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"ناہل وہ تو سچ میں پاگل ہے نایاب کے لیے۔۔۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے اسے بچوں کی طرح روتے دیکھا ہے"۔۔ وہ شدید پریشان تھی۔۔۔ مگر "ناہل" بے حس و حرکت کھڑا تھا۔۔۔ "ناہل میں تم سے بات کر رہی ہوں سن رہے ہو تم۔۔۔؟؟" فروا نے اپنی کسی بات کا اثر ہوتے نہ دیکھا تو اسے کندھے پکڑ کر جھنجھوڑ کے چلائی۔۔۔ وہ کچھ نہیں بولا تھا "سرخ آنکھیں" لیے اسے دیکھتا رہا تھا۔۔۔ فروا کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔ "ناہل پلیز یار تم تو ایسا مت کرو ! ۔۔۔ اگر تم بھی ہمت ہار جاو گے تو میں اکیلی کیا کروں گی ؟؟ ! ! " وہ بے بسی سے بولتی اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔۔

"میں کیا کروں فروا؟۔۔۔ اپنی شادی تو میں روک نہیں پا رہا ایسے میں کیسے میں نایاب کو پروٹیکٹ کروں اس سائیکو سے۔۔۔"" وہ بے بسی سے جھنجھلاتا بسماء کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔ فروا بھی اسکے سامنے کرسی کھینچ کے بیٹھ گئی۔۔۔ "ہاں لگتا تو وہ سائیکو ہی ہے"۔۔۔ فروا پرسوچ انداز میں بولتی آگے ہو کر بیٹھی۔۔۔ "مگر ناہل صرف تم ہی نایاب کو بچا سکتے ہو۔۔۔ میں نے خود سنا ہے "شمائل پھپھو" نایاب کی امی سے رشتہ مانگنے کی بات کر رہی تھیں"۔۔۔

"رشتہ مائے فٹ"۔۔ وہ یک دم مشتعل ہو کر چلایا تو بسماء گھبرا کے اٹھی۔۔۔ (اور آنکھیں پھاڑ کے ان دونوں کو دیکھا۔۔ وہ دونوں پریشان تھے وہ بھی سیدھی ہو کے بیٹھی).

۔۔۔"میں کسی قیمت پر نایاب کو اس پاگل کے حوالے نہیں کروں گا"۔۔۔ناہل حتمی لہجے میں بولا تو فروا کو تھوڑی تسلی ہوئی۔۔۔

"مگر کیسے؟؟ تم اپنی شادی کیسے روکو گے؟؟"اگلے ہی پل وہ پھر سے جھنجھلا اٹھی ۔۔۔ناہل کچھ دیر سوچتا رہا اور پھر اچانک کچھ یاد آنے پر "کرتے کی جیب"سے اپنا موبائل نکال کر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔فروا نے بے چینی سے کچھ کہنا چاہا تو اسنے ہاتھ سے "اشارہ کر کے منع کر دیا"۔۔۔

"ہاں فیاص میں نے تم سے جو کام کرنے کا کہا تھا وہ ہوا؟؟"۔۔۔دوسری جانب سے جیسے ہی کال اٹینڈ ہوئی تو وہ جلدی سے ماتھے پر نٹ بل ڈالے بولا۔۔۔پھر دو منٹ وہ سنتا ہی رہا۔۔۔ماتھے پر پڑتے بل بتاتے تھے کے بات کوئی "سیریس"ہی ہے۔۔۔۔"ہمم ٹھیک ہے نظر رکھو دونوں پر اور اطلاع دیتے رہنا"۔۔نارمل انداز سے بولتے اسنے فون کاٹ کے واپس جیب میں ڈالا اور منتظر سی بیٹھی فروا کو دیکھا۔۔۔اور خود ہی بولنا شروع کیا "یہ فیاص تھا شہرین کے گھر کا ایک ملازم۔۔۔میں نے اسے کچھ پیسے دے کر شہرین اور ناہید آنٹی پر نظر رکھنے کو کہا تھا۔۔۔کیونکہ جتنی شریف وہ اس دن "بن"رہی تھیں مجھے دال میں کچھ کالا لگا تھا۔۔۔اور آج اسکی کنفریشن بھی ہو گئی"۔۔نفرت سے جھٹکتا وہ واپس پیچھے ہو کے بیٹھا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ پوری بات بتاؤ مجھے۔۔۔خوہ مخواہ کا "سسپینس "کریٹ کر دیتے ہو""۔۔۔فروا ناک سکوڑ کر جھنجھلائی۔۔۔تو وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

وہ ماں بیٹی مجھے حق مہر کی رقم میں پھسانا چاہتی ہیں۔۔۔"فیاض کے مطابق "اسنے چھپ کے انکی باتیں سنیں ہیں۔۔۔وہ نکاح کے وقت حق مہر "پچیس کروڑ "رکھوانے کے منصوبے بنا رہی ہیں"۔۔فروا کی آنکھیں پچیس کروڑ پر پٹ سے کھلی تھیں۔۔۔"واٹ؟؟"وہ شاک سے چلائی۔۔۔"اتنا حق مہر۔۔۔؟؟ ! "

"جتنا مرضی رکھوایں، دے گا کون؟؟ ! "نامل نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔تو فروا نے سوالیہ آبرو اٹھا کے اسے دیکھا۔۔۔"تم کیا کرنا چاہ رہے ہو؟؟"

"اب سے کچھ دیر پہلے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کے کیا کروں ! ! "۔۔۔اسنے گہری پر سکون سانس لیتے ہوئے داہیں ہاتھ کی انگلیوں سے ماتھے پر بکھرے بال پیچھے کیے۔۔۔

"مگر اب ساری بازی میرے ہاتھ میں ہے"۔۔اعتماد سے بولتا وہ ان دونوں کی جانب جھکا۔۔"میری بات غور سے سنو تم دونوں"۔۔۔اسنے سر گوشی سے دبی آواز میں کہا تو وہ دونوں اسکی جانب جھکیں۔۔۔

اور ٹھیک "آدھے گھنٹے" کے بعد وہ تینوں اطمینان سے سیڑھیاں اترتے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔۔۔وہ تینوں کیا کرنے والے تھے یہ تو "وقت" ہی بتا سکتا تھا۔۔۔۔اور "وقت" کیا کرنے والا تھا وہ تینوں سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔

اس صبح سمار کے گھر میں الگ ہی ہنگامہ مچا تھا سریا نے آج نایاب کو جاگنگ پے جانے سے روک کر اپنے ساتھ کچن میں لا کھڑا کیا تھا۔۔۔۔وہ بے چاری بمشکل سب کو ناشتہ سرو کر رہی تھی۔۔۔۔"ایک تو یہ امی پتہ نہیں کون سی دشمنی نکالتی ہیں میرے ساتھ خود تو ہمشہ کسی "ناول" کی ہیروہن کی طرح لوگوں کی خدمتیں کرتی رہیں اب مجھ سے بھی یہی امید لگائے بیٹھی ہیں۔۔۔وہ دل میں کڑتی لگاتار کام میں لگی تھی۔۔۔۔منہ سے کچھ کہتی تو امی کا "بیلن" لازمی پڑتا۔۔۔

"نایاب جاو یہ ناشتہ بڑی پھپھو کو کمرے میں دے آو" امی نے اسے ناشتے سے بھری ڈش تھمائی تو وہ سخت بدمزہ ہوئی۔۔۔

"امی مجھ سے نہیں دیے جاتے ناشتے کمروں میں جس کو کرنا ہے تو باہر آ کر کرے"۔۔۔اسنے غصے ڈش انکے ہاتھ سے لے کر کاونٹر پے رکھی۔۔۔(سریا کا تو خون ہی کھول گیا تھا ایسی بدتمیزی پر)۔۔"کیا چاہتی ہو میری کام چور "بیٹی" کے سب کے سامنے تمہاری کٹ لگے؟؟"۔۔۔وہ کاٹ کھانے والے لہجے میں بولتی اس تک آئیں تو وہ بے

احتیتیا رڈش اٹھاتی باہر کو بھاگی ۔ ۔ لیکن کچن کے دروازے میں کھڑے ہنسی دباتے نامل پر جب نظر پڑھی تو دماغ ہی خراب ہوگیا ۔ ۔ ۔ "ہٹو میرے راستے سے" ۔ ۔ غصے میں اسے گھور کر کہا تو جلدی سے سا ہیڈ پر ہٹا ۔ ۔ ۔ "تم ملو بعد میں بتاتی ہوں تمہیں" والی ایک نظر اس پر ڈالی اور گردن اکڑا کے شمامل پھپھو کے کمرے کی جانب بڑھی ۔ ۔ ۔

کمرے کے باہر جا کر امڈ آیا عصہ بمشکل دبایا اور دروازہ ناک کیا ۔ ۔ ۔ ۔ "ارے آجاو بھئی، ناک کیوں کر رہے ہو" ۔ ۔ ۔ شمامل پھپھو کی آواز پر اسکا دل کیا کے ناشتے کی ٹرے انکے سر پر گرا دے مگر ۔ ۔ ۔ "اف" ۔ ۔ سر جھٹکتی مصنوعی مسکراہٹ چہرے پے سجاتی وہ دروازہ کھولتی اندر گئی تو انہیں بیڈ پر بیٹھا پایا زارون انکے ساتھ بیڈ کروان سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا ۔ ۔ ۔ ۔ "السلام علیکم پھپھو ناشتہ لائی ہوں" ! ۔ ۔ ۔ اسنے مسکرا کر سلام کیا تو وہ دونوں چونک کے اسکی جانب مڑے ۔ (زارون کو دیکھ جو دل پے گزری تو ناقابل بیاں تھی) ۔ ۔ ۔ وہ اسے دیکھ کر کھل اٹھا تھا صبح صبح نایاب دکھ گئی تھی اسے اور کیا چاہیے تھا؟؟ ۔ ۔ ۔ وہ یک دم بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ ۔ ۔ "وعلیکم سلام نایاب تم آو نا کھڑی کیوں ہو ! ۔ اور یہ ناشتہ تم کیوں لائی سارے ملازم مر گئے ہیں کیا؟ ۔ ۔ ۔ خوشی اور غصے کے ملے جلے تاثرات سے کہتے اسنے آگے بڑھ کر نایاب کے ہاتھ سے ناشتے کی ڈش پکڑی اور صوفے کے آگے لگے میز پر رکھی ۔ ۔ ۔

"ارے کیا ہوگیا زارون بچی اگر ہمارے ساتھ ناشتہ کرنے آئی ہے تو"۔۔۔ پھپھو محبت سے بولتی اس تک آہیں اسے بازو سے پکڑ کے اپنے ساتھ صوفے پر بیٹھایا۔۔۔

زارون آنکھوں میں ستارے لیے سٹول کھینچتا انکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔ وہ بری پھنسی تھی ۔۔۔ "نہیں پھپھو آپ لوگ ناشتہ کریں۔۔۔ میں نے باقی سب کو بھی ناشتہ دینا ہے اگر غاہب ہوئی تو امی ڈانٹیں گی"۔۔۔ وہ بمشکل بہانے بناتی وہاں سے کھسک جانے کے چکر میں تھی۔۔

"سریا کی تو بات ہی رہنے دو۔۔۔ پھول جیسی بچی کو ہر وقت ڈانٹتی ہے۔۔۔ میں بات کرتی ہوں آج اس سے تم بے فکر ہو کے ہمارے ساتھ ناشتہ کرو"۔۔۔ پھپھو جتنی محبت دکھا سکتیں تھیں دکھا رہی تھیں۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ بولتی انہوں نے پراٹھے کے ساتھ آملیٹ کا نوالہ بنا کر اسکی جانب بڑھایا۔۔۔ "میرے ہاتھوں سے کھائے گی میری بچی" ۔۔۔۔۔ "اففف اتنی مٹھاس آج تو یقیناً مجھے ڈائیبیٹیز ہوگی"۔۔ اسنے دل میں سوچتے بمشکل نوالہ کھایا۔۔۔

"نایاب رات کو جو ہوا مجھے بتایا زارون نے۔۔ اسنے بہت مس بی ہیو کیا تمہارے ساتھ اسے اگلا نولہ کھلاتی سرسری سا بولیں تو نوالہ نایاب کے گلے میں اٹکا۔۔۔۔۔۔۔۔ "ایک منٹ پھپھو" وہ انکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بیچ میں بول پڑی انکے ہاتھ سے نوالہ

لے کے نیچے رکھا۔۔۔اور زخمی نظروں سے انہیں دیکھا "اگر آپ نے مجھے یہاں اپنے بیٹے کی طرف سے معافی مانگنے بیٹھایا تو "سوری"۔۔۔"میں اسے نہیں معاف کرنے والی ۔۔۔کیوں کے اسنے جو کیا وہ کسی بھی لڑکی کے لیے ناقابل برداشت ہے"۔۔۔اسنے قطعیت سے سخت لہجے میں کہا تو وہ دونوں گھبرا گئے۔۔۔۔

"نایاب میں معافی مانگتی ہوں اسکی طرف سے یہ نادان ہے۔۔۔۔یقین مانو جب رات اسنے مجھے یہ بات بتائی تو میں نے اسے بہت ڈانٹا"۔۔۔پھپھو شرمندگی سے بول کر زارون کی جانب مڑیں۔۔۔"چلو معافی مانگو تم نایاب سے ابھی"۔۔۔۔

"نایاب پلیز مجھے معاف کر دو میں نے وہ سب جان کے نہیں کیا پتہ نہیں کیسے میں وہ سب کر گیا؟؟؟ !۔۔پلیز ایک بار معاف کر دو دوبارہ کبھی ویسا نہیں کروگا "آئے سویر"۔۔۔۔ وہ پر یقین لہجے میں بولتا بے چین نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

معافی "غلطیوں" کی ہوتی ہے زارون "گناہوں" کی نہیں۔۔۔اور تم نے جو کیا وہ کبیرا گناہ تھا"۔ایک کٹیلی نظر اس پر ڈال کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"اور آپ پھپھو اپنے بیٹے کو سمجھا دیں کے دوبارہ اسنے ایسی کوئی حرکت کی تو میں "خاموش* نہیں رہوگی۔۔۔انگلی اٹھا کے انہیں سختی سے وارن کیا اور تیزی سے کمرے سے نکل گئی۔۔۔زارون یک دم مشتعل ہوا تھا سامنے رکھی ناشتے کی ڈش زور سے ہاتھ مار کے گرائی تو شمائل فوراً اسکی

جانب لپکیں۔۔۔ "زارون کام ڈاون"۔۔۔ بمشکل اسے کندھوں اسے پکڑ کر سنبھالا ۔۔۔ "میں نے کہا تھا نا ممی وہ مجھ سے دور ہو جائے گی۔۔۔ اور دیکھیں وہ مجھ سے دور ہو گئی"۔۔۔ وہ جنونی کیفیت میں بول رہا تھا آنکھوں کی سرخی بڑھ رہی تھی۔۔۔ "یہ سب اس ناہل کی وجہ سے ہوا ہے میں نہیں چھوڑوں گا اسے"۔۔۔ اسنے شاہل کے بازو جھٹکے اور جلدی سے اپنے کپڑوں کے بیگ کی جانب بڑھا۔۔۔۔ شماہل پھپھو کا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔۔ اسکے کپڑوں کے بیگ میں ایک "پسٹل" لازمی ہوا کرتا تھا۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھ کر اپنے ہینڈ بیگ کی جانب لپکیں۔۔۔ زارون کو پھر سے دورہ پڑا تھا۔۔۔ انہوں نے بیگ میں سے بھرا ہوا "انجیکشن" نکالا۔۔۔۔ جو انہوں نے رات کو ہی بھر کے رکھ دیا تھا ۔۔۔ وہ تیزی اسکی جانب آئیں۔۔۔ جو اب پسٹل نکال کر اسے لوڈ کر چکا تھا۔۔۔ اسکی آنکھوں سے چنگاریاں نکل رہیں تھیں۔۔۔ اس سے پہلے وہ باہر نکلتا شماہل نے انجیکشن چپکے سے اسکے بازو میں لگا دیا۔۔۔ وہ یک دم انکی جانب مڑا جو آنکھوں میں آنسوں لیے اسے انجیکشن لگا چکی تھیں۔۔۔ زارون نے بے یقینی سے انہیں دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ پورے قد کے ساتھ فرش پے گرا۔۔۔۔ شماہل نے آنکھوں سے آنسوں پونچھے اور جلدی سے دروازہ بند کیا۔۔۔ بمشکل زارون کو گھیسٹ کر بیڈ پر لٹایا۔۔۔ اس پر کمبل دے کر اسکے ہاتھ میں مصبوطی سے پکڑا پسٹل نکالا اور الماری میں ڈالا۔۔۔ فرش پر سے سارا سامان

اٹھایا۔۔۔ ٹوٹے برتن ڈسٹ بین میں ڈالے۔۔۔ سارا کمرہ درست کرنے کے بعد تھک کے سانس لیتی وہ بے ہوش ہو چکے زارون کے سرہانے جا بیٹھیں۔۔۔ اب وہ پر سکون تھا انہوں نے جھک اسے ماتھے کو چوما۔۔۔ اسکے بال پیچھے کیے۔۔۔ "کب ٹھیک ہو گے تم زارون؟؟۔۔۔۔ بے بسی سے اسکے چہرے پر ہاتھ مارتی بولیں۔۔۔ اور اسے وہیں چھوڑتی باہر نکل آئیں۔۔۔ انہیں آج ہی سریا سے بات کرنی تھی۔۔۔۔ ایک "نایاب" ہی تھی جو اسے ٹھیک کر سکتی تھی۔۔۔۔۔

مہندی والے گھر میں جب صبح کے بعد دوپہر اتری تو ہنگامہ مزید بڑھ گیا تھا ہر کوئی اپنی اپنی تیاری میں لگا تھا۔۔ ایسے میں سریا کے کمرے میں دیکھو تو شدید تناو کا ماحول بنا تھا ۔۔۔ سریا بیڈ کے کنارے سر پکڑے بیٹھی تھیں۔۔۔ انکے ساتھ انکے شانے پے ہاتھ رکھے جھک کے کچھ کہتی شمائل پھپھو کافی پر امید لگتی تھیں۔۔۔ فاروق صاب اپنی وہیل چیر پر ان دونوں کے بلکل سامنے بیٹھے تھے۔۔۔ (پیرالائزیشن کی وجہ سے انکی ٹانگیں ناکارہ ہو چکی تھیں)۔۔۔۔ داہیاں ہاتھ کی مٹھی بنا کے منہ کے آگے رکھے وہ گہری سوچ میں لگتے تھے۔۔۔

"دیکھو سریا نایاب کو میں بہو نہیں بیٹی بنا کے رکھوں گی، زاروں تو پہلے سے ہی بہت محبت کرتا ہے اس سے۔۔۔ تم اتنا مت سوچو بس ہاں کہہ دو"۔۔۔شمائل پھپھو نے ضدی لہجے میں کہتے انکا شانہ دبایا تو تو سریا نے سر اٹھا کے انہیں دیکھا۔۔۔

"میں کیا کہوں آپا، نایاب کا کوئی بھروسہ نہیں میں اس سے پوچھے بغیر کوئی جواب نہیں دے سکتی"۔۔۔سریا نے گہری سانس لیتے ہاتھ جھاڑ لیے تو شمائل پھپھو منہ بناتی اپنے بھائی کی جانب مڑیں۔۔۔

"فاروق تم تو بھائی ہو میرے تم سے مجھے مثبت جواب چاہیے ! ! "۔۔۔۔ہڈدھری سے بولتی وہ انہیں خیالوں سے کھینچ لائیں۔۔"سریا ٹھیک کہہ رہی ہے آپا۔۔۔ پہلے نایاب سے پوچھ لیتے ہیں اگر اسنے ہاں کہہ دی تو ہمیں بھی کوئی اعتراض نہیں ہوگا"۔۔۔۔انھوں کچھ سمجھ کر مصلحت والا جواب دیا تو شمائل بھڑک ہی گئیں۔۔۔

"کیسے ماں باپ ہو تم دونوں۔۔۔اپنی بیٹی کی زندگی کا ایک فیصلہ نہیں کر سکتے؟"۔۔۔انکی آواز میں صدمہ سا تھا۔۔۔"اور کیا برائی ہے میرے بیٹے میں جو وہ انکار کرے گی۔۔۔شہزادہ ہے میرا بیٹا۔۔۔پورے خاندان میں ایک سے ایک لڑکی ہے جس پر ہاتھ رکھو گی انکار نہیں کرے گا کوئی۔۔۔ مگر میں تو اپنے بیٹے کی محبت کے آگے مجبور ہو کے تم

دونوں کے پاس آئی ہوں ۔ ۔ ۔ اور تم دونوں ایسا بی ہیو کر رہے ہو جیسے میرا بیٹا کوئی مجرم ہو" ۔ ۔ ۔ انہوں سر جھٹک کر ناراضگی سے آخری بات کہی تھی

"ایسی بات نہیں ہے آپا ۔ ۔ ۔ میں مانتی ہوں کے زارون لاکھوں میں ایک ہے ۔ ۔ "مگر" ۔ ۔ ۔ سریا شدید بے بس ہو چکیں تھیں ۔ ۔ ۔ زارون کے پاگل پن کا انہیں اندازہ تھا ۔ ۔ ۔

"اگر مگر کچھ نہیں مجھے تم دونوں سے جواب ہاں میں چاہیے" ۔ ۔ ۔ شمائل نے سریا کے بات کاٹ کر حتمی لہجے میں کہا تو فاروق صاب بھی جھنجھلا گے ۔ ۔ ۔ "آپا آپ سمجھتی کیوں نہیں ہیں نایاب سے پوچھے بغیر ہم کیسے ہاں کہہ سکتے ہیں ۔ ۔ ۔ مجھے میری بیٹی بہت پیاری ہے آپا اور میں اسکی مرضی کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کروگا" ۔ ۔ ۔ فاروق صاب نے انکی ساری باتوں کو یکسر فراموش کر کے اپنا آخری فیصلہ سنایا ۔ ۔ ۔

شمائل کو آگ ہی لگ گئی تھی مگر اس وقت تحمل لازمی تھا ۔ ۔ ۔ انکی کوئی بھی غلط بات ، "بات" مزید خراب کر سکتی تھی ۔ ۔ "ہاں میں مانتی ہوں نایاب کی مرضی ضروری ہے ۔ ۔ ۔ مگر تم دونوں اس سے بات کرو گئے تو لازمی مان جائے گی" ۔ ۔ ۔ وہ ڈھیروں غصہ صبط کرتی نرمی سے بول رہی تھیں ۔ ۔ ۔ "میں بہت امید لے کر تمہارے پاس آئی ہوں مجھے خالی ہاتھ مت لوٹانا" ۔ ۔ ۔ ۔ آنکھوں میں مصنوعی آنسوں بھر وہ ہاتھ جوڑے ان دونوں سے منت کر رہیں تھیں ۔ ۔ ۔ سریا بے چاری تو گھبرا کر رہ گئیں جلدی سے انکے بندھے ہاتھ

نیچے کر کے انہیں گلے لگایا اور التجائی نظروں سے اپنے شوہر کو دیکھا۔۔۔وہ آنکھیں بند کر کے شدید غصے کو اپنے اندر ہی اتار رہے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے میں نایاب سے بات کرتی ہوں۔۔۔اور میں کوشش کروگی کے وہ مان جائے"۔۔۔سریا انہیں کندھوں تھام کے یقین سے بولیں تو وہ نم آنکھوں سے مسکرائیں۔۔۔جلدی سے اپنی آنکھوں میں آئے آنسوں صاف کیے۔۔۔۔"تو ٹھیک ہے تم ابھی جا کر بات کرو بلکہ میں بھی ساتھ آتی ہوں"۔۔۔تیزی سے بولتی وہ انکا ہاتھ پکڑے کھڑی ہو چکیں تھیں۔۔۔"مگر آپا اس وقت؟؟۔۔۔میرا مطلب ہے یہ شادی ہو لینے دیتے ہیں۔۔۔پھر میں آرام سے بات کروگی نایاب سے ! ! "۔۔۔سریا جو نایاب کے رد عمل کا سوچ کر ڈر رہی تھیں۔۔۔اس نئی افتاد پر تو گھبرا ہی گئیں۔۔۔۔

"ارے میں کون سا ابھی شادی کرنے کا بول رہی ہوں تم صرف نایاب سے بات کرنا۔۔۔کیا پتہ شادی میں اور کس کس نے نظر رکھی ہو میری بیٹی پر۔۔۔بس سب کے کانوں تک یہ بات پہنچ جائے کے نایاب میری امانت ہے تو سکون آجائے گا"۔۔۔وہ انہیں بازو سے پکڑ کر خوشی سے بولیں تھیں۔۔سریا نے اک نظر سر جھکا کے بیٹھے اپنے شوہر کو دیکھا اور ایک گہری سانس لی۔۔۔"ٹھیک ہے آج ہی بات کر لیتے ہیں۔۔۔مگر اسکا ری ایکشن کافی سخت ہو سکتا ہے"۔۔۔سریا ہاتھ اٹھا کر آخری بار خبردار کرنا لازمی سمجھا۔۔۔

"ارے نہیں کچھ کہتی وہ اتنے نرم دل کی تو ہے وہ"۔۔۔۔ شماہل پھپھو نے مسکرا کر ان بات ٹالی۔۔۔۔ تو سریا نے اثبات میں سر ہلا کر انکی تاہید کی اور انکے ساتھ کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ فاروق صاب کچھ سوچنے کے بعد اب کافی پر سکون لگتے تھے۔۔۔ شاید وہ اپنی بیٹی کو اچھے سے جانتے تھے۔۔۔ جب وہ بولتی تھی تو کوئی کچھ نہیں بول پاتا تھا۔۔۔ وہ جانتے تھے" وہ نایاب ہے" جسے لوگوں کو اپنی باتوں سے قاہل کرنا آتا ہے۔۔۔۔ انہوں نے مسکرا کر سر جھٹکا اور وہیل چیر کر رح اماں کے کمرے کی جانب موڑا۔۔۔۔۔

****

شاہل پھپھو اور سریا جب ان لڑکیوں کے کمرے میں گئیں تو وہاں الگ ہنگامہ مچا تھا۔۔ فروا اور بسماء بیڈ پر بیٹھی تھیں۔۔۔ انکے آگے جیولری کا ڈھیر سا لگا تھا ارد گرد کپڑے ہی کپڑے پھلیے تھے۔۔۔ اور وہ دونوں پرشان سی بیھٹیں یہ سوچ رہیں تھیں کے آج رات مہندی میں کون سے جیولری پہنی جائے۔۔۔ (نایاب نے ان دونوں کے جھگڑے سے اکتا کر لیپ ٹاپ کھول لیا تھا۔۔۔) فروا کا خیال تھا کے کچھ الگ کرنا چاہیے اسلیے "ہلکی "جیولری ہو۔۔۔ اور بسماء کا خیال تھا جیولری "ہیوی" ہو۔۔۔ دونوں ایک گھنٹے کی بحث کے بعد اس نتیجے پر پہنچی تھیں کے جیولری نا تو ہیوی ہو نہ ہی ہلکی بلکہ "پھولوں" کی ہو۔۔ مگر اب مسئلہ تھا کی ابھی پھول کون لا کر دے گا۔۔۔ ابھی وہ کچھ فیصلہ کر ہی نا پاہیں تھیں کے وہ

دونوں آگئیں۔۔۔۔ فروااور بسماء یک دم گھبرائیں۔۔۔جس کا ڈر تھا کیا وہ دن تو نہیں آگیا تھا؟؟۔۔۔ان دونوں کو جیولری بھول گئی تھی۔۔۔

نایاب نے بھی ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر لیپ ٹاپ بند کر کے سا ہیڈ پر رکھا۔۔۔وہ دونوں اسکے داہیں باہیں آکر بیٹھیں تو نایاب نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔۔۔

سریا نے محبت سے اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا۔۔

"دیکھو نایاب میں تمہاری ماں ہوں تمہارے بارے میں جو فیصلہ کروں گی وہ تمہاری بھلائی کا ہی ہو گا۔۔۔اور مجھے امید ہے تم اسے قبول بھی کرو گی"۔۔۔نرمی سے اسکی آنکھوں میں یقین سے دیکھ کر کہا تو نایاب نے کوفت سے آنکھیں گھمائیں۔۔۔(اتنی محبت امی تب ہی دکھاتی تھیں جب انہیں کوئی کام ہو)۔۔۔

"تمہید کو کٹ کریں امی اور اصل بات بتاہیں"۔۔۔اسنے جل کر کہا تو سریا نے نفی میں سر ہلایا اس لڑکی سے وہ کیسے کچھ منوا سکتی ہیں۔۔۔

"تو ٹھیک ہے پھر بلا تمہید کے سنوں"۔۔۔اگلے وہ سپاٹ لہجے میں قطیعت سے بولیں نایاب نے چونک کے انہیں دیکھا۔۔

"ہم نے تمہارا رشتہ زارون سے طے کر دیا ہے"۔۔۔سختی سے گردن اکڑا کر اپنا فیصلہ سنایا۔۔۔وہ پھدک کے ایسے کھڑی ہوئی جیسے صوفے پر سے بچھو نے کاٹ لیا ہو۔۔۔بسماء

نے ناہل کو میسج کر کے فوراً اوپر آنے کا کہا تھا فروا دم سادھے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔

"کس سے پوچھ کے آپ نے یہ رشتہ طے کیا ہے؟؟"۔۔۔ وہ اتنی اونچی آواز میں چیخی ۔۔۔ شمائل پھپھو حق دق رہ گئیں۔۔

"آواز آہستہ رکھو اپنی مت بھولو کے تم اپنی ماں سے بات کر رہی ہو" سریا نے غصے سے گھور کر کہا تو وہ مزید بھڑک گئی۔۔۔

"امی پلیز اس وقت میں آپ کا کوئی مورل لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔ میں اس رشتے سے صاف انکار کرتی ہوں"۔۔۔ اسنے سر جھٹک کر حتمی لہجے میں کہا۔۔۔۔

"مجھے تمہارے انکار سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔۔ آخر کیا خرابی ہے اس رشتے میں ۔۔ زارون گڈ لکنگ ہے۔۔ اپنا کماتا ہے۔۔۔ اور سب سے بڑی بات تمہارا سسرال تمہاری پھپھو کا گھر ہوگا۔۔۔۔

"امی آپکو پتہ ہے کے میں آپکی ان باتوں میں نہیں آوں گی پھر چاہے آپ ہزار خوبیاں بھی اس رشتے میں سے نکال کے دیکھا دیں مجھے، میرا جواب "انکار" ہی ہوگا۔۔۔ وہ انکی آنکھوں آنکھیں ڈالے بغیر کسی خوف کے اعتماد سے بولی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

"کیوں ؟ ؟ "آخر وجہ کیا ہے تمہارے انکار کی ؟ ۔ ۔ ۔ اتنا اچھا ہیوں والا رشتہ کہاں ملے گا تمہیں ؟ " ۔ ۔ ۔ سریا نے اسے بازو سے پکڑ کر اپنی جانب موڑ کے مزید سختی سے پوچھا... نایاب نے گہری سانس لیتے اپنا بازو انکی گرفت سے نکالا اور انکے دونوں ہاتھ نرمی سے تھام کر قابل فہم نظروں سے انہیں دیکھا ۔ ۔ ۔ "کیا آپ نہیں جانتی میں کیوں انکار کر رہی ہوں ؟ ؟ "کتنے مان سے اسنے پوچھا تھا ۔ ۔ ۔ سریا نے بے اختیار نظر چرائی تھی ۔ ۔ "میں نہیں جانتی تم بتاؤ مجھے وجہ " ۔ ۔ ۔ اسکے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالے تھے ۔ ۔ ۔ نایاب نے بے بسی سے اپنے خالی رہ گئے ہاتھوں کو دیکھا تھا ۔ ۔ ۔ ایک زخمی نظر ششدر سی بیٹھی پھپھو پر بھی ڈالی جو سریا کا اچھے سے برین واش کر کے لائی تھیں ۔ ۔ ۔

"بولو اب چپ کیوں ہو؟ " ۔ ۔ ۔ سریا نے سینے پر بازو باندھے اجنبی لہجے میں اس سے پوچھا تو وہ سر جھٹکتی انکی جانب مڑی ۔ ۔ ۔ ۔

"وہ ایک نمبر کا مغرور اور گھمنڈی ہے.. کسی سے بات کرنے کا طریقہ نہیں ہے اسے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور سب سے بڑی وجہ اسکا پاگل پن ہے ۔ ۔ ۔ وہ کب کیا کر جائے یو نیور نو ! ! ۔ ۔ ۔ ۔ آنکھیں سکوڑ کر انہیں گہری نظروں سے دیکھتی بول رہی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ پھپھو لفظ " پاگل " پر پھدک کر کھڑی ہوئی تھیں ۔ ۔ ۔ "وہ پاگل نہیں ہے نایاب بس تھوڑا غصے کا تیز ہے ۔ ۔ ۔ اسے کسی ایسے انسان کی ضرورت ہے جو اسے ٹھیک کر سکے " ۔ ۔ ۔ بے تابی

سے بولتیں نایاب کے پاس آ ہیں اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔۔۔ "اور مجھے پورا یقین ہے تم اسے ٹھیک کر لو گی "۔۔۔۔امید سے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تو وہ ہلکے سے مسکرائی۔۔۔

"آپ کو اتنا یقین کیوں ہے کے میں اسے ٹھیک کر لوں گی۔۔۔اگر میں ٹھیک نہ کر سکی تو؟؟ ! "۔۔۔۔سوالیہ آبرو اٹھا کر انہیں دیکھا وہ اسکے شانے چھوڑ کر اسکا ہاتھ پکڑ چکیں تھیں۔۔۔"تم کر لو گی ٹھیک مجھے پتہ ہے "۔۔۔لہجے میں محبت مزید بڑھی۔۔۔۔نایاب نے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ سے نہیں چھڑاوایا ویسے ہی کھڑی رہی۔۔۔"اور اگر "جسٹ امیجن " میں اسے ٹھیک نہ کر سکی تو آپ کیا کریں گی پھپھو؟؟ "وہ انتی سحتی سے بولی کے شمائل نے چونک کے اسے دیکھا۔۔۔انکے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔۔۔تب نایاب نے اپنا ہاتھ انکے ہاتھ سے نکالا۔۔۔"کیوں کوئی جواب نہیں ہے "۔۔۔ تنظریہ مسکرائی ۔۔۔سینے پر بازو باندھے۔۔۔"مگر میرے پاس جواب ہے۔۔۔سننا پسند کریں گی "۔۔۔جھک کے انکی آنکھوں میں دیکھا وہ سٹپٹا گئیں۔۔۔"ہاں تم ہی بتا دو "۔۔۔دل میں اپنے بیٹے کی عقل پر ماتم کرتیں وہ بمشکل بولیں (زارون کو بھی یہی ملی تھی محبت کرنے کے لیے)۔۔۔انکا جواب سن کر وہ سر جھٹکتی واپس پیچھے ہٹی۔۔۔۔"تو سنیں پھر "اگر شادی کے بعد میں آپکے بیٹے کو ٹھیک نہ کر پائی تو جو آج آپ اتنی محبت دکھا رہیں ہیں سب

بدل جائے گا۔۔۔آپ کی زبان پر طعنے ہوں گے دن رات مجھے کوسیں گی۔۔۔ ہر ایک کے آگے کہیں گی کے میرے بیٹے کو خراب کر کے رکھ دیا۔۔۔ کسی کام کی نہ نکلی" میرے بھائی کی بیٹی"۔۔۔ مجھ میں ہزار کیڑے نکال لینے کے بعد آپ پھر سے کوئی لڑکی ڈھونڈیں گی پھر سے اپنے بیٹے کی شادی کرواہیں گی۔۔۔ کیوں کے "basically" آپکو بہو نہیں چاہیے ایک "ری ہیبلیٹیشن سنٹر" چاہیے۔۔۔جو آپکے بیٹے کو ٹھیک کر سکے"۔۔۔ وہ انہیں دیکھتی ناگواری سے بول رہی تھی۔۔۔

"نایاب کیا بکواس کر رہی ہو یہ تم"۔۔۔ حد ہوگئ ہے بد تمیزی کی"۔۔۔ سریا کی یہاں بس ہوئی تھی۔۔۔انہوں نے کبھی بھی اپنے سے بڑوں سے بد تمیزی کی اجازت نہیں دی تھی ۔۔۔۔ مگر یہ نایاب۔۔۔افف۔۔۔ "اتنی امید لیے تمہارے پاس آئی ہیں تو تمہارا فرض بنتا ہے تم انکی مدد کرو یہ تم بھی جانتی ہو کے تم انکی مدد کر سکتی ہو"۔۔۔۔۔جھڑک کر اسے کہا۔۔۔

"میں انکی مدد ضرور کرتی مگر جب یہ مدد مانگنے آئی ہوتیں تو۔۔۔ یہ تو مجھے ہمیشہ کے لیے اپنے بیٹے کا غلام بنا کر اسکی بیماری کا علاج کروانا چاہتی ہیں"۔۔۔ نایاب مزید بھڑک کر بولی تو سریا کا ہاتھ اٹھتے اٹھتے رہ گیا۔۔۔اس قدر بد تمیزی کی انہیں امید نہیں تھی ۔۔۔ بمشکل انہوں نے خود کو روکا تھا۔۔

"چلو مان لیا کے وہ یہی چاہتی ہیں۔۔۔ تو اسمیں برائی کیا ہے؟۔۔۔ اگر تم کسی انسان سے شادی کر کے اسکی زندگی سنوار سکتی ہو، اس سے بڑی نیکی کیا ہوگی ! ! ؟"۔۔۔۔ شدید غصے کو ضبط کرتی وہ اسے کنوینس کرنے کی کوشش کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔ انکی یہ بات سن کے نایاب کی آنکھوں چھن سے کچھ ٹوٹا تھا بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔۔

"واہ امی مجھے یہی امید تھی آپ سے" دونوں ہاتھ اٹھا کر جیسے انہیں داد دی۔۔۔۔ "آپ پاکستانی ماہیں یہی تو کرتی ہیں۔۔۔۔ اپنی بگڑی ہوئی اولاد کو ٹھیک کرنے کی ساری ذمہ داری اسکی بیوی کر سر تھونپ کر خود کو بری اذمہ کر لیتی ہیں۔۔۔ آخر آپ سب کو کب سمجھ میں آئے گا کے کسی کی جان سے پیاری بیٹی آپ کے بگڑے ہوئے نواب زادے کے لیے "rehabilitation center" نہیں ہوتی۔۔۔۔ جو بیٹا آپ سے پچیس تیس سال کی عمر تک نہ سدھرا وہ کل کی آئی انجان لڑکی کیسے سدھارے گی۔۔۔۔ ملامت بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھتی اونچا بول رہی تھی۔۔۔ لہجے میں چھبن تھی۔۔۔ سریا لاجواب کو کے رہ گی تھیں۔۔۔

"مگر وہ تم سے محبت کرتا ہے نایاب۔۔۔ تمہارے لیے پاگل ہے وہ"۔۔۔۔ شمائل پھپھو نے اسکے چپ ہونے کے بعد کمزور سی دلیل پیش کی تھی۔۔۔ وہ کاٹ کھانے والے انداز میں انکی جانب مڑی۔۔۔

"کون سا پیار؟ ۔ ۔ ۔ کیسا پیار؟ ۔ ۔ ۔ وہی جو آپ کے بیٹے کا ہر مہینے بدلتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ سال کے ہر مہینے تو آپ کے بیٹے کو ہر لڑکی سے شدید عشق ہو جاتا" ۔ ۔ ۔ ۔ وہ تلخی سے مسکرا کر انہیں دیکھتی ہوئی بولی تو ۔ ۔ ۔ وہ بلکل چپ ہو کے رہ گئیں تھیں ۔ ۔ ۔ بسماء اور فروا ساکن سی سب سن رہیں تھیں ۔ ۔ ۔ ۔ نامل جو ابھی ابھی وہاں آیا تھا اسکی آخری بات سن کر اسے بھی حیرت ہوئی تھی ۔ ۔ ۔ مگر وہ کسی کی بھی پرواہ کیے بغیر آج سچ بول رہی تھی جو بے انتہا کڑوا تھا ۔ ۔ ۔ ۔

"یہ آپ بھی اچھی طرح جانتی ہیں کے اسے مجھ سے کوئی محبت نہیں ہے ۔ ۔ ۔ میں بس ایک "چیلنج" ہوں اسکے لیے ۔ ۔ ۔ پتہ ہے کیوں ؟؟ تند ھی نظروں پھپھو کو گھورا ۔ ۔ ۔ ۔ "کیوں کے میں ہر لڑکی کی طرح اسکے آگے بچھ نہیں گئی ۔ ۔ ۔ وہ مجھے بس تسحیر کرنا چاہتا ہے ۔ ۔ ۔ مگر آپ ایک بات میری غور سے سن لیں پھپھو" ۔ ۔ ۔ ۔ انگلی اٹھا کر انہیں وارن کیا اور انکے تھوڑا نزدیک گئی ۔ ۔ ۔ وہ ویسے ہی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھ رہیں تھیں ۔ ۔ ۔ "دنیا کے بلند ترین پہاڑ "تسحیر "کرنا آسان ہیں ، مگر کسی انسان کو تسحیر کرنا ناممکن ہے ۔ ۔ ۔ انسانوں کے "دل " جیتے جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ اور دل صرف "محبت " سے جیتے جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ جو "آئی ایم سوری ٹو سے " ۔ ۔ ۔ آپ کے بیٹے کو نہیں آتی " ۔ ۔ قطیعت سے اپنی بات ختم کی اور بنا کسی پر نظر ڈالے تیزی سے کمرے سے نکل گئی

Urdu Novels Ghar

۔۔۔ ٹھاہ سے دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ لوگ چونکے تھے۔۔۔ سب سے پہلے نائل کو ہوش آیا تھا وہ بھی اسکے پیچھے نکلا تھا۔۔۔۔ سر یا سر پکڑ کر صوفے پے دھپ سے گریں تھیں۔۔۔ شمائل پھپھو بمشکل خود کو گھسیٹتی وہاں سے باہر آئیں تھیں۔

"فاروق تمہیں کیا لگتا ہے نایاب کیا جواب دے گی شمائل کو؟"۔۔۔ دادو بیڈ کراون سے ٹیک لگا کے بیھٹیں تھیں۔۔۔۔ انکے ساتھ اپنی وہیل چیر پر بیٹھے فاروق صاب نے جب انہیں ساری بات بتائی تو انہوں نے پریشانی سے ان سے استفار کیا۔۔۔

"ارے اماں جانتی تو ہیں آپ نایاب کو جب وہ بولتی ہے کہاں کوئی بول پاتا ہے۔۔۔ آتی ہوگی دس منٹ میں تن فن کرتی یہیں۔۔۔ پھر پوچھ لیجیے گا اسکا جواب""۔۔۔ فاروق صاب نے شرارت سے بول کر اماں کو دیکھا تو انہوں تاہید میں سر دھنا۔۔۔ "ہاں یہ بات تو ہے "گز بھر" لمبی زبان ہے اپنی نایاب کی۔۔۔ کبھی کبھی تو مجھے شدید غصہ آتا ہے مگر اسکے سامنے بول کے کون خود کو پھنسائے"۔۔۔ اماں نے جھرجھری لے کر سر جھٹکا۔۔۔ تو فاروق صاب کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔ "کیا کریں اماں وہ بولتی جو ہمشہ سچ ہے اور سچ تو ایسے ہی لاجواب کر دیا کرتا ہے"۔۔۔ انہوں نے لاپرواہی سے بول کر شانے اچکائے تھے۔۔۔

"ہاں میاں تم تواسی کی طرف داری کرو گئے۔۔۔بگاڑ کے بھی تو تم نے رکھا ہے ۔۔۔ارے میں پوچھتی ہوں اتنا بھی کیا سچ بولنا اب۔۔کے دوسرا بندہ شرمندہ ہی ہو جائے"۔۔اماں نے ناک بھوں چڑھا کر کہا تو فاروق صاب نے نفی میں سر ہلا کے اماں کو دیکھا۔۔۔

"اماں سچ سن کے شرمندہ وہی ہوتا ہے جو جھوٹا ہو۔۔۔فاروق صاب بھی فل بحث کر موڈ میں آچکے تھے۔۔۔

"ارے میاں رہنے دو تمہارے فلسفے۔۔۔۔۔یہ دنیا تم دونوں باپ بیٹی کے اصولوں پر نہیں چلتی۔۔۔یہاں جو اچھا جھوٹ بولتا ہے وہی دیر پا ٹکتا ہے۔۔۔انہوں نے ہاتھ جھلا کر ناگوراای سے سر جھٹکا۔۔۔۔

"اور جھوٹے انسان پر اللہ کی جو لعنت ہوتی ہے اسکا کیا؟؟""۔۔۔فاروق صاب جھٹ سے بولے تو اماں نے چونک کر انہیں دیکھا۔۔۔"کیا دنیا کی حاطر اللہ کی لنعت خود پر لگوا لینی چاہیے اماں؟؟"۔۔۔قابل فہم نظروں سے انہیں دیکھتے پوچھ رہے تھے (اماں نے گہری سانس لی تھی ان باپ بیٹی سے بحث کرنا ناممکن کام تھا)۔

"ہائے ہائے۔۔۔ بھلا میں نے یہ کب کہا کے جھوٹ بولنا شروع کر دو۔۔۔ میں تو اتنا کہہ رہی ہو کے پر جگہ سچ بولنا عقل مندی نہیں ہوتی بعض دفعہ چپ رہنے میں بھی بھلائی ہوتی ہے"۔۔۔۔ اماں نے کب ہار ماننی تھی۔۔۔ آخر انکی ماں تھیں۔۔۔

"اماں سچ بولنے میں کبھی نقصان نہیں ہوتا یہ بات ہم اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔ ہاں ہو سکتا ہے شروعات میں آپ کو پرشانی اٹھانی پڑے مگر بعد میں جیت ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے"۔۔۔ فاروق صاب گردن اکڑا کر مصبوطی سے بولے تو اماں نے بے بسی سے آسمان کی جاب دیکھا۔۔۔ "اللہ تم دونوں کو ہداہت دے بھئی میرے بس کا تو نہیں تم باپ بیٹی سے کسی معاملے میں بات کرنا"۔۔۔ اپنا بڑبڑاتی ہوئی اپنی تسبی پر کچھ پڑھنے لگیں۔۔۔ تو کمرے میں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔۔۔ جو دروازے کی اس "دھڑام "آواز سے ٹوٹی جسکو نایاب غصے سے کھولتی اندر آئی تھی۔۔۔ دادو اس زلزلے پر گھبرا کے اٹھ بیٹھیں اور حیرت سے غصے میں بھناتی نایاب کو دیکھا۔۔۔

جواب اپنے ابو کی گود میں سر رکھ کر فرش پر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔۔

"ہائے دیکھ اس لڑکی کو فاروق کیسے دروازہ توڑ کر اندر آئی ہے۔۔۔ دل ہول گیا میرا"۔۔۔۔ دادو نے دل پر ہاتھ رکھے صدمے سے دوہائی دی۔۔۔ مگر فاروق صاب نایاب کی طرف متوجہ تھے جو انکی گود میں سر رکھے ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔ "کیا ہوا نایاب کیوں

رہی ہو؟؟ پریشانی سے انکے ماتھے پر بل پڑے تھے۔۔۔ "نایاب میری جان اٹھو بتاو کیا ہوا ہے؟۔۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے تم سے مجھے بتاو ! ! "۔۔۔ فاروق صاب تو گنگ رہ گئے تھے اسکے رونے پر۔۔۔ (کب روتی تھی وہ۔۔۔ شاید کبھی نہیں)۔۔۔ اسکی سسکیاں سن کر دادو کا بھی دل ہول گیا تھا۔۔۔

"فاروق دیکھ کیا ہو گیا میری بچی کو کیوں رو رہی ایسے۔۔۔ "؟؟ غصہ بھلائے وہ بے چینی سے آگے ہو کر بولیں تو فاروق صاب نے اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر اٹھایا۔۔۔ "آنسوں سے بھرا چہرہ، سرخ آنکھیں"۔۔۔۔ کب دیکھی تھی ان نے اپنی بہادر بیٹی کی یہ حالت انکا دل کٹ کے رہ گیا تھا۔۔۔ انھوں نے جھک کر اسکی پے شانی چومی اسکے آنسوں صاف کیے۔۔۔ کیا ہو گیا نایاب؟۔۔۔ تم اتنی بہادر ہو کے بچوں کی طرح رو رہی ہو۔۔۔ اگر رشتے کی وجہ سے کر رہی ہو تو بے فکر ہو جاو۔۔۔ تمہارا باپ ابھی "معزور" ہوا ہے مرا نہیں ہے جو تم چاہو گی ہی ہو گا"۔۔۔ انھوں نے بچوں کی پچکار کر اسے یقین دلایا تو اسکے آنسوں تھمے تھے۔۔۔ "مگر امی" ! ! ۔۔۔ وہ آنسوں پوچھتی ہونٹ لٹکا کر بچوں کی طرح بولی تو فاروق صاب نے اسکی ناک دبائی۔۔۔ "کچھ نہیں کہے گی تمہاری ماں تم تو میری بیٹی ہو۔۔۔ اور میری بیٹی جو چاہے گی وہ ہو گا"۔۔۔ "اب خوش۔" ! ۔۔۔ وہ اسکے گال پکڑ کر کھینچ رہے تھے۔۔ "خوش"۔۔ وہ خوشی سے بولتی دوبارہ انکی گود میں سر

رکھ کے بیٹھ گئی وہ اسکے سر میں انگلیاں چلانے لگے تھے۔۔۔اور ناہل جو پریشان سا اسکے پیچھے ہی آیا تھا اب دروازے کی فریم سے ٹیک لگا کر کھڑا مسکرا کر باپ بیٹی کے نخرے دیکھ رہا تھا۔۔۔نایاب کا یہ روپ اسنے پہلی بار دیکھا تھا کہاں وہ سب کے سامنے شیرنی بنی ہوتی ہے اور کہاں یہ بچی۔۔۔اسنے ایک نظر اپنی نانو کو دیکھا۔۔۔"جوان دونوں باپ بیٹی کے ناٹک کبھی ختم نہیں ہوں گے" والی نظر ان دونوں پر ڈالتی منہ بنا کر دوبارہ لیٹ گئیں تھیں۔۔۔۔ناہل آہستہ سے وہاں سے نکل آیا تھا۔۔۔۔۔

**************************************"سریا انٹی آپ ٹھیک ہیں۔؟؟"۔سب کے جانے کے بعد فروا پریشان حال بیٹھی سریا کے پاس آ بیٹھی اور نرمی سے انکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔وہ چونک کے سیدھی ہوہیں۔۔۔کچھ دیر فروا کی آنکھوں میں دیکھتی رہیں یہاں تک کے وہ یک دم زور سے ہنسیں۔۔۔فروا پھدک کھڑی ہوئی۔۔۔

"مجھے لگتا ہے آنٹی پاگل ہوگئی ہیں"۔۔۔فروا نے بسماء کے کان میں جھک کے سرگوشی کی تو وہ اسے کہنی مارتی ہنستی ہوئی سریا کی جانب مڑی۔۔۔

"کیا ہوا آنٹی آپ ہنس کیوں رہی ہیں؟؟"۔۔۔اسنے ڈرتے ہوئے پریشانی سے پوچھا تو سریا کی ہنسی مزید بلند ہوئی۔۔۔وہ دونوں غش کھا کر گرنے کو تھیں کچھ پل بعد جب انکی ہنسی تھمی تو انہوں نے سر جھٹک کے پریشان حال کھڑی لڑکیوں کو دیکھا۔

"تم دونوں کو لگ رہا ہے میں پاگل ہو گئی ہوں"۔۔راہٹ؟؟۔۔۔مسکرا کے شرارت سے پوچھا تو دونوں نے قابل فہم نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا ۔۔۔سریا نے بمشکل اپنی ہنسی کو بریک لگائی تھی۔۔۔

"ارے میں ایسے ہی بلاوجہ نہیں ہنس رہی میرے پاس وجہ ہے۔۔۔تم دونوں کو بتاوں؟؟"۔۔۔۔۔

"جی بتاہیں"۔۔فروا تھوک نگل کر ہلکہ سا ممنائی۔۔۔

"میں نے شمائل آپا کو نیچے وارن کیا تھا کے نایاب کچھ بھی بول سکتی ہے اسلیے ابھی بات مت کریں۔۔۔مگر انہوں نے نہیں سنی میری اب دیکھو۔۔۔کیا نایاب نے جھاڑا ہے انہیں ! ۔۔"واہ مزا آگیا""۔۔۔وہ مزے سے ہاتھ لہرا کر فخر سے بولیں تو بسماء اور فروا بے ہوش ہوتے ہوتے بچیں۔۔

"آنٹی آپ کیا کہہ رہی ہیں نایاب نے انکی انسلٹ کی ہے اور آپ ہیں کے خوش ہو رہی ہیں"۔۔۔بسماء آخر جل کر بول پڑی۔۔۔

"تم دونوں ایک نمبر کی بے وقوف ہو"۔۔۔انہوں افسوس بھری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ کر ناگواری سے کہا تو۔۔۔دونوں کا منہ ہی بن گیا۔۔۔(اچھی بھلی سمجھدرا تو تھیں وہ دونوں)

"دیکھو میں تم دونوں کو سمجھاتی ہوں"۔۔۔وہ سنجیدہ ہوکی بولیں تو وہ دونوں بھی انکی جانب آہیں۔۔۔۔فروا بیڈ کی پاہیتنی پر بیھٹی تو بسماء انکے ساتھ صوفے بیٹھی۔۔"سمپل سی بات ہے شمائل آپا نے پہلے مجھ سے اور نایاب کے بابا سے رشتہ مانگا۔۔۔ہم نے انکار کرنا چاہا تو انہوں نے ایموشنل بلیک کرنا شروع کر دیا۔۔۔اب میں کچھ کہتی تو بری بنتی۔۔۔اسلیے میں نے انہیں کہا کے نایاب کا جو فیصلہ ہو گا وہی میرا ہوگا۔۔۔اور مجھے میری بیٹی کی صلاحیتوں پے پورا بھروسا تھا۔۔۔مجھے پتہ تھا وہ شمائل کے ہر حملے کا جواب پوری طرح سے دے گی۔۔۔اور شمائل کچھ بھی نہیں کرپائے گی۔۔۔اور دیکھو وہی ہوہا کے نہیں ؟؟""۔۔۔انہوں نے اترا کے اپنی بات مکمل کی اوران دونوں لڑکیوں کو داد طلب نظروں سے دیکھا جنکو ساری بات سمجھنے میں چند سیکنڈ لگے۔۔۔"آنٹی یو آر گریٹ"۔۔۔فروا اور بسماء جزیاتی ہوکر انکے گلے سے چمٹ گئ تو انہوں نے مسکرا کے ان دونوں کے گرد بازو حمائل کیے۔۔۔اب وہ مطمئن تھی مگر کس کو پتہ تھا یہ خوشیاں محص چند پل کی تھیں۔۔۔

شام کو الگ ہی جنجال پورا بنا تھا گھر میں ۔۔۔ سب تیار ہو کے شادی حال بھاگ رہے تھے۔۔۔ ملازم گاڑیوں سارا سامان رکھ رہے تھے ۔۔۔ کچھ لوگ جا چکے تھی کچھ ابھی گھر پر ہی تھے مہندی کا فنکشن چونکے کمباہن تھا اسلیے لڑکی والے بھی اسی حال میں آنے واکے تھے انکے استقبال کی تیاری نایاب فروا اور بسماء پر تھی اسلیے وہ جلدی سے تیار ہونے گئیں تھیں ۔۔۔ بسماء اور فروا نے فل حال کوئی جیولری نہیں پہنی تھی ۔۔۔ "راستے میں گاڑی رکوا کر جیولری لے لیں گی" ۔۔۔ یہ سوچ کر دونوں مطمین تھیں ۔۔۔ بساء نے فیروزی رنگ کا جبکے فروا نے نارنجی رنگ کا کام دار لہنگا زیب تن کیا تھا ۔۔ دونوں نے ۔ بالوں کی کھجوری چٹیا بنا کر داہیں طرف سے آگے کو ڈال رکھی ۔۔ ہلکے میک اپ میں وہ کافی اچھی لگ رہیں تھیں ۔۔۔۔

"تم دونوں زرا جلدی تشریف لاو ۔۔۔ ایسے مٹک مٹک کر چلوں گی تو رات ہو جائے گیَ "۔۔۔۔ ناہل نے آرام آرام سے زینے اترتی ان دونوں کو غصے سے ڈانٹا تو وہ تن فن کرتی اسکے سر کو آہیں ۔۔۔

"شکل اچھی نہ ہو تو بندا بات اچھی کر لیتا ہے" ۔۔۔ فروا دونوں ہاتھ کمر پے رکھے تیکھی نظروں سے ناہل کو گھور رہی تھی ۔۔۔ جو کریم رنگ کے کرتا شلوار میں کافی ڈیشنگ لگ رہا تھا ۔۔۔

Urdu Novels Ghar

"ایگزیکٹلی"۔۔بس بات میں تم سے کہہ رہا ہو چڑیل کے شکل تو تم تمہاری زرا بھی اچھی نہیں ہے اسلیے تھوڑا بہت کام کر لو شاید کسی گھویلو مزاج رکھنے والی آنٹی کو تم پسند آجاو"۔۔۔وہ بھی تپ کر بولا تو فروا نے غصے سے آستین پیچھے کیں۔۔۔

"تم خود کیا ہو بندر کہیں کے۔۔۔شکر کرو لڑکی دے دی کسی نے ورنہ کنوارے مر جاتے"۔۔۔وہ دو بدو بولی

"مجھے تو چلو پھر کسی نے دے دی۔۔۔تمہارا کیا ہوگا۔۔۔تم سے تو کسی نے نہیں کرنی شادی"۔۔ناہل تنظریہ انداز میں بولتے شانے اچکا تا بولا تو فروا کا بی پی ہی شوٹ کر گیا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟؟"۔۔۔اس سے پہلے کے وہ دونوں یہیں لڑ مرتے نایاب کی آواز پر -چونک کے پیچھے مڑے۔۔۔وہ زینے اترتی نیچے آرہی تھی۔۔۔ہلکے سبز رنگ کے کام دار لہنگے کو اوپر اٹھا رکھا تھا۔۔۔ڈوپٹہ آج بھی سر پر تھا بالوں کی فرنچ ناٹ بنی تھی۔۔کانوں میں چھوٹے چھوٹے پرل ٹاپس تھے۔۔۔بلکل ہلکے سے میک اپ میں وہ کافی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ناہل فروا کو بھول چکا تھا۔۔۔۔آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہا تھا جواب زینے اتر کر انکے پاس آرہی تھی۔۔۔"کوئی اس قدر بھی خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔اسکے چہرے پر الگ ہی نور تھا"۔۔۔"کیا ہوا تم بت بنے کیوں کھڑے ہو؟؟" نایاب نے اسکے بلکل سامنے آکر اسکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ لہرایا تو وہ چونک کے

سیدھا ہوا۔۔"۔ بیوٹی فل"۔۔۔ ہلکی سی سرگوشی اسکے لبوں سے نکلی تو نایاب نے اپنی سبز آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔ "افف قیامت تھیں آج وہ سبز آنکھیں۔۔۔ ان میں لگا وہ کالا کاجل"۔۔۔۔ وہ پھر سے کھو گیا تھا۔۔۔ بسماء اور فروا مسکراہٹ دباتیں اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔

نایاب نے کوفت سے آنکھیں گماہیں۔۔۔ "اسے تو نہ جانے کون سا دورہ پڑا ہے تم دونوں تو چلو۔۔۔۔ گاڑی میں سامان رکھو سارا۔۔۔ میں اسکو لے کے آتی ہوں"

۔۔۔۔ اسکے نئے حکم پر وہ دونوں شانے اچکاتی باہر کی جانب بڑھیں۔۔۔

"ناہل تم ٹھیک ہو؟"۔۔۔ ان دنوں کے جاتے اسنے تشویش سے اسے جھنجھوڑ کے پوچھا ۔۔۔ تو وہ بے اختیار مسکرایہ۔۔۔۔ انگلی کی نوک سے اسکی سبز آنکھوں کے کنارے سے کاجل چرایہ۔۔۔ اسکی آنکھیں بے اختیار بند ہوہیں تھیں۔۔۔ ناہل نے جھک کے کاجل اسکی تھوڑی کے نیچے لگایا تو وہ چونک کے سیدھی ہوئی۔۔۔ اور سوالیہ نظروں اسے دیکھا ۔۔۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو کسی کی بری نظر نہ لگے اسلیے کالا ٹیکا لگایا ہے"۔۔۔ ناہل نے مسکرا کر کہا تو نایاب نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔۔۔ "تم میں بھی کبھی کبھی میری امی کی روح آ جاتی ہے۔۔۔ اب چلو دیر ہو رہی ہے"۔۔۔ مصنوعی غصے سے اسے گھورتی وہ آگے بڑھی

تو پیلر کے پیچھے چھپی مزے سے سارا سین دیکھتیں لڑکیاں فوراً باہر بھاگی۔۔۔ شکر ہے نایاب نے انہیں نہیں دیکھا تھا۔۔۔ مگر نایاب نے تو اپنے کمرے کی کھڑکی سے یہ منظر جلتے دل کے ساتھ دیکھتے زارون کو بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

ناہل گنگناتا ہوا اسکے پیچھے گیا تھا۔۔۔ وہ بھی اب مطمئن تھا۔۔۔ "مگر اسے کیا پتہ تھا کے بری نظر کالہ ٹیکا لگانے سے نہیں ٹلا کرتی"۔۔۔۔۔۔

وہ تینوں شادی حال کی مین دروازے پر کھڑیں مہمانوں کا استقبال کر رہیں تھیں۔۔۔ لڑکی والے بھی پہنچ چکے تھے۔۔۔ سبز اور پیلے رنگ کے لہنگے میں ہیوی جیولری اور میک میں شہرین ہمیشہ کی طرح لاجواب لگ رہی تھی۔۔۔ جہاں فروا کا منہ اسے دیکھ کے "بنا" تھا وہیں سب کی ستائش بھری نظریں اس مغرور شہزادی کا جانب اٹھیں تھیں۔۔۔ نایاب نے آگے بڑھ کر اسکی بلاہیں لیں تھیں۔۔۔ اور خود اسے اسٹیج تک چھوڑنے گئی تھی۔۔۔ ناہل کو ابھی نہیں لایا گیا تھا۔۔۔

نایاب نے اسے خوبصورت صوفہ پر آرام سے بیٹھا کر گھونگھٹ اوڑھایا تھا۔۔۔ اور آیت الکرسی پڑھ کر اس پر پھونکی تھی "واٹ داہیل از دس گھونگھٹ۔۔۔ "ڈوپٹے کے اندر سے شہرین کی جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی تو نایاب اسکے قریب جھکی۔۔"۔ شہرین بس تھوڑی دیر کے لیے ہی رکھ لو رسم ہے"۔۔۔ نایاب ریکویسٹ کی تو اسنے گہری سانس لی

۔۔۔"تھوڑی دیر کے لیے ہی"۔۔۔سر جھٹک وہ ڈوپٹے کو چہرے کے آگے کر کے بیٹھ گئی۔۔۔تھوڑی سے مستی شہرین کے ساتھ کر لینے کے بعد وہ سب لڑکیاں ناہل کو لینے اندر گئیں تھیں۔۔۔نایاب صرف شہرین کے پاس رکی تھی۔۔۔

"مجھے پیاس لگی ہے۔پانی لا کر دو مجھے"۔۔تھوڑی دیر میں شہرین کا نیا حکم جاری ہوا تو وہ گہری سانس لیتی اسکے لیے پانی لینے اندر کی جانب گئی تھی۔۔۔

"تمہاری وجہ سے وہ مجھ سے دور ہو گئی ہے میں تمہیں آج نہیں چھوڑوں گا ناہل"۔۔۔

واٹر ڈسپنسر سے پانی نکال کر وہ جیسے ہی مڑی تھی اسکی سماعت سے زارون کی کرجت آواز ٹکرائی تھی۔۔۔اسکا دل ایک دم زور سے ڈھڑکا۔۔۔پانی کا گلاس تھامے وہ آواز کی سمت بڑھی تھی۔۔۔

"دیکھوں زارون میری بات سنو ! ۔۔۔پستول نیچے کرو۔۔۔ہم بیٹھ کے بات کرتے ہیں"۔۔۔ناہل کی آواز تھی۔۔۔"وہ اسے پستول"۔۔۔اس سے آگے اس سے سوچا نہیں گیا تھا۔۔۔پانی کا گلاس اسکے ہاتھ سے چھوٹا تھا۔۔۔وہ بھاگتی ہوئی اس سمت آئی تھی۔۔۔اس سائیڈ پے بنے کمرے میں وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔ناہل اپنے ڈیفینس میں ہاتھ اٹھائے اس سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔۔دروازے کی

جانب اسکی پشت تھی۔۔۔اسلیے وہ نایاب کو اندر آتے نہیں دیکھ سکا تھا۔۔۔مگر زارون جو سرح چہرہ لیے۔۔۔اس پر بندوق تانے کھڑا تھا نایاب کو بدحواسی میں اندر آتے دیکھ چکا تھا۔۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے کچھ دیر والا لمحہ لہرایا تھا۔۔۔ٹریگر پر اسکی گرفت مصبوط ہوئی تھی۔۔۔

"IamnotgoingtoleaveyouNahil"

شدت سے کہتے اسنے گولی چلائی تھی۔۔۔ایک دھماکے سی آوز چاروں سمت گونجی تھی ناہل نے بے یقین نظروں سامنے آچکی نایاب کو دیکھا۔۔۔۔"گولی اسے ہی لگی تھی "۔۔۔وہ پورے قد کے ساتھ فرش پر گری تھی۔۔۔

ساری کاہنات بس ایک پل کے لیے تھمی تھی۔۔۔بس چل رہی تھیں تھیں تو فرش پر گری اسکی لڑکی کی کچھ 'ٹوٹتی سانسیں"۔۔۔ناہل نے پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتا گھٹنوں کے بل گرا تھا۔۔۔زارون کے ہاتھ سے پسٹل گر چکا تھا۔۔۔وہ بھاگ کر اس تک آیا تھا ۔۔۔ناہل کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔زارون بے ہوش ہو چکی نایاب کو تھپتھپا کر جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں وہاں سب آچکے تھے۔۔۔اسکے ادگرد بہت کچھ ہو رہا تھا. اسے سب سنائی دے رہا تھا مگر وہ کچھ سمجھ نہیں سکتا تھا۔۔۔سریا ممانی رو رہیں تھیں۔۔۔۔نانو کی

فریادالگ تھی۔۔فروا بے یقینی سے اسے جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔اسے کچھ یاد نہیں تھا بس اتنا پتہ تھا کے نایاب کو گولی لگی تھی۔۔۔جانے کس نے ایمبولینس کو کال کی تھی۔۔۔جانے کب وہ سب وہاں سے ہسپتال آئے تھے۔۔۔اسنے بس حود کو ICU کے باہر بیٹھا پایا تھا۔۔۔سب چل رہا تھا صرف وہی ساکت تھا۔۔۔"بلکل ساکت"۔۔۔۔

''

ہسپتال کے اس کوریڈور میں لوگوں کا رش سا لگا تھا۔۔ہسپتال والے اتنے لوگوں کو ساتھ دیکھ جھنجھلا گئے تھے۔۔۔نرسیں بے چاری بول بول کے تھک گئیں تھیں مگر وہ لوگ کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھے۔۔۔۔

"ایک تو ان امیروں کے چونچلے پہلے خود شادیوں میں فائرنگ کرواتے ہیں اور پھر جب کسی کو گولی لگتی ہے تو سب بھول بھال کے ہسپتال ٹوٹ پڑتے ہیں۔۔۔مینرز تو ہیں ہی ان لوگوں میں"۔۔۔ایک نرس جو کب سے ان سب کو ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی بل آحر اکتا گئی اور بھڑک کر اپنی ساتھی نرس سے چلائی۔۔۔

"تم ڈاکٹر صاب کو فورا بلاو یہ لوگ ایسے نہیں سنیں گے"۔۔۔دوسری نرس کے کہتے ہی پہلی نے ڈاکٹر کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔اور کچھ دیر میں وہ ایک بڑے ڈاکٹر کے ساتھ نمودار ہوئی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

"دیکھیں آپ لوگ ویٹنگ ایریا میں ویٹ کریں۔۔۔یہاں رش مت کریں،دیگر مریض ڈسٹرب ہونگے"۔۔۔ڈاکٹر نے اونچی آواز میں کہا تو وہ سب رونا بھول کر اسکی طرف لپکے۔۔۔

"ہم سب چلے جاہیں گے پہلے اتنا بتا دیں وہ ٹھیک ہو جائے گی"۔۔۔سریا ڈھیروں امیدیں لیے ڈاکٹر کے سامنے کھڑیں تھیں۔۔۔

"خون تو کافی ضائع ہو گیا ہے۔۔۔آپ سب دعا کریں۔۔اللہ بہتر کرے گا"۔۔۔ڈاکٹر تیزی سے بولتا اندر چلا گیا تو نرسوں نے اس سب کو بھی ویٹنگ روم کی طرف دھکیلا۔سب جا رہے تھے مگر وہ جو بت بنا بیٹھ تھا ایک انچ بھی نہ ہلا تھا۔۔۔۔ویسے ہی بیٹھا رہا تھا۔۔۔"ارے انہیں بھی لے جاہیں ساتھ"۔۔۔نرس نے جھنجھلا کر اسکے ساتھ کھڑی لڑکی کو کہا تو اسنے بے دردی سے آنسوں صاف کیے۔۔۔"پلیز انہیں یہاں رکنے دیں"۔۔۔ایک منت بھری نظر نرس پر ڈال کے فروا نے باقی سب کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ سب باہر آئے۔۔۔صرف وہی دونوں وہاں تھے۔۔۔نرس ایک ہونہہ والی نظر ان پر ڈالتی وہاں سے چلی گئ تو فروا اسکے ساتھ ہی بینچ پر بیٹھ گئ۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں وہاں پولیس اور میڈیا کے نماہندے بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔۔۔جواب سمار سے صاب سے واقع کی پوچھ گچھ کر رہے تھے۔۔۔اس ساری سچویشن میں کسی کو اس بات

کا ہوش نہیں تھا کے نایاب کو گولی لگی کیسے ۔ ۔ ۔ سب کے لبوں پر ایک ہی التجا تھی کے وہ ٹھیک ہو جائے ۔ ۔ ۔ وہ سب رو رہے تھے اسکے لیے دعاہیں کر رہے تھے ۔ ۔ ۔ کتنی تڑپ تھی ان سب کی آنکھوں ۔ ۔ ۔ کتنی محبت تھی اس لڑکی کے لیے ۔ ۔ ۔ جو سارے خاندان میں سب سے ذیادہ روڈ مشہور تھی ۔ ۔ ۔ ۔

"شہرین" اپنے کام دار لباس میں اپنی تمام طر خوبصورتی کو لیے وہاں موجود تھی مگر کسی نے اسے ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا ۔ ۔ ۔ سارے میڈیا کے نماہندے چیخ چیخ کے عوام سے دعا کی اپیل کر رہے تھے ۔ ۔ ۔ سامنے لگی ایل ای ڈی پر بریکنگ نیوز کی پٹی پر مشہور ڈایزاہنر نایاب فاروق کو گولی لگنے کی حبر چل رہی تھی ۔ ۔ ۔ ۔ سب اسکے لیے دعا گو تھے ۔ ۔ ۔ شہرین نڈھال سی ایک بینچ پے گری تھی ۔ ۔ ۔

"کون تھی وہ ؟ ؟ "شہرین وہاج" انتہا کی خوبصورت ، بولڈ ، ماڈرن لڑکی جہاں سے گزرتی تھی مردوں کے ساتھ لڑکیاں بھی ایک بار اسے پلٹ کر لازمی دیکھتی تھیں" ۔ ۔ وہ "ملکہ حسن" تھی اسے فرواموش کرنا آسان نہیں تھا ۔ ۔ ۔ مگر آج کیا ہوا تھا ؟ ؟ کسی نے ایک نظر تک نہیں ڈالی تھی اس پر ۔ ۔ ۔ اتنے مرد تھے وہاں اتنے میڈیا کے نماہندے تھے سب اس لڑکی کے لیے پریشان تھے سب اسکی جانب لپک رہے تھے جو وہاں تھی ہی نہیں ، اندر اپنی زندگی کی جنگ لڑ رہی تھی ۔ ۔ "کون تھی وہ لڑکی ؟ ؟ اولڈ فیشن کپڑے ڈیزاہن کرنے والی

ایک ڈایزاہنر، یا ایک بیکری کی آنر؟؟ یا پھر انتہائی روڈ، بورنگ اور سڑی ہوئی جو بقول شہرین کے اس قابل ہی نہیں تھی اسے ایک بار پلٹ کے دوبارہ دیکھا جائے"۔۔ تو پھر یہ کون لوگ تھے؟؟ جو اسے ایک بار دیکھنے کے لیے مرے جا رہے تھے؟۔۔۔کیا یہ صرف اسکی شہرت تھی۔۔۔۔۔"نہیں" اسنے زور سے نفی میں سر ہلایا یہ صرف شہرت نہیں ہو سکتی آنسوں اسکے چہرے کو بھگو رہے تھے۔۔۔کاجل کی کالی لیکریں پورے میک اپ کو خراب کر رہی تھیں۔۔۔پتہ نہیں اسکی ماں کہاں تھی؟۔۔۔۔اسنے ایک نظر سارے مجمعے پر ڈالی ناہید اسے پریشان سی سمینہ کے ساتھ کھڑی نظر آہیں۔۔۔۔اسے پتہ تھا انکی پریشانی بھی ایک ڈھونگ تھی۔۔۔"صرف پریشانی"۔۔۔۔نہیں لبوں پے ہاتھ رکھ کے سسکیوں کو روکا تھا۔۔۔اسکی تو ساری زندگی ہی ڈھونگ تھی۔۔۔۔ بمشکل خود کو گھسیٹتی وہ واش روم آئی تھی۔۔۔دونوں ہاتھوں سے سینک کے کنارے تھام کر اسنے آہینے میں دیکھا تھا۔۔۔میک اپ خراب ہو چکا تھا بال بکھر چکے تھے۔۔اسکا چہرہ عجیب واہیات سا دکھ رہا تھا۔۔۔اسنے بے اختیار سینک کو چھوڑ کر اپنے چہرے کو چھوا تھا ۔۔۔۔"کیا یہ ہے میرا اصلی چہرہ؟؟۔۔۔"اتنا کرحت"۔۔۔"تم جیسی عورت کو کیا پتہ کے اصل خوبصورتی چہرے کی نہیں کردار کی ہوتی ہے۔۔۔۔اور اگر تم اپنے کردار کا موزانہ کرو گی نا شہرین۔۔۔تم تمہیں خود سے نفرت ہو جائے گی" ناہل کے کہے وہ نفرت آمیز

جملے اسکے کانوں میں گونجے ۔ ۔ ۔ کتنا ٹھیک کہا تھا اسنے ۔ ۔ ۔ اسے سچ میں خود سے نفرت ہو رہی تھی ۔ ۔ ۔ آگاہی کا در آج اس پر واہ ہوا تھا ۔ ۔ ۔ اور آگاہی ہمشہ غذاب کی طرح ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ اسے آج یہ آگاہی ملی تھی کے مشہور یا خوبصورت ہونا ضروری نہیں ہوتا غزت کمانا ضروری ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ "جی جی بلکل آپ درست کہہ رہی ہیں اس طرف ترقی بہت ہے مگر مجھے ترقی سے زیادہ عزت چاہیے جو الحمداللہ مجھے اللہ نے بہت عطا کی ہے " نایاب کا سکون بھرا لہجہ اسکے دل کو جھنجھوڑ کر رکھ گیا ۔ ۔ ۔ ۔ "کتنا سکون ہوتا ہے اسکی آنکھوں میں. ۔ ۔ کتنا نور ہے ہوتا اسکے چہرے پر ۔ ۔ ۔ ۔ کتنی غزت ہے اسکے پاس ۔ ۔ ۔ ۔ اور میرے پاس کیا ہے ؟ ؟ " ۔ ۔ ۔ بے یقینی سے اپنے عکس کو دیکھتی بڑابڑائی رہی ۔ ۔ ۔ ۔ اور اگلے ہی پل وہ گھٹنوں کی بل فرش پر گری تھی ۔ ۔ ۔ "یہ حقیقت ہی جان لیوا تھی کے اسکے پاس کچھ نہیں تھا ۔ ۔ نہ سکون ، نہ چہرے پر نور نہ غزت ۔ ۔ ۔ ۔ وہ آج تہی داماں رہ گئی تھی " ۔ ۔ ۔ "بلکل خالی" ۔ ۔ ۔ ۔

"کیا وہ ٹھیک ہو جائے گی ناہل ؟ ؟ " ۔ ۔ ۔ فروا نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کے پوچھا ۔ ۔ ۔ اس میں زرا بھی جنبش نہ ہوئی تھی ۔ ۔ ۔ "ناہل پلیز ہوش کرو" ۔ ۔ ۔ ۔ فروا نے اسے زور سے جھنجھوڑا ۔ ۔ ۔ ناہل نے ویران آنکھیں اٹھا کے اسے دیکھا تھا ۔ ۔ ۔ تو وہ ڈر کر فوراً

کھڑی ہوئی تھی۔۔۔"ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ کتنا خوش تھا" مگراب ستاروں کی مانند اسکی چمکتی آنکھوں میں وحشت تھی "عجیب وحشت"۔۔۔۔

"ناہل ہوش کرو دیکھو نایاب کو گولی لگی ہے۔۔۔اندر اسکا اوپریشن چل رہا ہے کچھ پتہ نہیں کے وہ بچے گی ،اٹھو اسکے لیے دعا کرو ،اگر اسے کچھ بھی ہوا نا ناہل تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی"۔۔۔فروا نم آنکھوں اسے دیکھتے دونوں شانوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا تو وہ ہوش میں آیا تھا۔۔"نایاب کو لوگی لگی ہے مجھے اس کے پاس جانا ہے"۔۔۔بدحواسی سے کہتا وہ اندر کی جانب لپکا فروا نے بمشکل اسے روکا تھا۔۔۔

"ناہل اسکا اوپریشن چل رہا ہے تم اندر نہیں جا سکتے"۔۔۔

"میں جاوگا چھوڑو مجھے ! "۔۔۔اسنے زور سے فروا کو دور جھٹکا۔۔۔تو وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔اس سے پہلے وہ اندر جاتا فروا نے اسے جھٹکے سے کھینچ کر روکا تھا۔۔"

پاگل ہو گئے ہو؟۔۔۔تم اندر نہیں جا سکتے۔۔۔آرام سے بیٹھو وہاں"۔۔۔دھکیل کے واپس بینچ پر بیٹھا دیا۔۔۔شدید بے بسی سے پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔۔

"میں کیا کروں کیسے ٹھیک ہو گی وہ ! ! "۔۔۔سر ہاتھوں میں گرا کے وہ شدت سے چلایا تھا۔۔۔

"دعا کرو نا ہل۔۔۔اسے ہم سب کی دعاوں کی ضرورت ہے اسکے لیے دعا کرو بس "۔۔۔فروا سر دونوں ہاتھوں پے گرائے اسکے ساتھ بیٹھ گئ تھی۔۔۔

"دعا" وہ زیرے لب بولا تھا آواز اتنی ہلکی تھی کے وہ خود بھی بمشکل سن پایا تھا۔۔۔"دعا کیسے مانگوں میں؟؟۔۔۔کبھی زندگی میں کسی چیز کی کمی ہوئی ہی نہیں کے دعا مانگتا۔۔۔مجھے تو دعا مانگنی ہی نہیں آتی" ! ۔۔۔اسنے حیرت سے پھٹی آنکھوں سمیت اوپر کی جانب دیکھا۔۔۔"اللہ"کیسا انسان ہوں میں مجھے دعا مانگنی نہیں آتی؟؟ ! "۔۔۔

"اففف دیر ہو گئ یار عشاء کی نماز بھی ادا کرنی ہے"۔۔۔۔پاس سے گزرتی دو نرسوں کی آواز اسے صاف سنائی دی تھی۔۔۔وہ کرنٹ کھا کے انکی جانب مڑا تھا۔۔۔سفید کپڑوں میں چلتی وہ دو کم عمر لڑکیاں اب کارنر سے اوجھل ہو گئ تھیں۔۔۔لیکن اسکے دماغ "انکا" میں ایک جملہ اٹک کر رہ گیا تھا۔۔۔"نماز ادا کرنی ہے"وہ فورا سے اٹھا تھا۔۔۔اور تیزی سے وہاں سے نکلا تھا۔۔۔فروا نے اسے بس سر اٹھا کے جاتے دیکھا تھا روکنے کی ہمت اسمیں نہیں تھی۔۔۔وہ بمشکل اٹھی اور پریئر روم کی جانب چل دی تھی۔۔۔اسے اپنی دوست کے لیے دعا مانگنی تھی۔۔۔

سینک کے قریب کھڑا وہ شاندار سالڑکا بار بار اپنے ہاتھوں کو رگڑ رگڑ کر دھو رہا تھا۔۔۔ مگر ان میں سے خون کی سرخی دھلتی ہی نہ تھی۔۔۔ اسے نفرت ہونے لگی تھی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔

"خون کیوں صاف نہیں ہوتا یہ صابن ہی اچھا نہیں ہے"۔۔۔ اسنے وحشی پن سے صابن کی ٹکیا دور پھینکی اور اپنے ہاتھ دوبارہ کھلے پانی کے نیچے چھوڑ دیے۔۔۔ خون پھر بھی صاف نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

دونوں ہاتھ اٹھا کے چہرے کے سامنے کیے۔۔۔ اسکے ہاتھ صاف تھے۔۔۔ "بلکل صاف" مگر اسے خون آلودھ کیوں دکھ رہے تھے؟؟۔۔۔ وہ پاگل سا ہونے لگا تھا۔۔۔ اور پھر یکایک اسنے اپنے ہاتھ سینک کے اوپر لگے شیشے پر دے مارے تھے۔۔۔ شیشہ ٹوٹ گیا تھا اسکے ہاتھ زخمی ہو گئے تھے۔۔۔ اب ان میں سے لہو ٹپک رہا تھا مگر اسے درد نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

وہ بے اختیار ہی گھٹنوں کے بل سفید فرش پے گرا تھا۔۔۔ خون کے قطرے اب اس سفید فرش کو بھی سرخ کر رہے تھے۔۔

"یہ کیا کر دیا میں نے؟۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے اس پر گولی چلا دی"۔۔۔ وہ شدت سے تڑپ کر چلایا۔۔۔ شادی حال کے اس ویرانے میں اسکی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر دیا میں نے ؟؟۔۔۔۔کیوں میں پاگل ہو گیا تھا۔۔۔"کیوں ؟؟؟"زور سے چلاتا وہ پاگل معلوم ہوتا تھا۔۔۔"اگر وہ مر گئی تو میں کیا کروں گا؟؟"وحشت سے نفی میں سر ہلاتا سینک کا کنارا تھامتے وہ کھڑا ہوا تھا۔۔ٹوٹے آئینے میں اسکا عکس بھی ٹوٹا بکھرا سا تھا۔۔ "اب کیوں تکلیف ہو رہی ہے تمہیں ؟یہی تو چاہتے تھے تم کے وہ لڑکی تمہارے سامنے ٹوٹے"۔۔۔اسکا عکس اسے نفرت سے دیکھتا بول رہا تھا۔۔۔وہ ڈر کر ایک قدم پیچھے ہٹا تھا۔۔

"نہیں میں ایسا کچھ نہیں چاہتا تھا"۔۔۔اسکی آوزاب لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

"تم یہی چاہتے تھے زارون۔۔۔تم بس اسکی انا توڑنا چاہتے تھے۔۔۔کیوں وہ لڑکی باقی لڑکیوں کی طرح نہیں تھی۔۔۔جس طرح ہر لڑکی تمہاری دیوانی ہو جاتی تھی وہ نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔"وہ الگ تھی"۔۔اسمیں خودداری تھی۔۔۔تم بس اسے باقی لڑکیوں کی طرح اپنے لیے تڑپتے دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔اور دیکھو تم نے تو سچ میں اس بے چاری کو تڑپا دیا۔۔۔اور اتنا تڑپایا کے وہ بستر مرگ تک جا پہنچی"۔۔۔۔۔عکس اس پر چلا رہا تھا۔۔۔اسکے اپنے عکس کی آنکھوں میں اسکے اپنے لیے نفرت تھی۔۔۔"بے انتہا نفرت"۔۔۔(یہ ضمیر کی عدالت تھی اور یہاں سچ کے ایسے ہی کوڑے برسائے جاتے تھے)۔۔۔

"مگر میں نے ناہل پر گولی چلائی تھی وہ خود بیچ میں آ گئی"۔۔۔ایک کمزور سی دلیل اپنے دفاع میں پیش کی گئی تھی۔۔۔

"یہی تو پاگل پن ہے تمہارا کسی کی جان لیے بنا ختم کیسے ہو سکتا تھا؟۔۔۔اور چلو اگر فرص کر لیتے ہیں کے گولی اگر ناہل کو ہی لگتی تب؟؟"عکس نے سوالیہ آبرو اٹھائی۔۔"تب کیا خون نہ بہتا؟؟ نہیں زارون خون تو تب بھی بہتا"۔۔۔وہ نفی میں گردن ہلاتا بول رہا تھا۔۔۔"تمہارے حسد نے 'تمہاری انا نے 'تمہاری خود پرستی نے ایک جان داو پر لگا دی زارون شرم کرو اب بھی تم اپنے دفاع میں بول رہے ہو ! ۔۔۔عکس نے نفرت سے اسے دیکھتے اسکا آحری جواز بھی رد کر دیا تو وہ بلکل ڈھے سا گیا تھا۔۔۔

"میں معافی مانگ لوں گا"۔۔۔سر گوشی میں بڑبڑایا۔۔۔"معافی غلطیوں کی ہوتی ہے گناہوں کی نہیں"۔۔۔عکس نے ایک ترحم بھری نظر اس پر ڈالی اور غاہب یو گیا۔۔۔عدالت حتم ہوئی تھی۔۔۔وہ مجرم قرار پایا تھا۔۔۔(اور ضمیر کی عدالت کی سزا ساری عمر کہ شرمندگی ہی تو ہوتی ہے۔۔۔"جو پھانسی سے بھی زیادہ دردناک ہوتی ہے" ! !)

مسجد کی ٹوٹی کے نیچے پنجوں کے بل بیٹھا آستین کہنیوں تک موڑے وہ وضو کر رہا تھا۔۔۔شدید بے قراری اسکے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔جانے کتنے عرصے بعد وہ وضو کر رہا تھا بار بار بھول جاتا تھا۔۔۔کبھی پہلے "کلی" کر دیتا تو کبھی "مسح" پہلے کر دیتا۔۔۔

"مجھ سے وضو کیوں نہیں ہو رہا؟؟"" بے بسی سے اسنے آسمان کی جانب دیکھا۔۔۔۔ آنسوں اسکے چہرے کو بھگونے لگے تھے۔۔۔۔ "مجھے وضو کرنا بھول گیا ہے میرے اللہ میری مدد کر"۔۔۔ وہ پہلی بار شدت سے رو رہا تھا۔۔۔ یہ کیسی شرمندگی تھی؟ ایک مسلمان ہوتے ہوئے بھی وہ وضو نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ اس کا دل کیا کے یہ زمیں پھٹے اور وہ اسمیں سما جائے۔۔۔۔

ایک ہاتھ سینک کی ٹوٹی پے رکھے اسی بازو پر سر جھکائے وہ رو رہا تھا۔۔۔ بلکل دیوانوں کی طرح۔۔۔ یہ تھی اسکی اوقات۔۔۔ وہ "انگلینڈ کی یونیورسٹی کا برائٹ "اسٹوڈینٹ وضو بھی نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا رو کیوں رہے ہو؟"۔۔۔ نرم شفیق سی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر پیچھے مڑا تھا۔۔۔ وہ کوئی بزرگ تھے۔۔۔ سفید داڑھی 'سر پر سفید ٹوپی اور سفید ہی لباس پہنے وہ اسے نرم سا مسکرا کر دیکھ رہے تھے وہ بے اختیار کھڑا ہوا تھا۔ "مجھے وضو کرنا بھول گیا۔۔۔"" وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا۔۔۔

"وضو کرنا کیوں چاہتے ہو؟؟" بزرگ نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"مجھے نماز پڑھنی ہے"۔۔۔ وہ سخت شرمندہ سا لگتا تھا

"اور نماز کیوں پڑھنی ہے۔۔۔؟؟" وہ ہنوز اسکی آنکھوں میں دیکھتے سوال کر رہے تھے ۔۔۔

"مجھے اسکے لیے دعا کرنی ہے۔۔۔وہ مر رہی ہے۔۔۔میں دعا کروگا تو وہ ٹھیک ہو جائے گی"۔۔۔وہ جلدی سے بولا تو ان برزگ کے چہرے پر ایک مسکراہٹ ابھری۔۔۔

پچھلی بار نماز کب پڑھی تھی۔۔؟؟

"شاید پچھلی عید پر"۔۔۔مزید شرمندگی سے اسکا سر جھک گیا تھا۔۔۔انکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔۔

"واہ اتنے عرصے بعد نماز پڑھنے آئے ہو تو بھی "کسی کے لیے"۔۔۔"دعا کروگے وہ بھی کسی کے لیے۔۔۔؟؟"

وہ کچھ نہیں بولا بس اثبات میں سر ہلایا" انھوں نے ایک گہری سانس لی۔۔۔"آو میں طریقہ بتا دیتا ہوں"۔۔۔وہ کہتے ہی اسکے ساتھ دوسری ٹوٹی کھول کے بیٹھ گئے۔۔۔"بس مجھے دیکھتے رہو"۔۔۔ایک نظر اس پر ڈال کر انھوں نے وضو شروع کیا۔۔۔تو ناہل نے بھی انہیں دیکھتے وضو مکلمل کیا۔۔۔وضو مکلمل کرتے ہی وہ کھڑے ہوئے اور بنا اس پر نظر ڈالے وہ باہر کی جانب چل دیے۔۔۔

"آپ نماز نہیں پڑھیں گے ؟"۔۔۔ناہل نے بے اختیار ہی انہیں پکار لیا اور پلٹے اور نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔"میں نے نماز پڑھ لی ہے بچے تم پڑھ لو"۔۔۔۔
"تو پھر سے وضو کیوں کیا ؟؟"ناہل حد درجہ حیرت سے بولا تو وہ نم آنکھوں سے مسکراتے اس تک آئے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کے ہلکہ سا دبایا۔۔۔
"جس سے مدد مانگی تھی اندر جا کے اسی سی پوچھ لو"۔۔۔ہلکہ سا اسکا شانہ تھپتھپاتے وہ کچھ لمحوں میں وہاں سے جا چکے تھے۔۔۔وہ ششدر سا کھڑا انہیں دیکھتا رہا تھا۔۔۔"جس سے مدد مانگی تھی" چاروں سمت یہ جملہ رقص کر رہا تھا۔۔۔
وہ گھٹنوں کے بل مسجد کے "سنگ مرمر" کے فرش پر گرا تھا۔۔۔"اسنے تو اللہ سے مدد مانگی تھی" ! ! تو کیا اللہ نے اسکی مدد کی تھی۔؟؟۔۔۔آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر نکلے تھے "وہ سجدے میں گرا تھا"۔۔۔اسے نہ تو "قبلے" کا ہوش رہا تھا نہ "جگہ" کا۔۔۔ہوش تھا تو اتنا کے اسکا "اللہ" اسے نہیں بھولا۔۔۔۔۔۔تھوڑی ہی دیر میں وہ مسجد کے اندر تھا ۔۔۔"روتا ہوا"۔۔۔آنسوں صاف کرتا وہ لڑکا جائے نماز پے کھڑا عشاء کے فرائض کی نیت باندھ چکا تھا۔۔۔وہ پاگل سا ہو رہا تھا۔۔۔نماز کا سبق بھول رہا تھا۔۔۔مگر آج اسے نماز پڑھنی تھی۔۔۔شاید زندگی کی پہلی نماز تھی جسے وہ اس شدت سے ہڑھ رہا تھا۔۔۔اسے یہ نماز مکمل کرنی تھی۔۔۔صرف نایاب کے لیے نہیں اپنے لیے بھی۔۔۔"آج اسے

اپنا اللہ واپس ملا تھا"۔۔۔۔اور اسنے یہ راز جان لیا تھا کے جب اللہ مل جائے تب سب مل جاتا ہے۔۔۔"سب کچھ"

ہسپتال کے ویٹنگ ایریا میں ہجوم اس وقت بلکل تم سا گیا تھا۔۔۔اوپریشن کو چلتے دو گھنٹے ہونے کو تھے۔۔وہ سب آنکھوں میں آنسوں لیے نایاب کے لیے دعا گو تھے۔۔۔۔

فاروق صاب کی حالت ناقابل بیاں تھی۔۔۔بے بسی سے سر جھکائے وہ اپنی خالی گود کو دیکھ رہے تھے۔۔۔"ابھی چند گھنٹے پہلے تو وہ ان کی گود میں سر رکھے بچوں کی طرح رو رہی تھی،ضد کر رہی تھی۔۔وہ اسے پچکار رہے تھے"۔۔۔کاش انہیں پتہ ہوتا کے انکی پھول سی بیٹی کی یہ حالت ہونے والی ہے تو وہ اسے کبھی اپنی گود سے اٹھنے نہیں دیتے۔۔۔۔ٹپ ٹپ آنسوں اسکی گود میں گر رہے تھے

"وہ ٹھیک ہو جائے گی"۔۔۔سریا نے انکے شانے پر ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز لہجے میں کہا تو انہوں نے اپنی بھیگی آنکھیں اٹھا کے انہیں دیکھا۔۔۔شدت صبط سے انکی آنکھیں بھی سرح ہو رہیں تھی۔۔۔

"وہ ایسی ہی تو ہے سریا۔۔۔جب بھی پریشان ہوتی ہے میری گود میں سر رکھ کے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔مگر آج وہ اپنے بابا سے بھی ناراض ہو گئی ہے۔۔میری گود میں کیوں نہیں آ رہی؟۔۔۔کیوں وہ اندر خاموش لیٹی ہے؟"۔۔۔وہ مرد تھے مگر رو رہے تھے

۔۔۔ "شدت سے "انکی آواز ٹوٹ رہی تھی ۔۔۔ "کتنا درد ہوا ہوگا اسے سریا جب اسے گولی لگی ہوگی ۔۔۔۔ اسنے تو کبھی جھوٹ نہیں بولا کسی کا دل نہیں دکھایا ۔۔ پھر اسے یہ تکلیف کیوں ملی سریا ؟؟ " وہ مزید شدت سے رونے لگے تھے ۔۔۔ سریا نے بمشکل اپنے آپ کو رونے سے روکا تھا ۔۔۔

"آزماہش ہے فاروق ! ۔۔۔ اور آزمائش تو اللہ اپنے اچھے بندوں سے ہی لیتا ہے "۔۔ رکے ہوئے آنسوں پلکوں کی باڑ توڑ کر نکلے تھے وہ انہیں روتا چھوڑ کر سا ہیڈ پے رکھے بینچ پر نڈھال سے گریں تھیں ۔۔۔ "آج صبح ہی تو انہوں نے اسے ناراض کیا تھا "۔۔۔ اسے کتنا کچھ کہا تھا ؟ ۔۔۔ اسنے تو وضاحت دینے کا موقع بھی نہ دیا تھا ۔۔۔ اگر وہ ایسے چلی گئی تو ؟ "۔۔۔ وہ گھبرا کے کھڑیں ہوہیں ۔۔۔ "نہیں اللہ پلیز میری بچی کو کچھ نہ ہو "۔۔۔ وہ جلدی سے پریئر روم کی جانب بھاگیں تھیں ۔۔۔ انہیں اپنی بیٹی کے لیے دعا کرنی تھیں ۔۔۔ اور وہ ماں تھیں انہیں دعا مانگنی آتی تھی ۔۔۔

"دادو نے نم آنکھوں سے انہیں جاتے دیکھا تھا ۔۔ انکا دل درد سے پھٹا جا رہا تھا ۔۔۔ بھلے وہ اسے ڈانٹ لیں یا اس سے غصہ ہولیں محبت وہ اس سے بے انتہا کی کرتیں تھیں ۔۔۔۔۔ کتنا حیال رکھتی تھی وہ انکا ۔۔۔ "اسکے ہاتھ کا صبح کا ناشتہ "۔۔۔ "اسکی چھوٹی چھوٹی شرارتیں "۔۔۔ اگر انہیں پتہ ہوتا کے اس شادی میں انکی پوتی کا یہ حال ہوگا تو وہ

کبھی اسے یہاں نہ لاتیں ۔۔۔ "آج وہ کتنی اچھی اور پیاری لگ رہی تھی شاید نظر لگ گئی تھی انکی پوتی کی خوبصورت سبز آنکھوں کو۔۔۔ جو وہ اسطرح سے انہیں بند کیے لیٹی تھی" ۔۔۔ دادو نے تھک کر گہری سانس لی اور اپنی تسبی پر اسکے لیے کوئی ورد کرنے لگیں ۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں شہرین واش روم سے باہر آئی تو اسکا چہرہ دھلا تھا ۔۔۔ اسنے ساری جیولری اتار کر ہینڈ بیگ میں ڈال دی تھی ۔۔۔ ڈوپٹہ جو کبھی زندگی میں اسنے نہیں رکھا تھا آج حجاب کی طرح سر کے گرد لپٹا تھا. ۔۔ ناہید اسے دیکھتے ہی بے چینی سے اسکے پاس آ ہیں ۔۔۔

"کہاں تھی تم ؟؟ کب سے ڈھونڈ رہی ہوں" ۔۔۔ وہ حد درجہ فکرمندی اسے بازو سے پکڑ کر پوچھ رہیں تھیں ۔۔۔ جواب میں اسنے بس اپنی خالی آنکھوں سے انہیں دیکھا ۔۔۔

ناہید کو کچھ تو عجیب لگا تھا اسکی آنکھوں میں ۔۔۔ وہ پریشان ہو چکی تھیں ۔۔۔ شہرین نے کچھ نہیں کہا اپنا بازو نرمی سے ان کی گرفت سے چھڑوایا ۔۔۔ وہ آرام سے چلتی ہوئی دادو کی وہیل چیر کے قریب آ کے گھٹنوں کے بل بیٹھی ۔۔۔ سر انکی گود میں رکھا ۔۔۔

"نایاب ! ! " دادو جو آنکھیں موندیں تسبی پر کچھ پڑھ رہیں تھیں ۔۔۔ اچانک خوشی سے چونک کے اٹھیں ۔۔۔۔ شہرین نے سر اٹھا کے انہیں دیکھا تو انکی آنکھوں میں حیرت اتر آئی "شہرین تم ؟؟ "شہرین اداسی سے مسکرائی ۔۔۔

"مجھے نماز پڑھنی ہے دادو۔۔۔اور مجھے نماز پڑھنی نہیں آتی۔۔۔کیا آپ مجھے نماز سیکھائیں گی؟؟"۔۔۔انکے ہاتھ کو محبت سے تھام کے وہ امید بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔دادو کچھ دیر اسکی آنکھوں دیکھتی رہی تھیں۔۔۔پھر نم آنکھوں سے مسکرائیں جھک کے اسکا ماتھا چوما۔۔۔"مجھے لے چلو نماز والے کمرے کی طرف، میں نے خود بھی نماز پڑھنی ہے"۔۔دادو کے کہنے پر وہ مطمئن سی مسکرائی جلدی سے اٹھی اور انکی وہیل چیر تھامی اور اسکا رح بھی پریئر روم کی طرف موڑا۔۔۔۔

"ناہید نے پھٹی آنکھوں سے یہ سارے مناظر دیکھے تھے۔۔۔اسکے دماغ میں بہت سے سوال مچل رہے تھے۔۔۔جنکے جواب وہ واپس گھر جا کر ہی معلوم کر سکتی تھیں"۔۔۔مگر دادو کو اس سے کوئی سوال پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔۔وہ آنکھیں پڑھنے کا ہنر جانتی تھیں۔۔۔اور اسکی آنکھوں میں صاف لکھا تھا کے وہ سیدھے رستے کی طرف پلٹنا چاہتی ہے۔۔۔اور دادو یہ بھی جانتی تھیں کے سیدھے رستے پے پہلا قدم رکھنے والوں سے سوال نہیں کیے جاتے بس انکا ہاتھ تھام کر انہیں "آگے" بڑھنے میں مدد دی جاتی ہے۔۔۔(اور یہی تو خوبصورت بات تھی سیدھے رستے کی۔۔۔)

****

تین گھنٹے بعد جب ڈاکٹر ویٹنگ ایریا میں آیا تو وہ سب بے تابی سے کھڑے ہوئے تھے۔۔۔سب کی آنکھوں میں

امیدیں جگمگا رہیں تھیں۔۔۔ بھیڑاب زیادہ ہو چکی تھی۔۔۔اسکے سارے سٹاف کے ممبرز بھی اب وہاں موجود تھے۔۔۔ یہ کسی بھی مریض کے لیے پہلی اتنی بھیڑ تھی جو ہسپتال میں اکھٹی ہوئی تھی۔۔۔اس وقت وہاں اتنا سناٹا چھایا تھا سوئی گرنے کی آواز بھی آسانی سے سنی جا سکتی تھی۔۔۔ دم سادھے، دھڑکنیں روکے وہ سب ڈاکٹر کو گھور رہے تھے۔۔۔ ڈاکٹر نے ہلکا کا مسکرا کر سب کو دیکھا۔۔۔"شی از ویری لکی ! ۔۔۔ گولی ذیادہ اندر تک نہیں گیئ۔۔ خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئیں تھیں۔۔۔زخم بھی تھوڑا گہرا لگا ہے۔۔۔ مگراب وہ ٹھیک ہیں۔۔۔ تھوڑی دیر میں انہیں مکمل ہوش آجائے گا تو انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے گا پھر آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں"۔۔۔ڈاکٹر نے ایک ہی سانس میں ان سب کے سوالوں کے جواب دے ڈالے۔۔۔اور وہ سب جو دھیان سے سن رہے تھے ڈاکٹر کے بات ختم کرنے پر خوشی سے جھوم اٹھے ۔۔۔"تھینک یو ڈاکٹر" فاروق صاب آنکھوں میں خوشی کے آنسوں لیے بولے تو ڈاکٹر مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔۔بسماء پرہیر روم کی جانب بھاگی تھی۔۔۔اسے یہ خبر ان سب کو بھی دینی تھی جو اسکے لیے دعا کرنے گیئ تھے

""

اسے ہوش آیا تو اسنے اپنے آپ کو ہسپتال کے کمرے میں پایا۔۔۔ کچھ دیر خالی دماغ لیے کمرے کی چھت کو گھورتی رہی۔۔۔ پھر ایک جھٹکے سے سب یاد آنے پر وہ گھبرا کے اٹھی۔۔ باہیں کندھے سے درد کی ایک ٹھیس سی اٹھی۔۔ "امی"۔۔ وہ درد سے کراہی۔۔۔

وہ سب جو اسکے پاس تھے وہ یک دم اسکے کراہنے پر اسکے قریب گئے۔۔ "نایاب میری جان تم ٹھیک ہو"؟۔۔۔ سریا بے چینی سے اس تک آہیں۔۔ جھک کر اسے گلے سے لگایا۔۔۔ وہ حیران نظروں سے سب دیکھنے لگی۔۔ سریا نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالوں بھر کر اسکا ماتھا چوما تھا۔۔۔ "میں ٹھیک ہوں امی" !۔۔۔۔ وہ مسکرا کر انکے ہاتھ تھام کر بولی۔۔۔ آواز بلکل صاف تھی۔۔۔ اسے پہلے کے کوئی اور کچھ بولتا۔۔۔ پولیس کے اہلکار اندر آئے تھے۔۔۔ سریا نے اسے تکیے کا سہارا دے کر بیٹھایا تھا۔۔۔

"آپ سب پیچھے ہٹیے ہمیں ان سے کچھ سوال کرنے ہیں۔۔" اے ایس پی کی کڑک دار آواز آئی تو وہ سب پیچھے ہوئے۔۔ اپنی ماں کا بازو تھام کر کھڑے زارون کی دل کی دھڑکن یک دم تیز ہوئی۔۔۔

سریا نایاب کو چھوڑتی پیچھے آ کر ناہل کے ساتھ کھڑیں ہوہیں تو انسپکٹر نایاب کے پاس رکھے سٹول پر بیٹھ گیا۔۔۔

"سومس نایاب اب آپ ٹھیک ہیں"۔۔۔وہ پیشہ ورانہ مسکراہٹ سجائے اس سے مخاطب ہوہا۔۔۔

"الحمداللہ"۔۔۔وہ بھی رسمی سا مسکرا کر بولی۔۔۔

"تو پھر کچھ سوالوں کے جواب جو میں اب آپ سے پوچھنے لگا ہوں، "آئے ہوپ" ان کے جواب آپ پورے ہوش سے اور ایمانداری سے دیں گی"۔۔۔انسپکٹر اسے جانچتی نظروں سے دیکھا تو اسنے اعتماد سے سر اٹھا کر اثبات میں ہلایا۔۔۔

"اس کمرے میں جس پر آپ پے گولی چلی وہاں اس وقت اور کون کون تھا ؟"۔۔۔انسپیکٹر کے سوال پر نایاب نے ایک نظر خود کو گھورتے ناہل پر ڈالی اور دوسری نظر سر جھکا کے کھڑے زارون پر ڈالی۔۔۔اور پھر سر جھٹک کے بولی

"وہاں بس ہم تین لوگ تھے۔۔۔میں اور میرے دو کزن"۔۔۔

"آپ انکے نام بتا سکتی ہیں۔۔۔؟؟"

"ناہل اور زارون"۔۔۔ہاتھ سے ان دونوں کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔۔ توانسپیکٹر نے بری نظر ان دونوں پر ڈالی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

"آپ پر گولی کس نے چلائی ۔۔۔ ؟؟" یہ وہ سوال تھا جس پر سب کی دھڑکنیں تھمی تھیں ۔۔۔اس سوال کا جواب کسی کو نہیں پتہ تھا ۔۔۔

"آپ انکے نام بتا سکتی ہیں ۔۔۔ ؟؟"

"ناہل اور زارون" ۔۔۔ ہاتھ سے ان دونوں کی طرف اشارہ کر کے بتایا ۔۔ توانسپیکٹر نے بری نظر ان دونوں پر ڈالی ۔۔۔

"آپ پر گولی کس نے چلائی ۔۔۔ ؟؟" یہ وہ سوال تھا جس پر سب کی دھڑکنیں تھمی تھیں ۔۔۔اس سوال کا جواب کسی کو نہیں پتہ تھا ۔۔۔ زارون نے گھبرا کر نایاب کو دیکھا اور ناہل نے زخمی نظروں سے زارون پر ڈالی ۔۔۔ نایاب نے ایک قابل فہم نظر سب پر ڈالی ۔۔۔چند پل کے لئے آنکھیں بند کیں ۔۔۔

"مجھے پورا یقین ہے تم اسے ٹھیک کر لوگی" ۔۔۔ پھپھو کی امید بھری آوزا سکے کانوں میں سنائی دی ۔۔۔

۔۔۔ "تم صرف میری ہو آج کے بعد مجھے ناہل کے ساتھ نظر نہ آو" ۔۔۔ زارون کا نفرت امیز لہجہ بھی یاد آیا تھا ۔۔۔ "تم پر کسی کی بری نظر مجھ سے براداشت نہیں ہوتی نایاب" ۔۔۔ ناہل کی فکر بھری آواز بھی کہیں دور سے سنائی دی ۔۔۔ سب کی آوازیں وہ سن سکتی تھی ۔۔۔ مگر اسکی اپنی آواز کہاں تھی ؟؟ ۔۔۔ اسنے اپنے دل میں جھانکا تھا

۔۔۔"اسے معاف کردو نایاب۔۔۔جیل انسان کو حیوان بنا دیتی ہے شاید تمہارے معاف کر دینے سے وہ ٹھیک ہو جائے"۔۔۔یہ اسکے اندر کی اچھائی کہ آواز تھی۔۔

"کیوں معاف کروں اسنے کتنا برا کیا ہے میرے ساتھ؟۔۔۔اسنے گولی چلائی ہے مجھ پر ۔۔میری جان لینے کی کوشش کی ! ! "۔۔۔اپنا خون کیوں معاف کروں میں"۔۔۔اسکے اندر کی انا پرست لڑکی چلائی تھی۔۔۔

"تو اسے جھیل بھیج کے تمہارے ساتھ جو ہوا وہ ٹھیک ہو جائے گا؟؟۔۔۔اچھائی اپنی بات پر مصر تھی۔۔

"اسے اسکے کیے کی سزا تو ملے گی۔۔۔یہی اللہ کا قرآن کہتا ہے خون کے بدلے خون"۔۔۔۔انا پرست لڑکی نے مصبوط دلیل پیش کی تو اچھائی ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

تو "نایاب فاروق" بھی ان لوگوں میں شامل ہو گئیں ہیں جو قرآن کو صرف "اپنے مطلب" کے لیے سمجھتے ہیں۔۔۔مانا کے قرآن میں خون کے بدلے خون کا حکم ہے۔۔۔مگر حود سوچو اگر یہ طریقہ سب سے افصل ہوتا تو "اللہ" معاف کر دینے والے کو زیادہ اجر کیوں دیتا ! ۔۔۔معاف کرنا بدلہ لینے سے زیادہ مشکل ہوتا ہے نایاب یہ صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جن میں "انا" نہ ہو۔۔۔اور آج مجھے افسوس ہو رہا تم پے۔۔۔تمہیں بھی یہ "میں" کھا گئی۔۔۔مجھے لگا تھا تم الگ ہو گی۔۔۔تم بھی وہی نکلی "خود پرست"۔۔۔آج تم میں اور

ایک عام لڑکی میں کوئی فرق نہیں رہا۔۔۔اور جب کوئی فرق نہیں رہا تو مجھے بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا تمہارا جو دل آئے وہ کرو"۔۔۔کاٹ دار لہجے میں بولتی وہ اچھی لڑکی چپ ہوئی اور ملامت بھری نظر اس پر ڈال کے غاہب ہوگئی۔۔۔انا پرست لڑکی نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔۔۔

"مس نایاب آپ ٹھیک ہیں؟؟۔۔۔انسپکٹر کی فکرمند آواز نے اسکی سوچو کا تسلسل توڑا۔۔۔وہ چونک کے سیدھی ہوئی۔۔۔۔"میں ٹھیک ہوں"۔۔۔انسپیکٹر کی طرف دیکھ کے بولی تو اسنے سر ہلایا۔۔۔۔

"آپ نے بتایا نہیں کے آپ پر گولی کس نے چلائی؟۔ پھر سے وہی سوال دہراتا وہ انسپکٹر اسے اکتائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔نایاب نے ایک گہری سانس لی تھی۔۔۔"کسی نے گولی مجھ پر نہیں چلائی میرے کزنز بس ریوالور چیک کر رہے تھے۔۔۔انہیں نہیں پتہ تھا وہ لوڈڈ ہے۔۔۔گولی چلی اور میں بیچ میں آگئی"۔۔۔اسنے بازو سینے پر باندھ کر اتنے اعتماد سے پہلی بار جھاٹ بولا تو سب کے سب حیران رہ گئے۔۔۔زارون نے بے یقینی سے اسے دیکھا تھا۔۔۔اسکے دل پے لگی گرہیں یک دم ٹوٹی تھیں۔۔۔

"آر یو شیور کے آپ یہی بیان ریکارڈ کروانا چاہتی ہیں؟ ! "انسپکٹر نے ایک آخری بار اس سے پوچھا۔۔۔

"شیور"۔۔۔شانے اچکا کے اسنے بات ختم کی تو پولیس والا الوداعی نظر سب پے ڈالتا اپنے عملے سمیت وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

"یہ کیا کیا تم نے نایاب۔۔۔؟؟ بتایا کیوں نہیں پولیس والوں کو کے تم پر گولی زارون نے چلائی تھی" ! ۔۔۔انسپیکٹر کے باہر نکلتے ہی۔۔۔۔ناہل غصے سے بولتا اسکے قریب آیا ۔۔۔باقی سب جو نایاب کے بیان سے تھوڑا مطمئن ہوئے تھے اس انکشاف پر حیران ہی رہ گئے تھے۔۔۔

"کیا مطلب ہے؟؟ زارون نے گولی چلائی ہے نایاب پر؟؟" سریا کی تعجب بھری آواز سنائی دی تو ناہل انکی جانب مڑا۔۔۔

"جی زارون نے ہی گولی چلائی تھی نایاب پر"۔۔۔ناہل نے کاٹ دار نظر شرمندہ سے کھڑے زارون پر ڈالی۔۔۔

"اسنے مجھ پر گولی نہیں چلائی تھی تم پر چلائی تھی ناہل"۔۔۔نایاب بیچ میں ہی بھڑک کر بولی تو وہ اسکے تھوڑا اور قریب آیا۔۔۔"تو میری جان کی کوئی ویلیو نہیں ہے تمہارے نزدیک ؟۔۔۔زخمی نظروں اسے دیکھتے پوچھ رہا تھا۔۔۔نایاب نے گھری سانس لی تھی۔۔۔

"تمہاری گولی میں نے کھالی۔۔۔اور کتنی ویلیو چاہیے تمہیں؟"ناہل"۔۔۔اسنے سوالیہ آبرو اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔وہ لاجواب ہو کے رہ گیا تھا۔۔۔

"تو تم نے اسے پولیس کے حوالے کیوں نہیں کیا نایاب؟؟"۔۔۔فاروق صاب جھنجھلا کر بول پڑے۔۔۔ (باقی سب شاک سے ان لوگوں بحث کرتے دیکھ رہے تھے)۔۔۔
نایاب نے آنکھیں بند کر کے ڈھیر سارے آنسوؤں کو اندر اتارا۔۔۔ سریا اسکے پاس آئیں تھیں نرمی سے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ "بتاؤ نایاب تم نے کیوں کیا ایسا؟؟ ۔۔۔کیوں اپنے مجرم کو سزا نہیں دی۔۔؟؟؟" نایاب نے سر اٹھا کے انہیں دیکھا ۔۔۔۔وہ نم آنکھوں سے مسکراتیں اس سے پوچھ رہیں تھیں۔۔۔ان کی آنکھوں میں صاف لکھا تھا کے وہ سب سمجھ گئی ہیں۔۔۔ مگر باقی سب کو وہی سمجھا سکتی تھی ۔۔۔نایاب نے ان کر سے نظر ہٹا کر شمائل پھپھو کو دیکھا۔۔۔
"آج ایک ماں میرے پاس آئی تھی۔۔۔یہ امید لے کے میں اسکے بیٹے کو ٹھیک کر سکتی ہوں۔۔۔اور اسے ٹھیک کرنے کا اس سے بہتر طریقہ میرے پاس کوئی نہیں تھا۔۔ہاں میں اسے جیل بھیج سکتی تھی مگر جیل بھیج دینے سے وہ مزید مینٹلی اپ سیٹ ہو سکتا تھا ۔۔شاید میرے معاف کر دینے سے وہ ٹھیک ہو جائے۔۔اور ویسے بھی میں وہی کرتی ہوں جس سے مجھے سکون ملے۔۔اور معاف کر دینے سے زیادہ سکون کسی اور چیز میں نہیں"۔۔۔سادگی سے شانے اچکا کر کہتی وہ سادہ سی لڑکی سب کی آنکھوں میں آنسوں لے آئی تھی۔۔۔ سریا نے اسے گلے لگا کر اسکا سر چوما تھا۔۔۔فاروق صاب اور دادو نے فخر

سے اپنی نایاب کو دیکھتے آنکھوں میں آئے آنسوں صاف کیے تھے۔۔وہاں اب سب خوش تھے مگر وہ تین جو آج کے دن بدلے تھے۔۔۔جنہیں زندگی نے گھٹنوں کے بل جھکایا تھا۔۔۔ناہل، شہرین اور زارون۔۔۔جنہیں لگتا تھا کے اب وہ سدھر گئے ہیں۔۔۔نایاب نے انکو حقیقت کا دوسرا رخ بھی دیکھایا تھا۔۔۔وہ رشک بھری نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔فاروق صاب اب اسکے پاس بیٹھے تھے۔۔دادو کو سریا نے اسی کے پاس بیڈ پر بیٹھا دیا تھا۔۔۔جنکے گال وہ مسکرا چوم رہی تھی۔۔۔وہ سچ میں پر سکون تھی۔۔۔اور یہ سکون صرف چند لوگوں کو ہی حاصل ہو پاتا تھا۔۔۔

""

اسے ہسپتال سے گھر آئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔اسکا زخم کافی حد تک بہتر ہو چکا تھا۔۔اس ایک ہفتے میں اسے اتنی محبت ملی تھی کے وہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔جگہ جگہ سے اسکے لیے اتنے پھول اور کارڈز جمع ہو گئے تھے کے اب سنبھالنے مشکل ہو گئے تھے۔۔۔گھر والوں نے الگ ہاتھ کا چھالہ بنا رکھا تھا مجال ہے اسے کوئی بیڈ سے نیچے اترنے دیتا۔۔۔اسپشلی شماہل پھپھو تو ہر وقت اسکے ساتھ رہیں تھیں۔۔۔ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے اسنے آرام کا بول کر سب کو کمرے سے باہر بھیجا تھا۔۔۔اب وہ کھڑکی میں کھڑی ان

سارے خوش کن واقعات کے بارے میں سوچ رہی تھی جو ان چند دنوں میں رونما ہوئے تھے ۔ ۔ ۔ نایل کی شادی تھوڑے دنوں لے لیے ملتوی کر دی گئی تھی (اور اب کل اسکا نکاح سادگی سے رکھا گیا تھا) ۔ ۔ ۔ اور سمینہ پھپھو نے ان سب کو واپس نہیں جانے دیا تھا ۔ ۔ ۔

کل ہی شہرین اس سے مل کر گئی تھی ۔ ۔ ۔ اسنے اپنے ہر برے رویے کی معافی مانگی تھی ۔ ۔ ۔ اور تو اور فلم کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا ۔ ۔ ۔ ڈوپٹے میں لپٹی وہ ماڈرن لڑکی ۔ ۔ ۔ کتنی معصوم لگی تھی اسے ۔ ۔ ۔ نایاب نے نا صرف اسے معاف کیا تھا بلکہ اب انکی اچھی دوستی بھی ہو گئی تھی ۔ ۔ ۔ زارون بھی سدھر چکا تھا ۔ ۔ ۔ مگر ابھی تک وہ ایک بار بھی اسکے سامنے نہیں آیا تھا ۔ ۔ ۔ سوچتے ہوئے وہ یک دم چونکی ۔ ۔ ۔ "۔ سامنے تو میرے یہ نایل کا بچہ بھی نہیں آیا ۔ ۔ ۔ زارون کو تو چلو گلٹ ہوگا مگر اس نایل کو کیا موت پڑی ہے ؟ ایک بار بھی دیکھنے نہیں آیا ۔ ۔ ۔ "اونہہ "گدھا ۔ ۔ ۔ لگنے دیتی اسے گولی تو سمجھ آتی اسے "۔ ۔ ۔ اسنے کڑھ کر سوچا تھا اور منہ بناتی واپس بیڈ تک آئی تھی ۔ ۔ ۔ بیڈ کروان سے ٹیک لگا کر آنکھیں موندی ہی تھیں کے دروازے پر دستک سنائی دی ۔ ۔ ۔ اسکا دل بے اختیار دھڑکا ۔ ۔ ۔ کہیں نایل تو نہیں ؟؟ مسکرا کر سوچا ۔ ۔ ۔ پھر اگلے ہی لمحے چہرہ سپاٹ کیا ۔ ۔ ۔ "کم ان "، رغب سے کہتی وہ دوبارہ ٹیک لگا کے بیٹھ گئی ۔ ۔ ۔ "آ گئے نواب صاب کو

میری یاد میں بھی کوئی لفٹ نہیں کرواں گی"۔۔۔ دل میں سوچتی وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ روک رہی تھی۔۔ دروازہ آرام سے کھلا تھا کوئی اندر آیا تھا۔۔۔ وہ ویسے ہی ٹیک لگا کے بیٹھی رہی۔۔۔

"نایاب ! ! "آنے والے کی نرم سی آواز پر وہ چونک کے اٹھی۔۔۔ وہ ناہل نہیں تھا زارون تھا شرمندہ نظروں اسے دیکھتا دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا تھا۔۔۔ نایاب نے ناہل کو زیر لب گدھے سے حطاب سے نوازہ۔۔۔ اور سیدھی ہو کے بیٹھی

"ارے زارون آو نا، کھڑے کیوں ہو بیٹھو"۔۔۔ وہ مسکرا کہتی اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر رہی تھی انداز ایک دم دوستانہ تھا۔۔۔ (اب وہ ان لوگوں میں سے نہیں تھی کے معاف کرنے کے بعد بھی دل میں نفرت رکھتے۔۔۔ وہ جب معاف کر دیتی تھی تو پچھلا نہ کچھ یاد کرتی تھی نا کسی کو کرنے دیتی تھی۔۔۔)

زراون نے چند پل چونک کے اسے دیکھا تھا۔۔۔ اسکی سبز آنکھوں اسکے لیے صرف نرمی تھی نہ غصہ نہ چڑچڑاہٹ۔۔۔ وہ سر جھٹکتا صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

"کیسی ہو؟؟ "شرمندگی چھپاتا وہ بمشکل بول پایا تھا۔۔۔ نایاب نے گہری سانس لے کے کچھ دیر اسے دیکھا تھا۔۔۔ جس کا سر کبھی جھکتا ہی نہیں تھا آج وہ سر جھکائے بیٹھا تھا ۔۔۔ وہ گلٹ میں تھا۔۔۔ اور اسکا گلٹ وہی دور کر سکتی تھی۔۔۔

Urdu Novels Ghar

"اتنے دونوں بعد یاد آیا تمہیں کے میری طبعیت پوچھنی ہے"؟؟۔۔۔۔زروان نے ناراض لہجے پر سر اٹھا کے اسے دیکھا۔۔۔وہ غصے میں لگتی تھی مگر آنکھوں میں شرارت کی چمک تھی۔۔۔

"نایاب میں شرمندہ ہوں بڑی مشکل سے خود کو تمہارے سامنا کرنے کے لیے تیار کر کے لایا ہوں پلیز"۔۔۔سنجیدگی سے بولتے ہوئے اسکا سر پھر سے جھک چکا تھا۔۔۔

"ڈونٹ ٹیل می کے تم یہاں سوری یا تھینگ یو بولنے آئے ہو"۔۔۔نایاب نے اسے مزید بولنے نہیں دیا تھا۔۔۔"جب میں نے اس دن تمہیں معاف کر دیا تو دل سے معاف کر دیا۔۔۔اور میں پچھلی باتوں پر نہ خود شرمندہ ہوتی ہوں نہ کسی کو ہونے دیتی ہوں۔۔۔اسلیے بیتی باتوں کو مارو گولی۔۔۔اور کوئی آج کہ بات کرو"۔۔۔شرارت سے کہہ کر اسنے شانے اچکائے تو زروان نے بے اختیار جھکا سر پھر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔وہ بلکل ایسے بات کر رہی تھی جیسے ان دونوں میں کمال کی دوستی ہو۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم نے مجھے معاف کر دیا ہے مگر میں شرمندہ ہوں۔۔۔میرا گلٹ کم نہیں ہو رہا۔۔۔میں خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا۔۔۔وہ شدید بے بس لگتا تھا۔۔۔

وہ اسکی حالت سمجھ سکتی تھی۔۔۔

"یہ شرمندگی اسلیے ہے کے تم خود کو معاف نہیں کر پا رہے۔۔۔اپنے آپ کو معاف کر دو زارون۔۔۔ہر اس غلطی کے لیے جو تم نے کی ہے۔۔۔تب ہی تم خود سے نظریں ملا پاو گے۔۔"

"مگر میرا ضمیر مجھے خود کو معاف کرنے نہیں دیتا؟؟۔۔۔اسنے اپنا سر ہاتھوں پر گرالیا تھا ۔۔۔

"ضمیر بے رحم ہوتا ہے اور بے رحم سے رحم کی اپیل کرنا بے قوفی ہوتی ہے زارون" ۔۔۔نایاب نے مسکرا قابل فہم نظروں سے دیکھا تو کچھ پل کے لیے وہ ساکت سا ہو گیا ۔۔۔

"پھر کس سے رحم کی اپیل کروں"۔۔۔سوالیہ نظروں سے نایاب کو گھورتا وہ کافی ڈسٹرب لگ رہا تھا۔۔۔

"رحمان سے"۔۔۔نایاب نے مسکرا کے انگلی آسمان کی طرف موڑی تو زارون کو لگا کے اسکی سانس رک گیٔ ہے۔۔۔اتنے دونوں سے وہ خود سے معافی مانگ رہا تھا۔۔۔اللہ سے معافی تو اسنے مانگی ہی نہیں۔۔دل پے لگی آخری گرہ بھی ٹوٹ گیٔ اسنے بے اختیار آنکھوں میں آئے آنسوں صاف کیے۔۔۔اور تشکر آمیز نظروں سے اپنی محسنہ کو دیکھا۔

۔۔۔وہ مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔شاید وہ سمجھ چکی تھی جو وہ اسے سمجھانا چاہتی تھی، وہ سمجھ گیا ہے۔۔۔

"تھینک یو نایاب۔۔۔ تھینک یو سو مچ مجھے یہ نئی زندگی دینے کے لیے۔۔۔مجھے سیدھا رستہ دکھانے کے لیے۔۔۔ ! ! شدت جذبات سے اسکی آواز کانپ رہی تھی۔۔
۔۔۔
"تمہارے سوکھے تھینک یو کا میں اچار ڈالوں"۔۔۔جل کر کہتی دوبارہ ٹیک لگا کے بیٹھی ۔۔۔توزاروں نے کی آنکھوں حیرانگی در آئی۔۔۔
"اچھے خاصے امیر آدمی ہو۔۔۔خود کا بزنس ہے۔۔۔ تھوڑی جیب ڈھیلی کرو۔۔۔یہاں کمرے میں رہ رہ کے بور ہو گی ہوں میں ۔مجھے اور میری دوستوں کو آوٹنگ پے لے جاو "۔۔۔"ہمم "سوچتے ہوئے دو منٹ چپ ہوئی۔۔۔وہ جو حیران سا بیٹھا تھا۔۔۔اسکے ماتھے بل یک دم کم ہوئے۔۔۔
"لنچ، ڈنر "پی سی "میں کرواو اور ہم چاروں کو اچھی سی شاپنگ بھی کرواؤ تو میں تمہارا سوری اور یہ تھینک یو واٹ ایور جو بھی ہے قبول کر لوں گی۔"۔۔شانے بے نیازی سے بولتے آخر میں گردن اکڑا کر اسنے فرماہشوں کی لمبی لسٹ اسے تھمائی تو توزاروں نے نفی میں سر

ہلایا۔۔۔(وہ جس نے اتنے لوگوں میں اسے شرمندہ نہیں ہونے دیا تھا آج وہ اپنے سامنے کیوں شرمندہ ہونے دیتی)۔۔۔

"مطلب مجھے کنگلا کیے بنا نہیں مانوگی"۔۔۔وہ بے چارگی سے بولا تو اسنے آنکھیں ٹپٹپا کے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

زارون نے گہری سانس لی۔۔۔"اچھا ٹھیک ہے بتاو کون سی دوستیں ہیں تمہاری؟۔۔۔
۔۔

"فروا، بسماء اور شہرین"۔۔۔اکسا ہیٹڈ سی کہتی ہو گے ہو کے بیٹھی۔۔۔مگر اسکے یہ تینوں نام لینے پر وہ پھدک کر صوفے سے کھڑا ہوا۔۔۔

"وہ تین تمہاری سہلیاں ہیں؟۔۔۔اور تم چاہتی ہو میں ان تینوں کو شاپنگ کرواو؟؟ !

۔۔۔۔۔۔وہ شاک کے عالم میں بولا تو نایاب نے پھر سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"جی نہیں میں ہرگز ان چڑیلوں کو ساتھ لے کر نہیں جاوں گا۔۔۔جتنا شاپنگ کا انہیں کریز ہے مجھے تو سڑک پے لے آہیں گی"۔۔۔وہ نفی میں سر ہلاتا صاف مکر گیا۔۔۔

"تم میری دوستوں کو چڑیل بول رہے ہو اتنی بھی بری نہیں"۔۔۔نایاب نے خفا نظر اس پر ڈالی تو جل ہی گیا۔۔۔

"اتنی بری نہیں ہیں بہت بری ہیں۔۔۔اور باقی دو تو چلو پھر ٹھیک ہیں مگر تمہاری وہ دوست فروا۔۔"توبہ"۔۔۔اسنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگائے فروا بے دھیانی سے اچھلتی کھلے دروازے سے اندر آئی مگر زارون کی باتیں سن کر ٹھٹھک کر رکی۔۔۔۔۔نایاب کی نظر جوں ہی اس پر پڑی تھی اسنے گھبرا کر زارون کو دیکھا مگر وہ بنا نایاب پے دھیان دیے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہا تھا۔۔۔"پچھلے ایک ہفتے سے میں اسکے طعنے اور گھورتی نظریں برداشت کر رہا ہوں۔۔۔قسم سے بلکل ایسے گھورتی ہے جیسے چڑیل اپنے شکار کو گھورتی ہے۔۔۔اور تم چاہتی ہو میں اس چڑیل کو شاپنگ پے جاوں۔۔۔تاکے خون کے ساتھ ساتھ وہ میرے پیسے بھی ختم کر جائے"۔۔۔ناگواری سے بولتے اسنے سر جھٹکا تو نایاب نے مسکراہٹ دبا کے اسے دیکھا۔۔۔

"سوچو اگر یہ سب فروا سن جائے تو وہ تمہارا کیا حال کرگی؟۔۔۔نایاب نے افسوس سے گردن ہلائی۔۔۔

"میں کیا ڈرتا ہوں اس سے۔۔۔بے شک سن لے"۔۔۔زارون نے ناک سے مکھی اڑائی تو پیچھے کھڑی فروا کا خون مزید کھول گیا۔۔۔

"اچھا اگر ایسی بات ہے تو مجھے گھوم کر دیکھاو"۔۔۔نایاب نے معصومیت سے کہا تو وہ "لو یہ بھی کوئی کام ہے"۔۔کہتا پیچھے گھوم کر دوبارہ اسکی جانب مڑا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

"لو گھوم گیا"۔۔بے دھیانی میں بولتے ہوئے وہ چونکا۔۔۔آنکھوں میں یک دم ڈر سمٹ آیا۔۔۔نایاب نے بمشکل حود کو ہنسے سے روکا۔۔۔"اب گھومے گا اسکا سر" ۔۔۔نایاب نے مزے سے کہتے اپنا فون اٹھایا۔۔۔ویڈیو کیرہ آن کیا۔۔WWE کی ریسلنگ لاہیو دیکھنے کو ملنے والی تھی۔۔

زروان حشک لبوں پر زبان پھیرتا۔۔۔پیچھے مڑا تو وہ سرخ چہرہ لیے اسے کاٹ کھانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔۔۔"تم نے مجھے چڑیل کہا۔۔۔اب بتاتی ہوں تمہیں چڑیل ہوتی کیا ہے"۔۔۔فروا نے حون حار لہجے میں بولتے اپنے لمبے ناحنوں سے اسکے چہرے پر حملہ کیا تو بے چارہ بمشکل خود کو بچاتا وہاں سے باہر بھاگا۔۔۔۔۔"رکو تم بتاتی ہوں تمہیں "۔۔۔فروا چلاتی ہوئی اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔تو نایاب کا دماغ ہی گھوم گیا۔۔۔"ارے ادھر ہی لڑو نا تم دونوں"۔۔۔اسنے پیچھے سے چلا کر کہا مگر وہ دونوں شاید دور بھاگ چکے تھے ۔۔۔نایاب نے کڑھ کے موبا ہیل بند کر کے نیچے رکھا.۔۔اس بے چاری کا سارا شو ہی حراب ہو گیا تھا۔۔۔

دوسرے دن گھر میں عجیب افرا تفری سی پھیلی تھی۔۔۔ناہل کا نکاح سادگی سے تھا مگر انکے گھر پر ہی تھا۔۔۔نایاب کو ان لوگوں نے یہ بول کے چپ کروا دیا تھا کے ۔۔۔شہرین کی مرصی اسی میں۔۔۔اور وہ ماننے کے علاوہ کر بھی کیا سکتی تھی۔۔۔۔مگر

اسے دال میں کچھ کالا ضرور لگ رہا تھا کیوں وہ سب مشکوک حرکتیں کر رہے تھے ۔ ۔ ۔ ناہل گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غاہب تھا ۔ ۔ ۔ سمینہ ، سریا اور شمائل اسے دو تین بار کھسر پھسر کرتی دیکھائی دیں ۔ ۔ ۔ مگر اسکے آتے ہی بلکل چپ ۔ ۔ ۔ وہ سب کچھ تو چھپا رہے تھے مگر کیا ؟ ؟ بہت سوچنے کے بعد بھی اسے کچھ سمجھ نہیں آیا تو اسنے ان سب کو انکے حال پر ہی چھوڑ دیا ۔ ۔ فل حال وہ ساری الجھنوں کو جھٹکتے ہوئے واپس کمرے میں آئی تھی ۔ ۔ ۔ جہاں ساری لڑکیاں نکاح کی مناسبت سے تیار ہو رہیں تھیں ۔ ۔

وہ اندر داخل ہوئی فروا پھدکتی ہوئی اس تک آئی ۔ ۔ ۔ غلابی لمبے فراک کے ساتھ ہلکے سے میک اپ اور کھلے بالوں میں وہ اچھی لگ رہی تھی ۔ ۔ ۔ "ماشااللہ کافی اچھی لگ رہی ہو" ۔ ۔ ۔ نایاب نے اسکے پاس آنے پر مسکرا کر کہا تو اسنے سر خم کر کے اسکا شکریہ ادا کیا اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ تک لائی ۔ ۔ ۔ "ہم سب تو تیار ہو چکے ہیں اب تمہاری باری ہے چلو جلدی سے یہ جوڑا پہن کر آو" ۔ ۔ ۔ ۔ فروا نے مسکرا کر کہتے ہوئے بیڈ پر پڑا بھاری جوڑا اسے تھما دیا تھما دیا ۔ ۔ اسنے حیرت ہاتھ میں پکڑے جوڑے کو اک نظر دیکھا (سفید رنگ کا خوبصورت فراک تھا جسکے گلے اور دامن پر سٹون ورک ہوا تھا ۔ ۔ ۔ ڈوپٹہ گہرا سرخ تھا جسکے باڈر پر فراک جیسا کام تھا) نایاب نے سوالیہ آبرو اٹھا کر فروا کو دیکھا ۔ ۔ ۔

"یہ دلہن کا جوڑا لگ رہا ہے۔۔۔میں اتنا ہیوی جوڑا نہیں پہن سکتی۔۔۔وہ جوڑا کہاں ہے جو میں نکال کر گئی تھی؟؟"۔۔۔اسکی تفتیش شروع ہو چکی تھی۔۔۔فروا نے تھوک نگل کر خود کو نارمل کیا۔۔

"ارے یہ میں نے یہ جوڑا لیا ہے تمہارے لیے آج تم یہی پہنو گی"۔۔۔فروا کے کچھ بھی بولنے سے پہلے سمینہ پھپھو محبت سے بولتی دروازے سے اندر آئیں۔۔

"مگر پھپھو یہ اتنا ہیوی ! ۔۔۔اسنے زرا الجھ کے دیکھا۔۔۔

"کوئی ہیوی نہیں ہے بس آج تم یہی پہنو گی"۔۔۔پھپھو نے تو حتمی لہجے میں بات ہی ختم کر دی۔۔۔

"لیکن پھپھو ! ! "۔۔۔نایاب بے بسی سے جوڑے کی جانب دیکھ کے منمائی۔۔۔

"مجھے پتہ تم اپنے ڈیزائن کردہ کپڑے ہی پہنتی ہو۔۔۔مگر میرا دل کیا کے میرے بیٹے کی شادی میں تم میری پسند کے کپڑے پہنوں۔۔۔مگر مجھے کیا پتہ تھا تم میری بات ہی نہیں مانو گی"۔۔۔سمینہ نے ایموشنل ہو کے آنکھوں سے مصنوعی آنسو صاف کیے اور جوڑا اسکے ہاتھ سے لیا۔۔۔وہ تو گڑبڑا ہی گئی۔۔۔"نہیں نہیں پھپھو میں پہنتی ہوں نا۔۔۔۔بہت پیارا ہے"۔۔۔نایاب نے انکے ہاتھ جوڑا واپس لیا۔۔۔اور خود کو کوستی واش روم کی جانب بڑھی۔۔۔

"واو پھپھو کمال کی ایکٹنگ کی ہے آپ نے"۔۔۔۔ جب وہ اندر چلی گی تو فروا اور سمینہ نے شرارت سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔۔۔ تھوڑا ہنسیں پھر منہ پے ہاتھ رکھتے چپ ہوئیں۔۔۔"ٹاپ سیکرٹ۔"والی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ کر سر ہلایا۔

۔۔۔

""""""""""""""""""""""*************""""""""""""""""""""""

جب وہ جوڑا پہن کر باہر آئی تو اسکی چھب ہی نرالی تھی۔۔۔۔ اتنا خوبصورت وہ پہلے کبھی نہیں لگی تھی فروا کے منہ سے بے اختیار ماشا اللہ نکلا تھا۔۔۔ اسنے اسکے پاس آکر ڈارمائی انداز میں انگلی کی نوک سے کاجل اپنی آنکھوں کے کونے سے لے کر اسکی گردن کے پیچھے لگایا۔۔ نایاب اکتائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ "آو میں تمہیں تیار کر دیتی ہوں"۔۔۔ فروا نے اسکا پکڑ کر اسے ڈرسینگ ٹیبل کے پاس لایا اور کندھوں سے دبا کر سٹول پر بیٹھا دیا۔۔۔

"میں جیولری لے آئی ہوں"۔۔۔۔ اتنے میں بسماء بھی اپنا پیچ رنگ کا لہنگا سنبھالتی ایک ہاتھ میں جیولری کا ڈبہ پکڑے اندر آئی۔۔۔ نایاب نے گردن موڑ کے اسے دیکھا۔۔۔ پیچ رنگ کا لہنگا پہنے بالوں کو جوڑے میں باندھے لائٹ سے میک اپ میں وہ بہت اچھی لگ تھی۔۔۔

"واو ماشاء اللہ، سبحان اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہو تم نایاب"۔۔۔وہ محبت سے بولتی اسک تک آئی۔۔۔جیولری باکس فروا کو تھمایا اور نایاب کو جھک کر گلے سے لگایا۔۔۔نایاب نے اسے نرمی سے حود سے الگ کیا اور جانچتی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

"تم دونوں ایسے کیوں بی ہیو کر رہی ہو جیسے شادی میری ہے"۔۔۔وہ یک دم سے سوالیہ آبرو اٹھاتی بولی تو ان دونوں گڑبڑ گئیں۔۔۔

"تمہاری شادی ہے تو نہیں مگر تم کہو تو بات کروں سریا آنٹی سے؟؟ زارون بے چارہ تو خوشی پاگل ہی ہو جائے گا"۔۔۔۔فروا نے آنکھیں مٹکا کر کہا تو نایاب نے ایک بری نظر اس پر ڈالی اور سر جھٹکتی آئینے کی جانب مڑی۔۔۔

"میں حود تیار ہو جاوں گی۔۔۔تم دونوں جاو۔۔۔انجوائے کرو"۔۔۔سادگی سے بولتی وہ اپنا کلچ کھولنے لگی تو بسماء نے آگے بڑھ کر اسکے ہاتھ سے اچک لیا۔۔۔

"جی نہیں ! آج ہم تمہیں تیار کریں گیے۔۔ہمیں پتہ ہے جو تم خود تیار ہوتی ہو۔۔۔آج تمہاری ایک نہیں چلے گی۔۔۔سب ہم کریں گے۔۔۔اسلیے چپ ہو کے بیٹھ جاو."۔۔۔۔فروا رعب سے بولتے اپنی میک اپ سامان کھول کر ڈریسنگ کر رکھا.۔۔

"مگر کیوں؟؟ مجھے کیوں تیار کرنا ہے تم دنوں نے"۔۔۔وہ بھڑک کر چلائی تو فروا اور بسماء نے مشترکہ آنکھیں دیکھاہیں۔۔۔وہ منہ بناتی چپ ہو کے بیٹھی۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اور اسکا میک اپ کرنے لگیں۔۔۔۔میک اپ سوفٹ سا تھا اسلیے اسنے کرنے دیا تھا مگر جب جیولری کی باری آئی تو۔۔۔"یہ اتنی ہیوی جیولری میں نہیں پہنوں گی" ! ۔۔۔وہ دونوں سینے پر باندھے نفی میں سر ہلاتی پیچھے ہو کر بیھٹی۔۔۔۔"ایسے کیسے نہیں پہنوں گی تمہارے تو اچھے بھی پہنیں گے"۔۔۔فروا نے اسکے انکار کو بری طرح رد کرتے ہوئے اسے زبردستی جیولری پہنا دی۔۔نازک سا خوبصورت سا ہار۔۔۔۔جسمیں لگے سرح یاقوت اب اسکی گردن میں جگمگا رہے تھے۔۔۔ساتھ ہی میچنگ بندے اور مانگ ٹیکا بھی ۔۔۔نایاب نے آمینے میں دیکھتے اپنے گلے میں پڑے اس خوبصورت ہار کو چھوا تھا ۔۔۔"واو یہ تو بہت خوبصورت ہے ! ۔۔۔وہ مسمرائز نظروں سے دیکھتی فروا کی جانب مڑی جو مسکرا کر شانے اچکاتی اب اسکے بالوں کو جوڑے میں باندھ رہی تھی۔ ۔۔"سمینہ پھپھو نے تمہارے لیے بھیجا ہے"۔۔۔۔۔بسماء نے فروا کو اسکا ڈوپٹہ تھماتے ہوئے سر سری سا کہا۔۔۔اب نایاب کو فکر سی ہونے لگی تھی۔۔۔سمنیہ پھپھو ۔۔۔یہ سب کیوں کر رہی ہیں؟؟"۔۔۔وہ اپنے خیالوں میں کھوئی تھی۔۔۔فروا اور بسماء نے اسکا ڈوپٹہ پنوں کی مدد سے سیٹ کر دیا تھا۔۔۔جو دائیں طرف سے آگے ڈالا گیا تھا اور بائیں جانب سے پیچھے۔۔۔۔وہ چونکی تو تب جب بسماء اور فروا چپکے سے دروازہ بند کرتیں باہر بھاگ گئیں۔۔۔اسنے دانت پیس کے بند دروازے کو دیکھا۔

"پتہ تھا کے اب میں سب پوچھوگی اسلیے بھاگ گئیں بگھوڑیاں "۔۔ منہ بناتی وہ کھڑی ہوئی ۔۔۔ بے احیتار نظر سامنے اپنے عکس پر پڑی تو بلکل تھم سی گئی۔۔۔۔ اسے لگا سامنے کوئی اور ہی لڑکی کھڑی ہے۔۔۔۔ کتنی خوبصرت لگ رہی تھی وہ۔۔۔۔۔ "کیا یہ میں ہوں؟ ۔۔۔ بے یقینی سے اپنے چہرے کو چھوتی بڑابڑائی۔۔۔

ابھی وہ اپنے آپ ہی یقین نہ کر پائی تھی کے دروازہ پھر سے کھلا تھا اوراب ساری فیلمی یک دم سے اندر آئی تھی۔۔۔ وہ اس افتاد پر گبھرا کر پلٹی۔۔۔ وہ سب مسکراتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ اسنے ایک اچٹتی نظر سب پر ڈالی سریا ماشاءاللہ بولتی اس تک آہیں ۔۔۔ محبت سے اسکا ماتھا چوما۔۔۔ اوراسے سٹول پر بیٹھایا۔۔۔
"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔۔ اسنے حیران نظروں سے سب کو دیکھا۔۔۔ اور جو نظر گھرے سبز رنگ کے کرتے پاجامے کے ساتھ سر پر ہم رنگ کا اسکارف لپیٹے شہرین پر پڑی تو اسکی آنکھیں باہر ابلنے کو تھیں۔۔ اب دادو اس سے گلے مل رہیں تھیں۔۔۔ "شہرین تم یہاں؟؟۔۔۔ تم تیار نہیں ہوئی تمہارا تو نکاح ہے نا آج ناہل کے ساتھ"۔۔۔ دادو اس سے الگ ہوئیں تو اسنے شہرین کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

وہ نم آنکھوں سے مسکراتی اس تک آئی۔۔۔اسکے ہاتھ پکڑ کر گھٹنوں کے بل بیھٹی ۔۔۔۔"نکاح تو نایل کا ہے مگر میرے ساتھ نہیں۔۔۔تمہارے ساتھ"۔۔۔۔شہرین نے اسکے ہاتھ دبا کر مصبوط لہجے میں کہا تو۔۔۔اسکی حیران نظروں میں صدمہ در آیا ۔۔۔۔باقی سب خاموش کھڑے تھے۔۔۔جو بم پھٹنا تھا پھٹ چکا تھا۔۔۔اب دیکھنا تھا تباہی کتنی مچتی ہے۔۔۔"آر یو آوئٹ آف یور ماہنڈ۔۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے؟۔۔۔۔وہ اپنے ہاتھ چھڑاتی یک دم کھڑی ہوئی سریا نے کچھ کہنا چاہا تو فاروق صاب نے ہاتھ سے اشارہ کر کے منع کر دیا۔۔۔سریا بھی خاموش ہو گئیں ابھی نایاب کو وہی ہینڈل کر سکتے تھے یہ وہ جانتی تھی۔۔۔

"یہ میرا فیصلہ ہے نایاب۔۔۔کیا تم اپنے بابا کی یہ پہلی اور آخری حواہش نہیں مانوگی ! ؟ ۔۔۔فاروق صاب نے اسے ایموشلنی بیلک میل کرنا چاہا۔۔۔

"رہیلی ابو"آپکو لگتا ہے مجھے ایسے جزباتی کرنا آسان ہے ہے؟؟"۔۔۔وہ سوالیہ آبرو اٹھا کر تنظریہ مسکراتے ہوئے انکی جانب مڑی تو سریا نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

"جو بھی سمجھو۔۔۔مگر میرا یہی فیصلہ ہے"۔۔۔فاروق صاب نے حتمی لہجہ اپنایا۔۔۔تو نایاب نے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پے سجائے سب کو دیکھا۔۔۔"اوہ تو یہ سب پلاننگ کرتے رہیں آپ سب۔۔۔تب ہی میں بولوں سب اتنا پرفیکٹ کیسے ہے

۔۔۔واہ کیا پلان بنایا ہے آپ سب نے۔۔۔غین نکاح کے وقت بتاہیں گے نایاب کو ۔۔۔وہ انکار نہیں کر پائے گی"۔۔۔"گریٹ"۔۔۔نایاب نے جزباتی اندز میں بولتے دونوں ہاتھ ہوا میں لہرا کے ان سب کو داد دی۔۔۔۔جو سب نے ڈھیٹ پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے سر کو حم کرتے ہوئے قبول کی۔۔۔

"ہیں "رہیلی۔۔۔۔آپ سب میری بات نہیں سنیں گے"۔۔۔سب نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ایسا لگتا تھا جیسے سب کٹ پتلیاں ہوں۔۔۔نایاب کا تو خون کی کھول گیا تھا اس ناٹک پر۔۔۔

"تم سب لوگوں کو میں آحری بار بتا رہی ہوں۔۔۔میں ایسا ویسا کچھ نہیں کرنے والی" ۔۔۔وہ سب کو انگلی دیکھاتی وارن کرتی دروبارہ سٹول پر بیٹھ گئ۔۔توفاروق صاب نے باہر کھڑے مولوی صاب کو اندر بلایا۔۔۔وہ بوتل کے جن کی طرح فوراسے پہلے خاصر تھے۔۔۔نایاب نے پھٹی نظروں سے اپنے ابو دیکھا۔۔۔جھنجھلا کے کچھ کہنا چاہا تو دادو نے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔۔

"چپ کرو۔۔۔اب تم بولی تو تمہاری گز بھر کی زبان کاٹ دوں گی۔۔۔توبہ ہے ہمارے زمانے میں دلہن شادی سے دوسال تک نہیں بولتی تھی اور اسے دیکھو۔۔۔۔کیسے پٹر پٹر بولے جا رہی ہے"۔۔۔۔دادو نے ایک غصیلی نظر اس پر ڈالی اور مولوی صاب کی جانب

مڑی۔۔۔"اماں میاں تم کس کے انتظار میں ہو؟ نکاح پڑھواو ! ۔۔۔۔جھڑک کے مولوی صاب کو کہا تو انہوں وہ فوراً سے رجسٹر کھول کر حیران بیٹھی دلہن کی گود میں رکھا۔۔۔ تھا ۔۔۔"بیٹی یہاں سائن کردو"۔۔۔وہ اسے انگلی سے سائن کرنے والی جگہ کی نشان دہی کروارہے تھے۔۔۔"آپ یہ سب اچھا نہیں کررہے میرے ساتھ"۔۔۔اسنے دانت پیس کے چلا کر کہا تو سب نے کانوں میں انگلیاں ٹھوس لیں۔۔۔۔نایاب کا دل کیا ان سب کو"افف"۔۔۔بری طرح سے پھنس گئی تھی وہ۔۔۔

"سائن کرو لڑکی۔۔۔مولوی صاب نے اور نکاح پڑھوانے بھی جانا ہے"۔۔۔دادو نے غصے سے اسکے ہاتھ میں قلم تھمایا۔۔۔تو اسنے بے بسی سے گہری سانس لی یہ سب اسکی کوئی بات نہیں سننے والے تھے یہ بات تو طے تھی۔۔۔مطلب گھونگھے بہرے بن کے آئے ہیں۔۔۔

"میں سائن کردوں گی مگر آپ سب پہلے ناہل سے تو بات کریں۔۔۔کیا پتہ وہ مجھ سے شادی نہ کرنا چاہتا ہو"۔۔۔اب وہ پینترہ بدل کر مصنوعی مسکراہٹ سے بولی۔۔۔۔ کوئی کچھ نہیں بولا۔۔۔البتہ مولوی صاب نے جھک کر رجسٹر کا ایک صحفہ پیچھے کیا۔۔۔اور اسے صحفے پر دیکھنے کے لیے کہا۔۔۔جوں ہی اسکی نظر صحفے پر پڑی وہ پھدک کے کھڑی ہوئی ۔۔۔"ناہل کا سائن کردہ نکاح نامہ۔۔۔۔مطلب وہ پہلے ہی آدھا نکاح کرچکا ہے"

۔۔۔فروا نے مسکراہٹ دبا کر اسے واپس سٹول پر بیٹھا دیا۔۔۔وہ رو دینے کو تھی وہ سب پوری تیاری کے ساتھ آئے تھے۔۔۔

"تمہارا آخری اعتراض بھی پورا ہو گیا نایاب اب سائن کرو۔۔۔فاروق صاب اسے حکم دیتے لہجے میں کہا تو اسنے بے بسی سے آنکھیں زور سے میچ کے کھولیں۔۔۔"آپ سب میری بات۔۔۔۔ ! ! ؟؟"

"سائن کرو نایاب ! ! "۔۔۔اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ سب یک دم زور سے چلائے۔۔۔نایاب نے زور سے دانت پیسے اور دھڑا دھڑ سائن کر دیے۔۔۔۔مولوی صاب نے قبول وہ ایجاب کی رسم نبھائی اور اس کے سر پر ہاتھ رکھتے باہر نکل گئے۔۔۔

اب اسنے قابل فہم نظروں سے سب کو گھورا وہ سب ویسے ہی سپاٹ چہرہ لیے ایک ایک کرتے باہر نکل گئے تھے۔۔۔آخر میں مسکراہٹ دباتی فروا نکلی تھی۔۔۔مگر جانے سے پہلے پلٹی۔۔۔اور زور سے "مبارک ہو" کہتی چھپاک سے باہر بھاگی۔۔۔نایاب نے زور سے ہاتھ میں پکڑا قلم اسکے پیچھے سے پھینکا وہ بند دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرا تھا۔۔۔وہ نڈھال سی بیڈ تک آئی تھی۔۔۔اور دھپ سے اس پر گری تھی۔۔"۔کیا ہو گیا تھا اتنا اچانک۔۔۔ناہل اور اسکا شوہر۔۔۔افف"۔۔۔

اسکے میسج کی رنگ ٹون بجی تو بے دلی سے اٹھا کر دیکھا فروا کا میسج تھا۔۔۔اسنے دانت پیس کر میسج کھولا

"میری پیاری سہیلی نایاب تم سوچ رہی ہوگی کی یہ سب اچانک کیسے ہوگیا۔۔۔ مگر یہ سب اچانک نہیں ہوا۔۔۔ یہ ہم سب کی ایک ہفتے کی پلاننگ تھی۔۔۔شہرین نے خود اس رشتے سے انکار کرتے ہوئے تم سے شادی کا آہیڈیا ناہل کو دیا تھا۔۔۔اور اندھا کیا چاہتا ہے دو آنکھیں۔۔۔ وہ تو فوراً مان گیا اب مسلہ تھا تمہارا۔۔۔اور ہمیں پتہ تھا تم ایسے نہیں مانوگی۔۔۔اسلیے یہ سب ڈراما کرنا پڑا۔۔۔اور اس سب میں تمھیں ناہل کی کمی تو لگ ہی رہی ہوگی۔۔۔۔ تو گھبرو امت وہ انگلینڈ گیا ہے اپنے ڈگری لینے۔۔۔ ہم نے تو کہا تھا نکاح بعد میں رکھ لیتے ہیں جب تم واپس آو مگر اسکا کہنا تھا کے کہیں تم اسکا سر نہ توڑ دو اسلیے تمہارے جانے کے بعد ہی نکاح کروایا جائے تاکے جب وہ آئے تمہارا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔۔۔ قسم سے پورا مجنوں کا بھائی بنا پھر رہا ہے۔۔۔پاگل تمہارے پیچھے۔۔۔ کتنی مشکل سے اس پورے ہفتے ہم نے اسے تم سے ملنے سے دور رکھا ہے ہم ہی جانتے ہیں۔ ۔۔۔اور ابھی وہ کس دل سے انگلینڈ گیا ہے وہی جانتا ہے۔۔۔بے چارے کی شکل دیکھنے لائق تھی۔۔۔ہاں وہ تھوڑا جزباتی ہے ،ایمونشل ہے مگر نایاب وہ تم سے بے انتہا محبت بھی کرتا ہے۔۔۔۔اور تم سے کہنے سے بھی ڈرتا ہے۔۔۔اس لیے اسکی جگہ میں بتا رہی

ہوں ۔ ۔ اب وہ تمہارا شوہر ہے اور ایک محبت کرنے والا شوہر بہت قسمت والوں کا ملتا ہے اسکی قدر کرنا ۔ ۔ ۔ ۔ تمہاری سب سے زیادہ پیاری، ذہین اور سگھڑ سہیلی طرف سے تمہیں یہ نئی زندگی مبارک ہو۔ ۔ ۔ ۔ ! !

لمبا چوڑا میسج اسنے غور سے پڑھا تھا ۔ ۔ ۔ ہر اگلی لاہن پر اسکا دل تھما تھا ۔ ۔ ۔ اسنے بے یقینی سے موبا ہیل بند کر کے سا ہیڈ پر رکھا ۔ ۔ ۔ ۔ "کیا وہ مجھ سے ۔ ۔ ۔ ؟؟ ہونہہ گدھا کہیں کا خود بولنے کی ہمت نہیں ہے" ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سوچتے ہوئے اسکی آنکھیں چمکیں ۔ ۔ نچلا لب دانتوں میں دبائے اس نے موبائیل اٹھایا ۔ ۔ ۔ ان باکس کھولا ۔ ۔ ۔ اور میسج ٹاہپ کیا ۔ ۔ ۔

"مجھ پر یہ فلمی ڈاہیلاگ اثر نہیں کرتے اگر اتنی ہی محبت کرتا ہے تو خود آ کر بولے ۔ ۔ ۔ اور تم جو اتنا پٹر پٹر بول رہی ہو ۔ ۔ ملو مجھے بتاتی ہوں تمہیں" ۔ ۔ ۔ ۔ سینڈ کا بٹن دبا کے موبا ہیل واپس سا ہیڈ ٹیبل پے رکھا اور خود اہینے کے سامنے جا کر کھڑی ہوئی ۔ ۔ ۔ وہ آج سچ میں خوبصورت لگ رہی تھی ۔ ۔ ۔ "ہمم تو یہ تمہاری کارستانی ہے نا ہل ۔ ۔ ۔ ویسے ہے بڑا چالاک ۔ ۔ ۔ میں اسکی شادی نپٹانے آئی تھی ۔ ۔ ۔ اور اسنے مجھے ہی نپٹا دیا ۔ ۔ ۔ شکر ہے آج سے پہلے میں کسی فیملی فنکشن میں نہیں گئی" ۔ ۔ ۔ جھر جھری لیتی وہ واش روم کی جانب بڑھی ۔ ۔ ۔ اسے اس حلیے سے فوری طور ہر نجات چاہیے تھا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

""""""""""""""""""""""*************""""""""""""""""""""""

آج دو دن پورے ہوئے تھے۔۔۔۔وہ اپنے گھر واپس آگئی تھی۔۔اسکی رحصتی اسکے اپنے گھر سے ہوئی تھی۔۔۔تاریخ طے کرنے آج ان سب نے آنا تھا۔۔۔آنا تو ناہل نے بھی تھا آج۔۔۔ان دو دنوں میں لاشعوری طور پر اسنے اسکے کسی فون یا میسج کا انتظار کیا تھا۔۔۔مگر مجال ہے جو اسنے کوئی رابطہ کرنے کی کوشش بھی ہو۔۔۔

اپنے بیڈ کے کراون سے ٹیک لگا کے بیھٹی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسے ہی سوچ رہی تھی۔۔۔اسکا لہجہ،اسکی کچھ جتاتی ہوئی نظریں۔۔۔وہ سمجھ کے بھی کبھی سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔نہ ہی کبھی اسنے ناہل کو کبھی نظر سے دیکھا تھا۔۔۔مگر اب اچانک سے رشتہ بدلہ تو سارے احساس بھی یک دم بدلے تھے۔۔۔

"میں اتنا کیوں سوچ رہی ہوں اسکے بارے میں؟"۔۔۔حیالوں میں کھوئی وہ یک دم چونکی۔۔۔مسکرا کر سر جھٹکا اور چپل پہنتی کمرے سے باہر نکل کر آئی۔۔۔کمرہ بند کرکے ابھی کاریڈور میں ہی پہنچی تھی کے نیچے سے ان سب کے بولنے کی آوازیں آنا شروع ہوئیں۔۔۔۔

یہ لوگ تو شام میں آنے والے تھے۔۔۔ماتھے پے بل ڈالے تھوڑا آگے آئی وہ ریلنگ سے تھوڑا جھک کے نیچے دیکھا۔۔سامنے صوفے پر وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیھٹا تھا(سیائی رنگ کی کاٹن کی شرٹ کے ساتھ گرے جینز پہنے ہوئے تھا۔۔۔بال ہمشہ کی طرح

مخصوص اسٹاہل میں پیچھے سیٹ تھے۔۔۔ ہلکی سی بڑھی شیو میں وہ کافی اچھا لگ رہا تھا).۔۔۔امی ابو اسکے سامنے والے صوفہ پر بیھٹے تھے۔۔۔ دادو اسی کے ساتھ صوفے پر بیٹھیِ تھیں سامنے لوازمات سے بھری ڈش شیشے کے میز پر رکھی تھی۔۔۔ دادو مسلسل اسے کچھ لینے کے لیے بول رہی تھیں اور وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔ اور جو نظر اوپر موڑی نایاب پھدک کے پیچھے ہٹی۔۔۔ دل کی دھڑکن یک دم تیز ہوئی۔۔۔ اس نے دل پر ہاتھ رکھ کے ناہموار سانس بحال کی۔۔۔

"میں زرا نایاب سے کو دیکھ لو" نیچے سے ناہل کی آتی آواز نے اسے مزید کنفیوز کر دیا۔۔۔

"مجھے کیوں دیکھنا ہے پہلے نہیں دیکھا کیا؟؟" خود سے بڑبڑاتی وہ واپس کمرے میں بھاگی۔۔۔ دروازہ بند کیا۔۔۔ تھوڑی دیر بند دروازے کو دیکھا پھر نفی میں سر ہلا کے دروازہ واپس کھولا۔۔ "نہیں نہیں بند دروازہ وہ تب تک بجائے گا جب تک میں کھول نہیں لیتی ! ۔۔۔ کیا کروں؟؟۔۔۔ زندگی میں پہلی بار وہ اتنی نروس ہو رہی تھی۔۔۔ داہیں سے باہیں چکر کاٹتی وہ تب چونکی جب قدموں کی آواز سے قریب آئی۔۔۔ وہ واش میں بھاگی جلدی سی کنڈی چڑھائی اور شاور کھول لیا۔۔ پانی کی آواز میں باہر کی آواز دب سی گی۔۔۔ اسنے دروازے سے کان لگا کر سنا تھا اور کی ہول سے اندر جھانکا۔۔۔ شاید وہ اندر آچکا تھا۔۔

'نایاب تم واش روم میں ہو کیا ؟ ؟ "۔ ۔ ۔ تعجب سے کہتا وہ واش روم کے دروازے کے قریب آیا تو وہ جلدی سے پیچھے ہوئی ۔ ۔ ۔ تھوڑی دیر میں دروازہ زور سے بند ہونے کی آواز سنائی دی تو اسنے واپس کی ہول سے جھانکا ۔ ۔ ۔ کوئی نہیں نظر آیا تو تھوڑا سا دروازہ کھول کر کچھوے کی طرح گردن نکال کر باہر دیکھا ۔ ۔ ۔ وہ شاید چلا گیا تھا کمرہ خالی تھا اور دروازہ بند ۔ ۔ ۔ وہ سکون بھری سانس لیتی باہر آئی ۔ ۔ ۔

"میں ڈررتی تھوڑی نہ ہوں اس سے وہ تو بس ایسے ہی سبق سیکھا رہی تھی اسے" ۔ ۔ ۔ اپنے آپ کو ہی جسٹیفیکشن دیتی ہو آہینے کے سامنے آرکی ۔ ۔ ۔ سامنے ڈریسنگ پر پڑا ربڑ بینڈ اٹھایا اور جوں ہی کھلے بالوں کو باھندنے کے لیے دونوں ہاتھوں میں سمیٹا تو یک دم ساکت ہوئی ۔ ۔ ۔ آہنیے میں اسکا عکس صاف واضح تھا وہ بلکل اسکے پیچھے کھڑا سینے پر بازو باندھے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا ۔ ۔ ۔ اسکے ہاتھ سے بال چھوٹ گئے تھے وہ پلٹی نہیں تھی ویسے ہی حیران نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ چلتا ہوا بلکل اسکے پیچھ آیا ۔ ۔ ۔ داہیں کندھے سے بال ہٹا کے تھوڑی رکھی اسکے دونوں ہاتھ محبت سے تھامے ۔ ۔ ۔

"آج میں یہ کہہ سکتا ہوں کے میں اس دنیا کا سب سے خوش نصیب مرد ہوں ۔ ۔ ۔ کیوں کے مجھے تم ملی ہو" ۔ ۔ وہ سامنے آہینے میں نظر آتی اسکی سبز آنکھوں میں دیکھتا محبت سے

کہہ رہا تھا۔۔۔وہ اسکے کتنا قریب تھا۔۔۔اور جن نظروں سے گھور رہا تھا اسکے گال دہک اٹھے تھے

"ناہل تم ! ! ! "اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ناہل نے اسکا ہاتھ چھوڑ شہادت کی انگلی اسکے ہونٹوں پہ رکھ کے اسے چپ کروایا۔۔۔

"میں اب اتنا بھی ڈرپوک نہیں کے اپنی بیوی سے محبت کا اِظہار نہ کر سکوں"۔۔۔ شرارت سے کہتے ہوئے انگلی اسکے لبوں پر سے ہٹائی۔۔۔کچھ دیر سامنے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔کان کے نزدیک جھکا۔۔۔"آئے لو یو ڈیم بیڈلی"۔۔مدہم سی سرگوشی میں بولا تو نایاب نے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔"پچھلے چند دن میری زندگی کے سب سے مشکل دن تھے۔۔تم سے دور رہنا آسان نہیں تھا"۔۔وہ اداسی سے بولا ۔۔۔وہ ویسے ہی کھڑی رہی۔۔۔"کتنی خوبصورت لگ رہی تھی تم نکاح کے جوڑے میں ۔۔۔تمہاری تصویر دیکھ کر تو دل بڑا بے ایمان ہوا۔۔مگر اب مزید دوری نہیں۔۔۔ جزب سے بولتے اسنے اسکے کان کی لو کو چوما۔۔۔نایاب کا سانس تک رک گیا۔۔۔"بہت جلد تمہیں لینے آوں گا میرا انتظار کرنا"۔۔۔ایک آحری سرگوشی کرتا اگلے ہی پل وہ کمرے سے باہر تھا۔۔۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر اسنے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔اور چونک کے پیچھے مڑ کر سارے کمرے میں دیکھا۔۔۔اس بار سچ میں چلا گیا تھا۔۔۔وہ

دھڑکتے دل کے ساتھ بیڈ پر آ بیٹھی۔۔۔۔اپنے کان کی لو کو چھوا۔۔۔ایک انجانی سی مسکراہٹ اسکے لبوں پر آ ٹھہری۔۔۔مسکرا کے بیڈ کے وسط میں دیکھا تو سرخ پھولوں کا ایک بوکے پڑا تھا۔۔۔وہ جھٹ سے اسکے قریب ہوئی اسے محبت سے اٹھایا۔۔۔گہری سانس لے کر ان کی خوشبو کو اندر اتارا۔۔۔کھل کے ہنسی۔۔۔اور پھولوں کو دل سے لگاتی دھپ سے بیڈ پے گری۔۔۔۔یہ احساس بھی بہت خوبصورت تھا کے وہ اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔

""""""""""""""""""""""""""***********""""""""""""""""""""""""""

تین سال بعد

ان تین سالوں میں بہت کچھ بدلہ تھا۔۔۔فروا کی شادی ہوگئی تھی اور اب وہ پریگنینسی سے تھی اور زارون کے خون کے ساتھ ساتھ پیسہ بھی ختم کر رہی تھی۔۔۔۔

بسماء شادی کر کے اپنے شوہر کے ساتھ لندن سیٹل ہوگئی تھی۔۔۔شہرین اب اپنا ایک این جی او چلاتی تھی۔۔

اور رہے ہمارے نایاب اور نائل بھئی وہ دونوں اب تک نہ سدھرے تھے۔۔۔

رات کے گیارہ بجے ان دونوں کے گھر میں جھانکو تو وہ مصروف سی چھوٹی چھوٹی لائٹس دیوار پر ٹانگنے میں لگی تھی۔۔۔گھر کے دیگر ملازم یہاں وہاں بھاگ کر کام نپٹا رہے تھے

۔۔۔۔آج اسکی دو سالہ بیٹی امامہ کی دوسری برتھ ڈے پارٹی تھی۔۔۔۔ناہل صاب صبح سے اسے لیے غاہب تھے۔۔۔اور اسے پتہ تھا کے وہ کیوں غاہب ہے۔۔۔

لینڈلاہن کا فون بجا تو وہ اپنے خیالوں سے چونکی۔۔۔ایک نظر ادھر ادھر دوڑتے ملازموں ڈالی کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔۔"اف" اسنے تھک کر سانس لی اور لاہٹس کو چھوڑتی فون کے قریب آئی۔۔۔

"یس"۔۔۔مسکرا کر ڈھیر سارا غصہ ضبط کر کے بولی۔۔

"Happybirthdaydaytomycutelittleprincess...sorry sorrysorryforthelatewish...."

وہ نان اسٹاپ بولے گیا۔۔۔۔نایاب نے گہری سانس لی۔۔۔

"سوری میں آپ کی پرنسس نہیں ہوں"۔۔۔۔۔نایاب کا دل کیا لینڈلائن فون ناہل کے سر پے دے مارے مگر افسوس۔۔۔ہر بار کا اسکا یہی ڈرامہ ہوتا تھا

"تو آپ کون بول رہی ہیں؟"۔۔۔معصوم سا سوال جھٹ سے حاضر تھا۔۔۔

"نایاب بول رہی ہوں ! !"وہ دانت پیستی ضبط سے بولی پیچھے سے ملازموں کی کھی کھی کی آوازیں وہ سن سکتی تھی مگر ان سب کو کچھ بھی کہنا بے کار تھا۔۔

"اوہ اچھا شاید میری بیوی نے نئی کام والی رکھی ہے۔۔۔ نئی ہو اسلیے معاف کر دیتا ہو چلو جلدی سے میری بیٹی بات کرواو"۔۔۔ نایاب نے بمشکل خود کو مشتعل ہونے سے روکا تھا۔۔۔ "اوہ ہیلو میں کام والی نہیں آپکی بیوی نایاب بول رہی ہوں"۔۔۔ بھڑک چلائی۔۔۔

"اووو ایک منٹ کیا آپ میری وہی نک چڑی بیوی ہیں جو ہر روز میرے گھر پے ہی پائی جاتی ہیں"۔۔۔ شدید بے افسوس سے اگلا سوال پوچھا گیا۔۔۔

"ہاں جی بلکل میں وہی ہوں ! "۔۔

"اوہ مائے گاڈ ! ! آپ نے میری کال کیسے اٹھالی۔۔۔؟؟"وہ سخت حیران لگتا تھا۔۔

"وہ سب چھوڑو بتاو فون کیوں کیا ہے۔۔؟؟"

"بڑی نے مروت ہو بندہ شوہر کا حال ہی پوچھ لیتا ہے۔۔۔"

"ابھی مروت دکھانے کا وقت نہیں ہے۔۔ جلدی بولو کام کیا ہے"۔۔۔ نایاب بے نیازی سے شانے اچکا کر کہا تو وہ سچ میں جل گیا۔۔۔

"میری بیٹی سے بات کرواو"۔۔۔ جلی ہوئی آواز پر نایاب نے بمشکل اپنا قہقہہ روکا۔۔۔

"وہ گھر پر نہیں ہے اپنے پاپا کے ساتھ گئی ہے"۔۔۔سپاٹ آواز میں جواب دیا تو وہ پھر سے بولا۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر ممی سے ہی بات کرلیتیے ہیں۔۔۔کتنے دن ہو گئے ہیں ہم نے کوئی رومانٹک بات ہی نہیں کی" ! ۔۔وہ یک دم گھمبیر آواز میں بولتے پٹھری سے اترا تو نایاب نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔"ہوگیا تمہارا اب گھر آو۔۔۔پتہ نہیں کدھر لے کے نکل جاتے ہو میری بیٹی کو۔۔۔"

"ایکسکیوز می وہ میری بھی بیٹی ہے"۔۔۔وہ فٹ سے بولا تو نایاب نے کوفت سے آنکھیں گماہیں۔۔۔

"اچھا تمہاری ہے اب گھر آو۔"۔۔جھنجھلا کے کہتے اسنے فون رکھا۔۔۔اور فریج سے تین منزلہ اپنے ہاتھو سے بنایا ہوا کیک لا کر ٹیبل پر رکھا۔۔۔وہ سرخ کیک تھا جس پر سفید پھول لگے تھے ہمشہ کی طرح شاندار۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں اسی گھر میں اس چھوٹی سی بچی نے (جو بے بی پنک فراک میں پری لگ رہی تھی) کیک کاٹا۔۔۔تالیوں اور خوبصورت مسکراہٹوں سے رات کا وہ منظر معطر ہو گیا تھا۔۔۔۔

کھڑی کے پردے سے جھانکتا چودہویں کا چاند اس خوبصورت منظر کو دیکھ کر مسکرایا
۔۔آگے ایسے کہی منظر وہ دیکھنے والا تھا۔۔۔سچ میں وہ خوش نصیب تھا۔۔۔
""""""""""""""""""""""""***********""""""""""""""''""""""

ختم شد

Urdu Novels Ghar